

خبریں

25 جون 2017ء
نئے میسجین

قارئین کرام کو
عید مبارک



عید کے رنگ
کریں پوری ہر اُمت گ



**آئی پی ایل ٹریٹمنٹ جیسی فیرنیس



لیزر لائٹ ٹریٹمنٹ جیسا نکھار

بہترین فیرنیس کے لئے دنیا بھر میں جلد کے ماہرین لیزر ٹریٹمنٹ کی جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہیں۔ اگر یہی ٹریٹمنٹ صرف ایک کریم سے مل جائے تو؟ اب لیزر لائٹ ٹریٹمنٹ جیسی فیرنیس ملے ”فیر اینڈ لولی ایڈوانس ملٹی وٹامن“ سے۔ اس کا طاقتور ملٹی وٹامن فارمولا لیزر لائٹ کی طرح جلد کی گہرائی تک جاتا ہے۔ سیاہ خلیات کو صاف اور روشن کر کے جلد کو نکھارتا ہے۔ تو لیزر لائٹ ٹریٹمنٹ جیسے نکھار کے لئے صرف فیر اینڈ لولی کا بیسٹ فارمولا۔

Fair & Lovely | ADVANCED
MULTI VITAMIN™

*لیزر لائٹ ٹریٹمنٹ سے مراد جلد کے اندر آئی پی ایل (Intense Pulsed Light) ہے

*تخلیقی خاکہ

p.f.c
PAKISTAN
FURNITURE
COUNCIL

8th
**Interiors
Pakistan**
Exhibition

Official Sponsor



MoltyFoam
'Asli' Foam

7th to 9th July

Hall No. 6, Expo Center Karachi



Only few stalls are left

8th
Furniture & Interior Exhibition

Position your brand & product to

150,000+ visitors

for 3 days of exhibition

Who Can Participate?

- 1) Furniture Manufacturers, Dealers & exporters
- 2) Imported Furniture Interior Designers
- 3) Lighting
- 4) Decorative accessories
- 5) Furnishing Fabrics & Upholstery
- 6) Kitchen Cabinets & Accessories
- 7) Furniture Hardware, Accessories & Locks
- 8) Wooden floor, Tiles & multiplex Floor Boards
- 9) Doors, windows Frames & Shutters
- 10) Paints etc...

Celeste HOME FASHION

OffiSys
BY MASTER

MASTER
Celeste
THE WORLD'S
BEST MATTRESS

INTERWOOD
Since 1974

ChenOne
HOME

ASHLEY
FURNITURE INDUSTRIES, INC.

NATUZZI EDITIONS

sway

Siesta
INTERIORS

Index
furniture

TORCH



Purani Yadan

SAMAR
DESIGNERS COLLECTION

habitt
the complete home store

VISION INTERIOR & FURNITURE
QUALITY FURNITURE AT LOW PRICES

CONTRADICTIONS
INTERIORS & FURNITURE

DAWON
CHAIRS

Asaish



For Stall Booking: Adnan Afzal - 0322-2175874 | www.pfc.org.pk | [pfc.org.pk](https://www.facebook.com/pfc.org.pk)



سید انوار زیدی
تصاویر: فتح علی

سردار محمد یوسف وفاقی وزیر برائے مذہبی امور یکم جون 1952 کو مانسہرہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں جالنگی میں پیدا ہوئے۔ چھ ماہ کی عمر میں آپ کے والد سردار شاہ زمان جو پیشہ کے لحاظ سے کسان تھے کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا تو آپ کی کفالت آپ کے چچا سردار محمد اسماعیل نے کی۔ آپ نے کی ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول ہل سے حاصل کر کے بعد بی اے کی ڈگری پوسٹ گریجویٹ کالج مانسہرہ سے حاصل کی 1976 میں آپ نے اعلیٰ تعلیم کی غرض سے برطانیہ کا رخ کیا تعلیم کا سلسلہ مکمل کرنے کے بعد 1979 میں سیاسی زندگی کا عملی آغاز کیا اور دو بار ممبر ڈسٹرکٹ کونسل منتخب ہوئے 1985 میں صوبائی اسمبلی کا الیکشن بھاری اکثریت سے جیتا اور وزیر اعلیٰ کے معاون بنے 1990 میں آپ نے بیک وقت قومی و صوبائی اسمبلی کی نشست پر آزاد امیدوار کی حیثیت سے کامیابی حاصل کی صوبائی اسمبلی کو خیر آباد کر دیا اور قومی اسمبلی کی سیٹ پر علاقے کی بھرپور خدمات کرتے ہوئے نظر آئے 1990 میں آپ نے وزیر اعظم کی قائدانہ صلاحیتوں سے متاثر ہو کر پاکستان مسلم لیگ ن میں شمولیت اختیار کی 1992 میں آپ نے تحفظ ناموس رسالت پاک ایکٹ 295c میں ترمیم کروا کر گستاخ رسول پاک کی مراد موت قرار دلائی 2013 میں آپ نے پاکستان مسلم لیگ ن کے ٹکٹ پر ایم این اے کا الیکشن لڑا اور بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے وزیر اعظم نواز شریف نے آپ کی شرافت دیانت اور اعلیٰ کردار کو دیکھتے ہوئے وفاقی وزیر برائے مذہبی امور کا قلمدان سونپا بطور وفاقی وزیر آپ نے اپنی وزارت میں کئی انقلابی اقدامات اٹھائے جن میں حاجیوں کی فلاح و بہبود اور حج کوڈ میں حیرت انگیز اضافہ اور وزارت میں پائی جانے والی بے ضابطگیوں کا قلع قمع بھی شامل ہیں آپ ایک درویش منش اور فقیر طبعیت، عاجزی و انکساری کے جذبے سے سرشار بے ضرر انسان ہیں روز نامہ خبریں نے انکی خدمات کے حوالے ایک خصوصی انٹرویو کیا جو قارئین کے لئے پیش خدمت ہے۔

وزارت مذہبی امور نے پالیسی بنادی ہے کہ پورے ملک میں ایک ہی دن عید ہوگی خلاف ورزی قابل دست قانون ہوگی

س۔۔۔ سرکاری حج سکیم میں اس مرتبہ کوڈ بڑھایا گیا شائد اب نئی ٹور آپریٹرز کی لوٹ مار سے حجاج بچ جائیں گے آئندہ بھی کوڈ مزید بڑھائے جائے گا۔
ج۔۔۔ ہماری کوشش رہی ہے اور ہے گی کہ حجاج کرام کو نہ صرف زیادہ سے زیادہ سہولیات دیں بلکہ کوڈ بھی بڑھایا جائے 2018 حج کوڈ پر تیس فیصد کٹ لگا تھا پچاس ہزار سرکاری حج اسکیم اور چالیس ہزار ٹور آپریٹرز کے ذریعے حجاج کرام سعودیہ گئے تھے رواں سال ایک لاکھ اسی ہزار حجاج

سندھ میگزین

25 جون 2017ء

انٹرویو

دہاؤ میں آئے ہم ٹور آپریٹرز کو بلیک لسٹ کر سکتے ہیں اس ضمن میں کوئی چھوٹ نہیں دی جاتی ہے۔
س۔۔۔ حجاج کی بہبود کے لیے تحفظیوں کا بھی مطالبہ ہے کہ سرکاری حج کوڈ میں اضافہ کیا جائے کیا ایسا کیا جا رہا ہے۔
ج۔۔۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ سرکاری حج کوڈ میں اضافہ کے لیے ہم کوشاں ہیں مردم شماری ہو چکی ہے آبادی میں اضافہ کے تناسب سے حج کوڈ میں اضافہ کیا جائے گا۔ پہلے سرکاری حج کا فارمولہ تھا کہ ”پہلے آؤ پہلے جاؤ“ لیکن وزیر اعظم

س۔۔۔ یہ بات بھی عام ہے کہ ٹور آپریٹرز کے حج کیلئے چھ لاکھ تا اٹھارہ لاکھ تک ہوتے ہیں۔ ان کو برابری کی سطح پر لانے کے لیے کیا اقدام کیے جا رہے ہیں۔
ج۔۔۔ اس میں یہ بات قابل غور اور قابل تذکرہ ہے کہ حجاج اور ٹور آپریٹرز کے مابین یہ معاہدہ اپنی مرضی اور رضامندی سے ہوتا ہے تاہم ہم نے ٹور آپریٹرز سے حج کیلئے طلب کیے تھے اس سال انہوں نے نہیں دیئے لیکن آئندہ سال لازمی دینا ہونگے اور حج کوڈ بھی اسی مناسبت سے دیا جائے گا اور ٹور آپریٹرز کو حج کیلئے کے مطابق سہولیات دینے کا پابند کیا جائے گا۔
س۔۔۔ ٹور آپریٹرز کی

سعودی حکومت کا نیا قانون

40 سال سے کم عمر کا پاکستانی عمرہ نہیں کر سکتا

وفاقی وزیر حج و مذہبی امور
سردار محمد یوسف سے گفتگو

ج۔۔۔ ٹور آپریٹرز کی بے قاعدگیوں پر کیس کی نوعیت کے لحاظ سے سزا کا تعین کیا جاتا اور بعض اوقات ان کا کوڈ کم بھی کر دیا جاتا ہے ٹور آپریٹرز کی طرف سے بہت دباؤ بھی آتا ہے یہ پاکستان ہے وہ سزا سے بچنے کے لیے کئی ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ سعودی عرب میں ہماری فیم موجود ہوتی ہے اگر ٹور آپریٹرز کی طرف سے معاہدہ کے مطابق سہولیات نا دی جارہی ہوں تو شکایت کی صورت میں یہ کمیٹی سخت ایکشن لیتی ہے۔ اس سلسلہ میں کوئی رعایت نہیں برتی جاتی کیونکہ معاہدہ حج اور اللہ کے مہمانوں کا ہے۔

س۔۔۔ یہ شکایت عام ہے کہ ٹور آپریٹرز حج کیلئے بیت اللہ شریف سے نزدیک ترین رہائش کا بتاتے ہیں لیکن بعد میں یہ حج تبدیل کر دیا جاتا ہے اس ضمن میں آپ کیا کہتے ہیں۔
ج۔۔۔ اس ضمن پہلے بھی عرض کر چکا ہوں جو ٹور آپریٹرز کی بے قاعدگیوں بارے ہم نے کسی رعایت کا خاندہ رکھا ہی نہیں ہے۔ ایسی نوع کی کسی بھی شکایت جس میں معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے حج کے دوران سعودیہ میں رہائش تبدیل کی قابل مواخذہ عمل ہے اس پر فوری ردوائی کرتے ہوئے سخت ایکشن لیا جاتا ہے۔

پاکستان محمد نواز شریف کی خواہش تھی کہ زیادہ سے زیادہ حجاج حج کی سعادت حاصل کریں اس لیے پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہم نے یہ فارمولہ ختم کر کے قرعہ اندازی کا فارمولہ وضع کیا ہے تاکہ ہر ایک کو موقع ملے۔ 2014 کی سرکاری حج پالیسی میں 1,27,000 سرکاری حج سکیم کے تحت درخواستیں آئیں جس میں 57,000 ٹور آپریٹرز کا کوڈ تھا۔ 2015 میں حج پالیسی تبدیل کی گئی اس میں 2,80,000 درخواستیں ملیں کوڈ 57,000 تھا اب 2017 میں 3,48,000 درخواستیں وصول ہوئیں حالانکہ سات سال کی



پاکستان محمد نواز شریف کی خواہش تھی کہ زیادہ سے زیادہ حجاج حج کی سعادت حاصل کریں اس لیے پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہم نے یہ فارمولہ ختم کر کے قرعہ اندازی کا فارمولہ وضع کیا ہے تاکہ ہر ایک کو موقع ملے۔ 2014 کی سرکاری حج پالیسی میں 1,27,000 سرکاری حج سکیم کے تحت درخواستیں آئیں جس میں 57,000 ٹور آپریٹرز کا کوڈ تھا۔ 2015 میں حج پالیسی تبدیل کی گئی اس میں 2,80,000 درخواستیں ملیں کوڈ 57,000 تھا اب 2017 میں 3,48,000 درخواستیں وصول ہوئیں حالانکہ سات سال کی

پابندی بھی تھی یعنی ایک حاجی دوسری بار سات سال کے بعد حج پر جاسکتا ہے اس کے باوجود اتنی درخواستیں ملیں۔
س۔۔۔ حکومت سرکاری حج سکیم کے تحت جانے والوں کو اپنی طرف سے کھانا اور دیگر تحائف بھی دیتی ہے ٹور آپریٹرز کیوں نہیں دیتے۔
ج۔۔۔ دیکھیں ٹور آپریٹرز کے اپنے معاہدہ کا مسئلہ ہے بہر حال سعودیہ میں COMPLAINT DISPOSAL COMMITTEE رہائش کھانے بارے کسی بھی شکایت پر فوری اور سخت ایکشن میں آتی ہے۔ سرکاری حج سکیم میں 2,80,000 روپے میں حجاج کرام کو کھانا۔ رہائش۔ ٹرانسپورٹ اور میڈیکل کی سہولت دی جاتی ہے۔ پہلے ایک ٹائم کھانا ہوتا تھا لیکن اب ہم نے ”موسم جنوب ایشیا کیمپ“ سے معاہدہ کیا ہے جس کے تحت حجاج کرام کو ناشتہ۔ دو ٹائم کھانا اور دن میں تین بار چائے دی جاتی ہے۔ مزدلفہ اور عرفات کے لیے ٹرانسپورٹ کی سہولت الگ ہے۔ اس سال اللہ کے حکم سے کم سے کم خرچ پر زیادہ سے زیادہ سہولیات اللہ کے مہمانوں کو دے رہے ہیں اور حج عمرہ ایکٹ کا بل تیار ہے سعودی قانون کے مطابق چالیس سال سے کم عمر کو عمرہ کی اجازت نہیں یہ بل وزارت قانون کے پاس نظر ثانی کے لیے موجود ہے اس کے بعد اسے پارلیمنٹ میں منظوری کے لیے لایا جائے گا۔ بہر حال سعودی گورنمنٹ سے اس پابندی کے خاتمہ بارے بات چیت جاری



ہے کیونکہ سعودی حکومت نے اس پابندی کے فارمولہ کو کئی دیگر ممالک کو چھوٹ دے رکھی ہے۔ دیکھیں حجاج کرام کسی حکومت کے نہیں اللہ کے مہمان ہوتے ہیں ماضی میں حجاج کرام سے کیا زیادتی ہوئیں انہیں کیا مشکلات پیش آئیں اور انہیں کیا سہولیات دی گئیں یہ بات اب پرانی ہو چکی ہے وزیر اعظم نواز شریف نے جب اقتدار سنبھالا تو انہوں نے سب سے پہلے حجاج حج کو خوب سے خوب تر سہولیات مہیا کرنے کی ہدایت دیں اور کسی بھی حاجی سے زیادتی کا سخت نوٹس لینے کا حکم دیا حکومت نے صرف سرکاری حج اسکیم کے تحت کوڈ میں خاطر خواہ اضافہ کے لئے بلکہ اخراجات میں مکمل کی لانے کے لئے بھی کوشاں ہے تاکہ ہر کوئی مسلمان فریضہ حج باسانی سرانجام دے سکے۔

☆☆☆

ایڈیٹر میگزین: ندیم انیل

ایڈیٹر انچارج: یاسمین شاہد

ایڈیٹر: امتنان شاہد

جیٹیف ایڈیٹر: ضیاء شاہد

وِگورین

چلڈرن سیرپ

بچوں کی اچھی صحت
اور بہترین نشوونما کے لیے



ماتے کا پیارا اور وِگورین یقیناً بہترین



شربت توت سیاہ

(ملٹھی کی اضافی ٹوپیوں کے ساتھ)

ٹانسلز، گلے کے درد، ورم اور خراش کی نیچرل دوا

کسی بھی موسم خصوصاً سردیوں میں گلے کا درد، ورم، خشک و باغی کھانسی اور
گلے غرود (ٹانسلز) بڑھ جانے کی شکایات عام ہوتی ہیں۔
بی ایم اے فارمانے آپ کے لیے یہ شربت اعلیٰ معیار کے توت سیاہ اور ملٹھی
سے تیار کیا ہے جو ان تمام شکایات کو دور کرنے میں معاون و موثر ہے۔





ڈاکٹر نوشین عمران

dmosheen786@hotmail.com



اس میں کوئی ایسے اجزاء پائے گئے جو کسی طرح نقصان دہ ہوں بلکہ ان کی رپورٹ کے مطابق زم زم اور شہد کے دوسرے پانی کے نمونوں میں واضح فرق تھا۔ زم زم میں فلورائیڈ کی موجودگی کے باعث اس پانی میں جراثیم ہر جات کے جراثیم اور میکروبوں کی قدرے زیادہ مقدار کے باعث زم زم جسم کو تازگی

توانائی دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عمرے حج کے دوران آب زم زم پینے سے تھکن دور ہو جاتی ہے۔ رپورٹ فرماں رواں شاہ فیصل کو پیش کی گئی جنہوں نے اسے نہ صرف سعودی بلکہ تمام دنیا پناہ خصوصاً یورپی اخبارات و جرائد میں شائع کروانے کے لئے کہا تاکہ مصری ڈاکٹر کو اسلام مخالف پراپیگنڈہ کا جواب دیا جاسکے۔ یہ پہلی بار تھا کہ سعودی حکومت نے سرکاری سطح پر زم زم کنویں اور پانی پر مکمل تحقیق کروائی جو مسلمانوں کے لئے ایک سنگ میل کی حیثیت اختیار کر گئی۔ اس رپورٹ میں مزید بتایا گیا کہ زم زم کو کافی دیر رکھ دینے کے باوجود اس میں جراثیم پیدا نہیں ہوتے نہ ہی اس کے خواص اور اجزاء میں تبدیلی آتی ہے۔ عام کنویں میں اکثر کائی یا جراثیم

میں شامل کرنے سے اس میں بھی زم زم کی خصوصیات آ جاتی ہیں۔ زم زم کے خواص کو تبدیل نہیں کیا جاسکا۔ زم زم کے ایک قطرے کا بلور (چندار معدنی جو ہر کرٹل) انفرادیت رکھتا ہے اور اس کی شکل دنیا کے کسی بھی دوسرے پانی سے مختلف ہے۔ تجربے کے باوجود اس پانی کی اصل کیمیائی ساخت اور شکل تبدیل نہ کر سکے حتیٰ کہ ری سائیکلنگ کے بعد بھی اس کی اصل شکل برقرار رہی۔ ڈاکٹر ایملو نے مزید بتایا کہ مسلمان کھانے پینے کی اشیاء بسم اللہ پڑھ کر استعمال کرتے ہیں جس پانی پر بسم اللہ پڑھی جائے اس میں عجیب قسم کی تبدیلی وقوع پذیر

ہر پانی سے افضل پانی

آب زم زم

بے شک روئے زمین پر زم زم خیر و برکت والا پانی ہے

ہوتی ہے۔ لیبارٹری ٹیسٹ کے ذریعے عام پانی کو طاقتور خوردبین سے دیکھا گیا اس پر بسم اللہ پڑھنے کے بعد اس پانی کے قطرے میں خوبصورت بلور بن گئے۔ اس پانی پر جب قرآن کی آیات پڑھی گئیں تو پانی کے قطروں میں مزید خوبصورت اور عجیب قسم کا تغیر پیدا ہوا۔ ڈاکٹر ایملو کے مطابق پانی میں اللہ نے عجیب قسم کی صلاحیتیں رکھی ہیں۔ پانی میں قوت سماعت، احساس یادداشت اور ماحول سے متاثر ہونے کی صلاحیت ہے۔ جب پانی پر قرآن کی مختلف آیات پڑھی جاتی ہیں تو اسی مناسبت سے اس میں تبدیلی اور صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ پانی ماحول کے منفی اور مثبت حالات کا اثر قبول

اکٹھے ہو جاتے ہیں لیکن زم زم کنویں کو ہر طرح سے صاف ستھرا پایا گیا۔ شاید یہ اس کے پانی کی کرامات ہیں جو ہر طرح کے جراثیم کو ختم کر دیتی ہے۔ چند سال قبل سعودی عرب کے دورے پر آئے جاپان کے ایک سائنسدان ڈاکٹر مسارو ایملو نے ایک چمچ کے دوران یہ بتایا کہ آب زم زم میں ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو دنیا کے کسی اور پانی میں نہیں ہیں۔ انہوں نے آب زم زم کے نمونے جاپان میں موجود ایک سعودی باشندے سے حاصل کئے اور اس پر بیونامی ٹیکنالوجی کی مدد سے تجربہ و تحقیق کی۔ انہیں معلوم ہوا کہ زم زم کا ایک قطرہ عام پانی کے ہزار قطروں

Mineral Concentration as reported by researchers at King Saud University		
Concentration		
Mineral	mg/L	oz/cu in
Sodium	133	7.7x10 ⁻⁵
Calcium	96	5.5x10 ⁻⁵
Magnesium	38.88	2.247x10 ⁻⁵
Potassium	43.3	2.50x10 ⁻⁵
Bicarbonate	195.4	0.0001129
Chloride	163.3	9.44x10 ⁻⁵
Fluoride	0.72	4.2x10 ⁻⁷
Nitrate	124.8	7.7x10 ⁻⁵
Sulfate	124.0	7.17x10 ⁻⁵
Total Dissolved Solids	835	0.000483

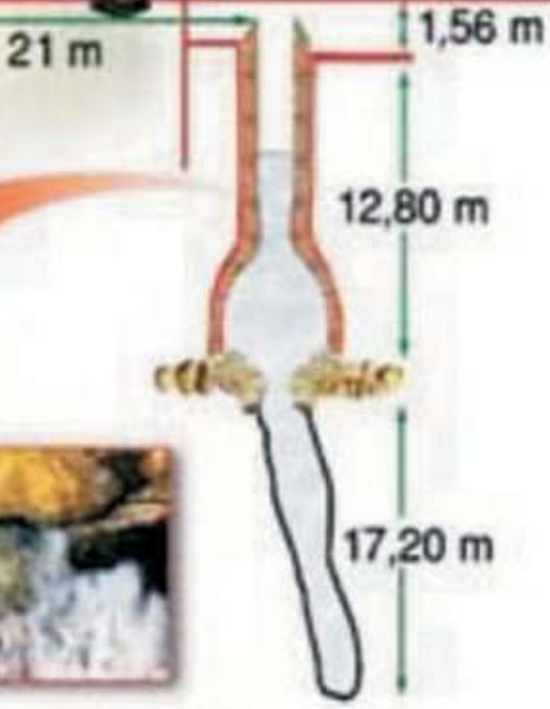
1971ء میں ایک مصری ڈاکٹر نے آب زم زم کے بارے میں اپنی ایک رپورٹ پیش کی جو یورپ کے کئی جرائد میں شائع کی گئی۔ رپورٹ کے مطابق آب زم زم میں کئی ایسے اجزاء شامل ہو چکے تھے جو انسانی صحت کے لئے مفید تھے۔ اس ڈاکٹر کے مطابق چونکہ آب زم زم کانواں شہر کے وسط اور قدرے اونچائی پر ہے اسی کے باعث غالباً ارد گرد کے علاقوں سے آلودہ پانی کنویں میں شامل ہو رہا ہے اور اسے آلودہ کر رہا ہے نیز رپورٹ میں ہر طرح سے آب زم زم کو مصرت قرار دیا گیا جو مسلمانوں کو بدول کرنے کا ایک طریقہ تھا۔ اس رپورٹ کی اطلاع جب سعودی فرماں رواں شاہ فیصل تک پہنچی تو غم و غصے میں انہوں نے اس رپورٹ کو نہ صرف مسترد کیا بلکہ سعودی وزارت زراعت و آبپاشی کو اس بارے میں مکمل تحقیق اور آب زم زم کو نہ صرف سعودی عرب بلکہ یورپی لیبارٹریوں میں ٹیسٹ کروانے کا حکم دیا تاکہ اس جھوٹی رپورٹ کو غلط قرار دیا جائے اور اللہ پاک کے اس معجزے کے بارے میں سچ سامنے لایا جائے۔

وزارت نے جہد میں موجود ”پاور اینڈ ڈی سیلینشن پلانٹ“ کو اس کام پر مامور کر کے فوری کام شروع کرنے کی ہدایت کی۔ اس وقت جس ٹیم کا انتخاب کیا گیا اس میں ایک پاکستانی کیمیکل انجینئر سرفہرست تھے جو سمندر کے پانی کو پینے کے قابل بنانے کے پراجیکٹ انچارج تھے۔ آب زم زم کے کنویں پر پہنچنے کے بعد کنویں کی بیرونی حالت اور سائز وغیرہ کو دیکھا گیا۔ کنویں کی لمبائی چوڑائی 14x18 فٹ تھی اور پچ کے ذریعے پانی نکالا جاتا تھا۔ ٹیم کے ایک ممبر کو غسل کے بعد کنویں میں اترنے کے لئے کہا گیا۔ جیسے وہ کنویں میں اترتا ہوا کھڑے افراد نے نوٹ کیا کہ کنویں میں پانی کی سطح اس کے کندھوں تک ہے۔ اس شخص کا قد 5 فٹ 8 انچ کے قریب تھا۔ اس شخص نے کنویں کے اندر کئی چکر لگائے تاکہ فرش یا دیواروں پر موجود کوئی سوراخ یا پائپ یا ایسی کوئی اور چیز کی موجودگی چیک کر سکے لیکن اسے کچھ نہ مل سکا۔ اس کے بعد اچھی طرح کنویں کو پچ سے خالی کیا گیا تاکہ دیکھا اور چیک کیا جاسکے۔ کچھ دیر بعد پانی دوبارہ جمع ہونا شروع ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ کنواں پھر بھر جائے زم زم کو پچ لگا کر نکال دیا گیا۔ دو تین بار مسلسل پچ کرنے سے کنواں بالکل خالی ہو گیا۔ اب اسی شخص کو دوبارہ کنویں میں اتارا گیا۔ کچھ ہی دیر میں اس نے شور مچایا کہ الحمد للہ مجھے معلوم ہو گیا میں محسوس کر رہا ہوں کہ میرے پیروں کے نیچے ریت مل رہی ہے اور اس میں سے پانی باہر آ رہا ہے۔ اس نے سارے کنویں کا پھر لگا لگا کر دیکھا لیکن محسوس کیا اور کنویں میں زم زم کی آمد ہر مقام پر ایک جیسی محسوس کی۔ اس تمام تجربے کے دوران کئی بار آب زم زم کے نمونے لئے گئے تاکہ انہیں لیبارٹری ٹیسٹ کے لئے دیا جاسکے۔

ٹیم نے مکہ اور اس کے گرد و مو جو د دوسرے چند کنویں بھی دیکھے اور معلوم ہوا کہ زیادہ تر خشک ہو چکے تھے البتہ جہاں کچھ پانی ملا اس کے نمونے لئے۔ مصری ڈاکٹر کی رپورٹ میں یہ الزام بھی لگایا گیا تھا کہ غالباً زم زم کا ذریعہ بحیرہ احمر ہے اور یہ پانی زمین کے نیچے سے کوئی راستہ بنا کر مکہ تک پہنچتا ہے لیکن مکہ اور گرد کے علاقوں میں کنویں خالی ہونے اور مکہ کے دوسرے پانی کے لیبارٹری ٹیسٹ میں زم زم کے پانی کے ان سب سے مختلف ہونے کے باعث یہ الزام خود بخود غلط ثابت ہو گیا۔

زم زم کے حاصل کئے گئے نمونے نہ صرف سعودی بلکہ یورپ کی کئی مختلف لیبارٹریز میں ٹیسٹ کے لئے بھجوائے گئے اور بھی کی رپورٹ 99 فیصد ایک جیسی آئی۔ قابل ذکر بات یہ تھی کہ کسی رپورٹ میں زم زم کو مصرت قرار نہیں دیا گیا نہ ہی

کرتا ہے۔ انٹرنیشنل جرنل آف فوڈ پراپرٹیز 2013ء میں شائع شدہ ایک رپورٹ میں آب زم زم کے کیمیائی اجزاء خواص بیان کئے گئے۔ رپورٹ جاپانی اور پاکستانی تحقیق کاروں کے تجربات کی روشنی میں تیار کی گئی۔ رپورٹ کے مطابق زم زم کا



حالیہ کنواں تقریباً 30 میٹر گہرا ہے جبکہ اس کی لمبائی چوڑائی 1.08x2.6 میٹر ہے۔ اصل کنواں اب کعبہ کے صحن کے نیچے ہے اور اسے شیشے کے ذریعے بند کیا گیا ہے۔ کنویں کی بالائی 13 میٹر گہرائی پر ریت شروع ہو جاتی ہے جبکہ اس ریت کے نیچے مزید 17 میٹر تک گہرائی ہے جو پتھروں پر مشتمل ہے۔ مکہ میں موجود دیگر کنویں جن میں سے دو میں اب کچھ پانی موجود ہے

جن میں 900 میٹر فاصلہ پر ”واؤڈیا“ اور تقریباً 2800 میٹر فاصلہ پر ”مصفلہ“ کنویں سے پانی کے نمونے لے کر ٹیسٹ کئے گئے۔ زم زم کے پانی میں تقریباً 34 مختلف معدنیات پائی گئیں۔ دوسرے پانی کی نسبت زم زم میں کالسیئم، میگنیشیم، کلورائیڈ، سوڈیم قدرے زیادہ تھا جبکہ اکثر کنویں کے پانی کے اجزاء کی نسبت ایسے اجزاء انتہائی معمولی مقدار میں تھے کہ صحت کے لئے مفید نہیں ہو سکتے۔ خاص کر زم زم میں آرسینک کی موجودگی بارے میں رپورٹ سامنے لائی گئی اور اسی بنیاد پر اسے مصرت قرار دینے کی کوشش کی گئی لیکن بار بار کی جانے والی تحقیق و تجربے نے ثابت کیا کہ کسی بھی قدرت پانی میں اگر آرسینک موجود ہو تو انٹرنیشنل قواعد و ضوابط کے مطابق اس کی مقدار ایک خاص حد تک یا کم ہونا چاہئے تاکہ یہ قابل استعمال اور نقصان دہ نہ ہو۔ زم زم میں آرسینک کی یہ مقدار انٹرنیشنل اصولوں کے مطابق بلکہ اس سے کم پائی گئی۔ یہ بھی سامنے آیا کہ خاص کر یورپی ممالک میں بوتل بند فرخت ہونے والے آب زم زم اجزاء میں تبدیلی کی وجہ بوتلوں کا معیار اور پلاسٹک بوتل کے اجزاء ہیں نہ کہ زم زم کے خواص میں تبدیلی ہے۔

اس رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ زم زم کے کیمیائی اجزاء اور معدنیات مرکب سے پیاس اور بھوک مٹ جاتی ہے۔ اعصابی توانائی حاصل ہوتی ہے زم زم کے پانی میں کسی قسم کے جراثیم پیدا نہیں ہوتے۔ اگر باہر سے شامل بھی ہو جائیں تو ختم ہو جاتے ہیں۔ کیمیائی ساخت اور کرٹل کی خصوصیت شکل کے باعث زم زم حیرت انگیز طور پر جسمانی خلیوں میں باسانی داخل ہوتے اور ان میں اپنے خواص کے مطابق تبدیلی لانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زم زم کئی جسمانی امراض میں شفاء دیتا ہے بلکہ یقین کے ساتھ اسے جس مقصد کیلئے پیا جائے اس میں شفاء دیتا ہے حتیٰ کہ کئی افراد میں زم زم کے لگاتار استعمال سے جسمانی ٹیومر کے سائز میں خاطر خواہ کمی آئی۔ مصر میں کئی جگہوں پر عام پانی میں زم زم شامل کر کے فصلوں اور کھیتوں میں دیا جاتا ہے۔ حیرت انگیز

طور پر زمین اور مٹی کے تجربات نے ثابت کیا کہ زم زم کے استعمال سے زمین کی زرخیزی اور فصلوں کی مقدار بڑھ گئی۔ بے شک روئے زمین پر زم زم ہر پانی سے افضل اور خیر و برکت والا پانی ہے۔ ڈاکٹر ایملو نے پانی پر اپنی کئی سالہ تحقیق کو کتابی شکل میں پیش کیا جس کا نام Hidden Messages In Water ہے۔ 22 جولائی 1940ء کو پیدا ہونے والے جاپانی غیر مسلم ڈاکٹر ایملو کا 17 اکتوبر 2014ء کو انتقال ہوا لیکن زم زم پر ان کی تفصیلی تحقیقی رپورٹ اور کتاب سال کی سب سے زیادہ فروخت ہوئی کتابوں میں ایک تھی۔

زم زم ریسرچ سنٹر

ویکیڈیا اور جیولوجیکل سوسائٹی سعودی عرب کی رپورٹ کے مطابق ابتداء سے اب تک آب زم زم کنویں کی لمبائی چوڑائی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ مکہ کا شہر اور وادی گریناٹ چٹانوں والے پہاڑوں میں گہرا ہے۔ حرم وادی کے وسط اور قدرے اونچے مقام پر ہے تمام شہر ریت اور گار کی جس پر ہے جسے Sand And Silt کہا جاتا ہے جس کی گہرائی 100-50 فٹ ہے۔ اس کے نیچے چٹانوں کی ایک اور تہ ہے۔ چاہ زم زم بھی ریت گار کی تہوں پر ہے اور اس میں پانی کی سطح اطراف کی زمین سے 40-50 فٹ گہرائی پر ہے۔

زم زم سنڈریز اینڈ ریسرچ سنٹر کے مطابق سعودی حکومت نے انتظام کر رکھا ہے کہ بار بار زم زم کا معائنہ کیا جائے اور اس کی رپورٹ جاری کی جائے تاکہ اس پانی بارے ہونے والے منفی پراپیگنڈے کو روکا جائے۔ ریسرچ سنٹر کے مطابق ہر ہفتے زم زم کے نمونے لئے جاتے ہیں اور انہیں ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔ یہی نمونے مختلف بوتلوں، کین، ٹیپ وغیرہ سے بھی لئے جاتے ہیں۔ لوگوں کو فراہم کرنے سے پہلے اسے سینڈ فلٹر کاربن فلٹر اور پھر الٹرا وائلٹ Irradiation کیا جاتا ہے۔ اس سے پانی نکلنے اور بوتلوں میں بھرنے تک کسی قسم کی مصرت چڑ کے شامل ہونے کا امکان نہیں رہتا۔ ☆ ☆ ☆

صاحبزادہ پیر مختار احمد جمال تونسوی

اللہ رب العزت کے انعام یافتہ بندوں کیلئے تو ہر وہ لمحہ ہی عید ہوتا ہے کہ جو اللہ کی "یاد" میں گزر جائے، احکامات خداوندی بجالانے میں صرف ہو جائے، حبیب خدا کے عشق میں گزر جائے کیونکہ عید کا معنی مفہوم اور نام ہی "ذیہرہ خوشیاں" کا ہے اور ظاہر ہے کہ جب مسلمان اپنے خالق و مالک کی عبادت کرتا ہے، احکامات رب قدوس کا پاس رکھتا ہے، بندگان خدا سے بے لوث محبت پیارا اور خلوص کا جذبہ رکھتا ہے اور رسول عربی سے "تو" لگائے رکھتا ہے اور اپنے والدین کا تابع فرمان رہتا ہے..... تو اس کے قلب واذہان کو سکون ملتا ہے، چہرے پہ شادمانیاں اگڑائیاں لینے لگتی ہیں، دل "خوشی" سے بارش بارش ہو جاتا ہے، آنکھیں ٹھنڈک محسوس کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تو بہت ہی رحیم و کریم ہے اور وہ عطا پہ عطا کرنے والا ہے اور خطاؤں کو معاف فرمانے والا ہے اور وہ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا، اس کا پورا پورا اجر عطا فرمادیتا ہے، اور جب وہ اپنے بندوں پر رعنایات و نوازشات کرتا ہے، جب وہ اپنے بندوں کے دامن خوشیوں سے بھر دیتا ہے اور جب وہ اذن سوال دیتا ہے کہ مانگو! کیا مانگتے ہو میں تمہیں وہ بھی عطا کروں گا جو تمہارے گمان میں ہے اور وہ بھی عطا کروں گا جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا..... ایسے اللہ کے نیک بندوں کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا اور وہ بھولے نہیں سماتے۔"

ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ زندگی کے قیمتی لمحات، فرامین مصطفیٰ کی روشنی میں گزارنے کی کوشش کریں اور خود کو مولا کریم کے ہاں پیش کر دیں کہ مولا! ہم تیرے ہیں، ہم کو ایسا بنا دے کہ ہم تجھ کو پسند آجائیں۔

آئیے اب ہم عید کے روز مقدس کے موقع پر رحمت عالم کے عید کے روز کے معمولات دیکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب حضور اقدس کے جن صدقے اور برکت سے امت مسلمہ کو یہ مبارک دن (عید الفطر) عطا ہوا ہے "یوم عید" نہایت ہی اہتمام سے مناتے تھے اور پروردگار عالم کی یاد، شکر اور خوشی کے اظہار کیساتھ گزارتے تھے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ روز عید کی ابتداء آپ منسل فرما کر اور زیب و زینت، سادگی اور گل کیساتھ لباس مبارک زیب تن فرمایا کرتے، خوشبو کا استعمال خصوصی طور پر فرماتے، اپنے سر مبارک پر عمامہ شریف رکھتے اور عید کی نماز سے قبل کوئی قیمتی چیز جیسے خرما، کھجوریں وغیرہ تناول فرماتے، اور پھر جب نماز عید کی ادائیگی کیلئے تشریف لے چلتے تو راتے میں "اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر ولله الحمد" آہستگی اور خوش البہانی سے فرماتے چلے جاتے، راستے میں غریبوں، مسکینوں اور یتیموں میں خیرات تقسیم فرماتے تھے۔ اور صحابہ کرام کو بھی اس کی ترغیب ارشاد فرماتے۔

نماز عید کیلئے جانے سے قبل کچھ کھالینا مستحب ہے اور نہ کھانے کو عطاء کرام نے مکروہ تنزیہی فرمایا ہے۔ آپ نماز عید کھلے میدان، جسے عید گاہ کہا جاتا ہے میں ادا فرماتے اور نماز عید کیلئے اذان اور اقامت نہیں فرماتے تھے، نماز عید پھر پیران زائد کیساتھ ادا فرماتے تھے اور اس کے بعد خطبہ عید ارشاد فرماتے تھے۔ پھر آپ کا شانہ نبوت پر تشریف لاتے ہیں، حضرت

ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ زندگی کے قیمتی لمحات، فرامین مصطفیٰ کی روشنی میں گزارنے کی کوشش کریں

نوعمر حق اور کھیل کی شوقین تھی، رحمت عالم بہت دیر تک مجھے چادر کی اوٹ میں چھپائے ان غلاموں کا کھیل دکھاتے رہے، نبی کریم ان حسی غلاموں سے فرما رہے تھے، اے بنی ارمزہ لو آگے بڑھ کر کھیلو جب میرا بی بھر گیا تو سید عالم نے فرمایا بس! میں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا تو جاؤ۔"

ایک روشن ترین واقعہ ملاحظہ فرمائیں کہ شائد یہ واقعہ سن اور پڑھ کر بہت سے بچوں کی عید ایسے ہی گزرے کہ

آپ کی نظر ایک کسن کزور اور پریشان حال بچے پر پڑی، جو میدان کے ایک کونے میں اداس بیٹھا غم کے آنسو رو رہا تھا، نبی کریم اس کے پاس تشریف لے گئے، آپ نے بڑے پیار سے اس کے سر پر دست شفقت رکھا اور فرمایا "بیٹا کیوں رو رہے ہو بچے نے روٹھے ہوئے انداز سے آپ کے دست مبارک کو اپنے سر سے پیچھے ہٹا دیا اور کہا "مجھے چھوڑ دیجیے" آپ نے اپنی انگلیاں مبارک اس بچے کے بالوں میں پھیرتے ہوئے اسی پیار اور محبت بھرے انداز سے فرمایا "بیٹا! تھوڑا سی کہ آخر کیا بات ہے، کیا ہوا ہے میرے پیارے بیٹے؟ بچے کو ضبط کا یار نہ رہا، غم سے مجرا بیٹھا تھا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا یہاں تک کہ کچلی بندھ گئی، اپنے سر کو اپنے زانوؤں کے درمیان جھکا کر کہا "میرا باپ غزوہ میں مرجھا ہے ماں نے دوسری شادی کر لی ہے میری جائیداد پر دوسروں نے قبضہ کر رکھا ہے میرے سوتیلے

آپ نے نماز عید کے بعد واپسی پر یتیم بچے کو گود میں اٹھالیا اور اسکی ہر خواہش پوری کی

رسول عربی..... اور روز عید کے معمولات

عید کے روز پڑوس کی ننھی بچیاں خوشی کے گیت گاتیں تو آپ انہیں منع نہ فرماتے

میں یتیمی کا داغ برداشت کر چکا ہوں اب تک بچے کو علم نہ تھا کہ میں کس سے مخاطب ہوں، اب جو سر اٹھایا تو حضور اقدس کو پہچان کر سر اسید ہو گیا..... حضور اکرم نے درد بھری آواز میں فرمایا کہ اگر میں تمہارا باپ، عاشر تمہاری ماں اور فاطمہ تمہاری بہن ہو تو خوش ہو جاؤ گے؟ بچے کی آواز دنگی بھر پور سکراہٹ میں تبدیل ہو گئی، حضور اکرم بچے کو گھر لے گئے، عاشر سے فرمایا کہ یہ تمہارا بیٹا آگیا ہے، حضرت عاشر نے سارا قصہ بھانپ لیا، فوراً بچے کو نہلا یا دھلایا، بہترین لباس جو میسر ہوا پہنایا، پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور فرمایا "لو اب جاؤ میرے لال! باہر جاؤ اور بچوں کیساتھ مل جل کر کھیلو کو دو۔" باہر میدان میں دوسرے بچے کھیل کود میں مصروف تھے، جب انہوں نے اس بچے کی بدلی ہوئی حالت دیکھی تو دیکھتے ہی رہ گئے۔

قارئین محترم! عید کا روز..... خوشی و مسرت کا دن بھی ہے اور اللہ سے انعامات پانے کا دن بھی ہے، محبتیں اور خوشیاں بانٹنے کا دن بھی ہے، گئے شکوے دور کرنے اور روٹھے احباب کو منانے کا دن بھی ہے، اور بالخصوص ان لمحات میں، کہ جب ملک پاکستان میں بسنے والے ہمارے بھائی شہید ترین سیلاب کی زد میں ہیں اور بے یار و مددگار اور کسمپرسی کی حالت میں کھلے آسمان تلے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں..... اور ہمارے وہ بھائی جو خود کش حملوں میں



باپ نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے، آج سب بچے خوش و خرم ہیں کھیل کود میں مصروف ہیں، اچھے اچھے کپڑے پہن رکھے ہیں مگر میں..... میرے پاس کھانے کو کوئی چیز ہے نہ پہننے کو کپڑا اور نہ سر چھپانے کو ٹھکانہ۔" یتیموں کے چٹاغریبوں کے ماوا رسول کریم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، مگر مسکرا کر فرمایا "غم نہ کر میرے بیٹے! میں بھی بچپن

جیسے اس واقعہ میں گزری ہے" کہ عید کا دن ہے تھا..... مدینے کی گلیوں میں خوب رونق تھی، نماز عید کیلئے بچے بوڑھے، جوان خوشی خوشی تیاری کر رہے تھے، ہر طرف مسرت و شادمانی برس رہی تھی، نماز عید ہو چکی تو بچے کھیل کود میں مصروف ہو گئے، آقائے دو جہاں نماز عید سے فارغ ہو کر واپس تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں

شہید ہو چکے ہیں اور وہ افراد کہ جو گزشتہ کچھ دنوں سے کراچی میں ٹارگٹ کلنگ اور اغوا کے واقعات میں قتل ہوئیوں کے لواحقین جو اپنوں کے چھڑنے کے غم میں مبتلا ہیں اور ان پرافردگی کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ تو ان حالات میں ہمیں عید کے روز اپنے ان بھائیوں کیساتھ مکمل اظہار ہمدردی کرنا بے حد ضروری ہے اور اپنی اپنی بساط کے مطابق ان مصیبت کے مارے اور دھجی لوگوں کیساتھ مالی تعاون و مدد کرنی چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس عمل سے ہی ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے کہ جس کے سبب آج پورا ملک مختلف مسائل میں گھرا ہوا ہے۔ بے شک! اللہ مہربان ہے۔

اور یاد رکھیں کہ خدائے بزرگ و برتر کے نیک اور ہدایت یافتہ بندے عید کا دن "یوم تفکر" کے طور پر مناتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان المبارک میں روزے رکھنے، نماز، حج گناہ کی ادائیگی، نماز تراویح کا اہتمام کرنے، قرآن پاک کی تلاوت کرنے، راتوں کو اٹھ کر نوافل ادا کرنے کی توفیق بخشی۔ اور حق بھی یہی ہے کہ عید کا روز مقدس پر درودگار عالم کا ذکر کرتے ہوئے، حضور سرور کائنات کی مداح سرائی کرتے ہوئے، غریبوں، مسکینوں اور یتیم بچوں کے سر پر دست شفقت رکھتے ہوئے یوم عید "یوم تفکر" کے طور پر منایا جائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام میں پورا پورا داخل ہونے کی توفیق بخشے، شیطان کے شر سے بچائے، ایمان کی سلامتی فرمائے اور یہ کہ اپنے پیارے حبیب کی جگہ محبت سے نوازے۔ آمین

احمد ندیم قاسمی ادب کے ایک عہد کا نام ہے انہوں نے جتنی اچھی شاعری کی زندگی میں بھی ایسے ہی کمالات دکھائے عید کے موقع پر ان کی ایک شگفتہ گفتہ کہانی نذر قارئین ہے۔

پروگرام پانچ ہزار روپے کی خریداری کا تھا مگر بیگم نے ایک لاکھ خرچ کر ڈالے

ہم نے پوچھا کہاں سے تشریف لارہے ہیں؟
بولے دفتر کے نجیب گیا تھا۔ میرا مطلب ہے نجیب کے دفتر

دراصل کئی دنوں سے میرے چکر کو سر آرہے ہیں۔
یعنی سر کو چکر آرہے ہیں؟ ہم نے کہا۔
جی ہاں اور پھر اس لیے آرہے ہیں کہ مجھے ایک دم بہت سے روپے کی ضروری ضرورت پڑ گئی ہے۔
مگر انہی فوری ضرورت بھی کیا؟
عید کی بیگم شاپنگ کے لیے؟
یعنی بیگم کی عید شاپنگ کے لیے؟
لاحول ولاقو! کیا میں نے بیگم شاپنگ بک دیا۔ بیگم سن لیتیں تو میرے تو ہاتھ مروڑ کر میرے کانوں کو تھما دیتیں۔ یعنی تمہارے کان مروڑ کر تمہارے ہاتھوں پر ایک دم تمہیں کیا ہو گیا ہے؟



صفائی ہو چکی۔

مگر یہ سب کچھ ہوا کیسے؟ کوئی واہیات قسم کی کریم تو نہیں لگائی؟ کسی بے ہودہ قسم کے تیل سے تو سر نہیں چھڑایا؟
نہیں بھئی، تم جانتے ہو کہ میں کریموں اور تیلوں کا قائل نہیں۔

صبح کو تم نے آئینہ دیکھا تھا؟

یقیناً دیکھا تھا، سر پر کھٹکھریا لے بالوں کا ڈھیر تھا۔

اس کے بعد کیا ہوا؟

کچھ بھی نہیں، بس بیگم کو عید شاپنگ کے لیے لے گیا۔

مگر شاپنگ کا بالوں کی جڑوں سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟

سمجھ میں نہیں آتا۔

کتنے کی خریداری کی؟

پروگرام پانچ ہزار روپے کی خریداری کا تھا مگر بیگم نے ایک

لاکھ خرچ کر ڈالے۔ کہنے لگیں، عید روز روز تھوڑی آتی ہے۔ اور تم نے یہ رقم ادا کر دی؟

دکاندار جانے والے تھے، شام تک کے لیے ادھار دیتے گئے۔ اب خریداری کا سامان اور بیگم کو گھر پہنچا کر دوست احباب سے قرضہ لینے لگا ہوں۔ یونہی تم کر دو۔

وہ تو میں کچھ نہ کچھ نذر کیے دیتا ہوں مگر تمہارے ایک دم گئے ہو جانے کی وجہ سمجھ میں آگئی۔

عجیب خبر ہے۔ اتنی مدت سے اخبار پڑھ رہا ہوں مگر ایسی کاسیکل قسم کی خبر کبھی نظر سے نہیں گزری تھی۔ حد ہو گئی۔ کیا ہوا؟

یہ دیکھو تصویر۔ اس میں ایک صاحب کی لاش کو بیگم کی عید شاپنگ کے سامان کے انبار تلے سے نکالا جا رہا ہے۔ بے چارے یہ سارا سامان مینار کی طرح اٹھائے جا رہے تھے کہ لڑکھڑائے۔ شاپنگ کے سامان کا یہ پہاڑ کا پہاڑ ان پر آگرا۔ اس کے نیچے دب کر ان کی روح نفس عسری سے پرواز کر گئی۔

رمضان شریف کے احترام میں

رمضان المبارک کا آغاز ہو چکا۔ روایت ہلال رمضان پر کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔ اس طرح کا جھگڑا روایت ہلال عید پر ہوتا ہے۔ بہر حال چاند نکلنے کی تاریخ کے جھگڑے میں پاکستان کا ایک طبقہ تو بالکل نہیں پڑتا۔ یہ ملک کے ان تاجروں کا طبقہ ہے، جو چلی میں زلزلے کی خبر پڑ کر ٹینڈے مہنگے کر دیتے ہیں۔

تاجروں کے اس طبقے نے اشیائے ضرورت ابھی سے منگی کر دی ہیں۔ انہیں اس سے غرض نہیں کہ پہلا روزہ بدھ کو ہوگا یا جمعرات کو، انھوں نے کئی بدھ اور کئی جمعراتیں پہلے ہی روزوں کے استقبال کا اہتمام کر لیا ہے۔ دوسری چیزوں کو تو چھوڑیے، مجبوروں تک کا یہ عالم ہے کہ بظاہر ریزہ ریزہ پر پڑی

ہوتی ہیں۔ مگر نرغ پوچھیے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آپ کو لنگوٹ باندھ کر مجبور کے درخت پر چڑھنا، چوٹی پر سے کجوریں توڑنا اور پھر درخت سے نیچے ترنا ہوگا۔

تب جا کر آپ مجبور کا ایک دانہ پکھ سکیں گے۔ ایک اندازے کے مطابق تاجروں کا یہ طبقہ رمضان المبارک کے احترام میں ایک مہینے کے اندر اتنا کچھ کھا لیتا ہے کہ یہ منافع سارا سال ان کی کفالت کرتا ہے۔ بعض تاجروں کو صرف حری اور افطاری میں استعمال ہونے والی اشیاء کی گرانے سے اتنی رقم جمع کر لیتے ہیں کہ حج کا فریضہ ادا کرنے میں انہیں بہت آسانی رہتی ہے۔ وہ اس گرانے کے اسباب کو چھپا کر بھی نہیں رکھتے۔ پوچھیے کہ اس چیز کی قیمت یکا یک بڑھ کیوں گئی تو صاف صاف کہیں گے اور عموماً طنز مسکرا کر کہیں گے کیا آپ کو معلوم نہیں؟ رمضان شریف شروع ہونے میں بس چند روز باقی ہیں۔ اس صورت میں چیزیں منگنی نہیں ہوں گی تو کیا سستی ہوں گی!

مرزا غالب روزے سے نہیں تھے۔ ایک دوست ان سے ملنے آیا تو دیکھا مرزا بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ براہ راست اعتراض کرنے میں ادب مانق تھا۔ سو بالواسطہ انداز میں پوچھا حضرت میں نے سنا تھا کہ رمضان شریف میں شیطان ایک کوٹھڑی میں بند ہو جاتا ہے۔

مرزا بولے آپ نے ٹھیک سنا تھا مگر وہ جس کوٹھڑی میں بند ہوتا ہے وہ یہی تو ہے! ہمارے خیال میں تاجروں کے متذکرہ طبقے کے پاس مرزا غالب کی سی شگفتگی بھی نہیں کہ وہ رمضان شریف میں عامۃ المسلمین کی لوٹ مار کا کوئی ایسا جواز پیش کر سکیں۔ زیادہ سے زیادہ وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ رمضان المبارک عام مسلمانوں کی نیکیاں اور ہمارا بنک بیلنس بڑھاتا ہے۔

☆☆☆

افشان میڈیکل سینٹر (رجسٹرڈ)

بیٹا ایک نعمت

بیٹی ایک رحمت

اعتماد آپ کا

علاج ہمارا

شفا منجانب اللہ

بے اولاد جوڑے مایوس نہ ہوں

ڈاکٹر افشان خان

ہاؤس نمبر 4th, B-930 روڈ نزد حورم بیوٹی کیسل، سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

Ph: +92 051-4940698, Cell: +92 0300-5139482

Ph: +92 051-4845704 Cell: +92 0333-5139482

Facebook.com/afshanmc Instagram.com/afshanmedicalc Twitter.com/afshanmedicalc E Mail: afshanmedicalcentre@gmail.com



خود کو مایوسی کے اندھیروں سے نکالیں

کوئی بھی مرض لاعلاج نہیں ہے اللہ پر عمل توکل رکھ کر بے اولادی کے مرض کا کامیاب علاج کروائیں

بانجھ پن صرف عورت کو نہیں ہوتا بلکہ مرد بھی اس مرض کا شکار ہو سکتا ہے

جدید طبی تحقیق کے تحت اپنا مکمل اور کامیاب علاج کروا کر صحت مند اولاد کی نعمت سے مالا مال ہوں
Ivf, Iui, Ivf کروانے سے پہلے ہمارے ساتھ ایک بار مشورہ ضرور کر لیں۔



افشان میڈیکل سینٹر



صائمہ عروج دینی

عید الفطر ایک ایسا مذہبی اور اسلامی تہوار ہے جو نہ صرف اسلامی ممالک میں منایا جاتا ہے بلکہ وہ مسلمان جو یورپی ممالک میں رہتے ہیں وہاں بھی وہ عید کے موقع پر اپنی اس شاندار مذہبی روایت کو جاری رکھتے ہوئے بڑے جوش و خروش سے عید الفطر کا تہوار مناتے ہیں حتیٰ کہ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی مسلمانوں کی خوشیوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔

مشرق وسطیٰ اور دیگر اسلامی ممالک میں اگرچہ خوشی کا جذبہ تو ایک جیسا ہی ہوتا ہے مگر ان خوشیوں کو منانے کے اپنے اپنے انداز ہیں۔ دینی میں دیکھا گیا ہے کہ عید کے موقع پر خاندان اکٹھے ایک جگہ عید کا تہوار مناتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ تہائف کا تبادلہ بھی کرتے ہیں۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ جس طرح عید کا چاند دیکھ کر ہم لوگ خوشیاں مناتے ہیں دینی میں رمضان کا چاند دیکھتے ہی خوشیوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جبکہ عید پر جس طرح ہمارے ہاں خواتین اور بچے شاپنگ کرتے ہیں ویسے ہی دینی میں یہ سب کچھ ہوتا ہے مگر پھر بھی وہاں کی کچھ روایات بڑی دلچسپ ہیں جن کا تذکرہ

جھوٹے بچے، بچیاں اور عرب خواتین لیلہ لینے دوسروں کے گھروں میں جاتی ہیں

یہاں بہت ضروری ہے۔

دینی میں مذہبی تہوار مختلف طریقوں سے منائے جاتے



EID



عرب امارات اور دینی کی عید

اخروٹ، بادام، جوس اور چپس پر مشتمل حق لیلہ کی تقسیم

ابن بطوطہ مال میں تفریحی اور سپیشل عربیک قرض کیا جاتا ہے

جھوٹے بچے بچیاں بلکہ عرب خواتین بھی لیلہ لینے دوسرے گھروں میں جاتی ہیں۔ سڑکوں پر ہر طرف گاڑیاں نظر آتی ہیں جن میں بچے شاپنگ کرتے ہیں۔ لیلہ کی تلاش کرتے ہیں اور پیدل بھی گھروں میں جاتے ہیں۔ بچیوں نے انتہائی خوبصورت لباس پہنے ہوئے ہیں۔ البتہ خواتین ابائے میں ہی نظر آتی ہیں۔ یہ گروپ کی شکل میں گلیوں میں پھرتے ہیں اور لیلہ اکٹھا کرتے ہیں۔ اکثر بڑے بڑے شاپرنگ

بچیاں اپنے ماتھے پر روایتی امارتی زیور بھی پہنتی ہیں۔ گھروں میں حق لیلہ تیار کیا جاتا ہے حق لیلہ کا مطلب ہے سچائی کی رات۔ یہ لیلہ مختلف پیکٹوں یا باکسز میں ڈالا جاتا ہے۔ عرب لوگ اپنے دروازے کھلے رکھتے ہیں نہ صرف

ہیں۔ شب برأت کی آمد پر منایا جانے والا تہوار حق لیلہ کہلاتا ہے جو شعبان کی 15 تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ عصر کی نماز کے بعد اس تہوار کا آغاز ہوتا ہے۔ امارات میں مسلم فیملیز اچھے، خوبصورت لباس زیب تن کرتی ہیں۔ امارتی

لیتے ہیں۔ لیلہ میں خشک اخروٹ، بادام، سفید مٹھے پنے، 'نافیاں، جوس، چپس، چاکلیٹ بانے جاتے ہیں اور کچھ لوگ پیسے بھی بانٹتے ہیں۔

امارات کی عید اپنے رنگ میں یہاں نماز جمعہ کی طرح نماز عید پر بھی بلا تفریق مرد و عورت کا جھوم ہوتا ہے۔ عید کی

خطبے کے بعد سب ایک دوسرے سے عید ملتے ہیں جسے عید مبروک کہا جاتا ہے

نماز کا وقت صبح چھ بجے یا ساڑھے چھ بجے کا ہوتا ہے۔ لوگ صبح سویرے تیار ہو کر عید گاہ پہنچ جاتے ہیں۔ عورتوں کی عید گاہ مردوں کی عید گاہ کے ساتھ ہی بنائی جاتی ہے۔ خطبے پہلے عید کی نماز پھر عید کا خطبہ عربی زبان میں ہوتا ہے۔ خطبے کے بعد سب ایک دوسرے سے عیدی ملتے ہیں۔ عید



مبروک کہا جاتا ہے۔ چھوٹے بچے اور بچیاں مختلف کینڈیز اور تحائف دوسروں میں تقسیم کرتے ہیں۔ امارت کے بڑے شاپنگ مالز میں دوپٹے، مال، ابن بطوطہ مال وغیرہ میں چھوٹے بڑے انٹرنیشنل شو منعقد کیے جاتے ہیں جہاں پر سیکشول عربیک قرض سک کے ساتھ کیا جاتا ہے اور سوالات کے جوابات یا پارٹی سی پیڈ کرنے والوں کو انعامات دیے جاتے ہیں۔ تمام تفریحی مقامات پر بہت رونق ہوتی ہے۔ ہر ملک کے لوگ اپنے روایتی لباس میں نظر آتے ہیں اور یہ رونق تمام رات برقرار رہتی ہے۔

دینی اور امارات میں عید کا پہلا دن عبادت گھروں میں کھانے پکوانے تیار کرنے میں گزر جاتا ہے جبکہ دوسرے دن عزیز، دوستوں اور رشتہ داروں میں میل ملاپ، سیر و تفریح اور بچوں کے ساتھ آؤٹنگ میں گزرتا ہے جیسا کہ عموماً ہمارے ہاں بھی ہوتا ہے تاہم دینی کے لوگ اس موقع پر کچھ زیادہ ہی جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ عید کے مذہبی تقاضوں اور روایات کے ساتھ ساتھ وہ اپنی ذاتی پسند، ذوق اور مزاج کے مطابق بھی بہت سے تفریحات کرتے ہیں۔

☆☆☆





کباب



شوربا



فرانی چائپ

اجزاء: قلمہ آدھا کلو، پیاز ایک عدد، ہری مرچ جتنے عدد، ہر ادھنیہ آدھی گٹھی، پودینہ آدھی گٹھی، اورک ایک چھوٹا کھڑا، نمک ایک چائے کا چمچ، سفید مرچ آدھا چائے کا چمچ، کالی مرچ آدھا چائے کا چمچ، گرم مصالحہ ایک چائے کا چمچ، لال مرچ آدھا چائے کا چمچ، ذریعہ (بھنا ہوا) ایک چائے کا چمچ۔
ترکیب: اوپر دیئے گئے تمام اجزاء کو پیسے میں شامل کر کے گرائنڈر میں باریک پیس لیں۔ اس کچھر کو ایک گھنٹے تک فریج میں میرینٹ کے لیے رکھ دیں۔ پھر کباب کے مصالحے کو پیسوں پر لگائیں اور باربی کیو کریں۔

اجزاء: گوشت آدھا کلو، نمک، تیل آدھا کپ، دہی آدھا کپ، دھنیہ آدھی گٹھی، ہری مرچ چار سے پانچ عدد، بلدی ایک چائے کا چمچ، اورک دو چائے کے چمچ، لہسن ایک چائے کا چمچ، گرم مصالحہ آدھا چائے کا چمچ، نمک حسب ضرورت، لال مرچ ایک چائے کا چمچ۔
ترکیب: تھوڑے سے پانی میں گوشت کو اتنا پکا لیں کہ پانی خشک ہو جائے۔ پھر اس میں اورک لہسن کا پیسٹ اور دہی شامل کریں۔ بلدی، گرم مصالحہ، نمک اور لال مرچ ڈال کر مکس کریں۔ نمک، ہری مرچ اور تھوڑا سا پانی شامل کریں، تاکہ مسالا بن جائے اور اسے ڈھک دیں۔ جب گوشت اچھی طرح سے مسالے میں رچ بس جائے اور تیل اوپر آ جائے تو اس تیل میں گوشت کو تھوڑا سا پکائیں۔ تیار ہونے پر ہر سہ ہینیا اور ہری مرچ کے ساتھ گارلش کریں۔

اجزاء: چائپ کا گوشت آدھا کلو، گھی ایک پاؤ، ہر ادھنیہ بہت تھوڑا، پودینہ ہری مرچ، گرم مصالحہ پیسا ہوا ایک ٹی سپون، سوکھا دھنیا پیسا ہوا ایک ٹی سپون، سفید ذریعہ پیسا ہوا ایک ٹی سپون، انڈے دو عدد۔
ترکیب: ہر ادھنیہ، پودینہ، ہری مرچ، نمک اور سرخ مرچ سب ملا کر پٹنی بنائیں۔ اس کو چائپ کے ساتھ ڈال کر اتنا پانی ڈالیں کہ چائپ گھسنے تک خشک ہو جائے۔ انڈے تو ڈر خوب پھینٹ لیں، اس میں پیسا ہوا مصالحہ، سوکھا دھنیا، ذریعہ سفید ملا دیں۔ اس تیار شدہ مصالحے میں چائپ کو ڈال کر تلتے جائیں۔ ایک ایک چائپ سرخ ہو جانے پر نکال لیں۔ اور ڈش میں سلاڈ کے ساتھ سجا کر پیش کریں۔



چکن خنجر

عید الفطر سیشن ایکوان



صبارشید



ایک فرانیڈ رائس

اجزاء: مرغی دو کلو بغیر ہڈی، موٹی اور لمبی بوٹیاں، بنا لیں، نمک چار عدد کاٹ لیں، تیل یا گھی آدھا کپ، لونگ تین عدد، بڑی الائچی آدھا کپ، لونگ تین عدد، بڑی الائچی ایک عدد، دار چینی ایک کھڑا، چھوٹی الائچی تین عدد، پیاز چھوٹی ایک عدد، باریک کاٹ لیں، سفید ذریعہ ثابت آدھا کلو، ہر ادھنیہ دو سے تین کھانے کے چمچ کٹا ہوا، اورک تین کھانے کے چمچ باریک کٹی ہوئی، چائیز نمک ایک چائے کا چمچ، سفید مرچ آدھا چائے کا چمچ، چلی پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، نمک آدھا چائے کا چمچ، زردے کا رنگ آدھا چائے کا چمچ، لہسن اورک ڈیڑھ چائے کا چمچ، ذریعہ بھنا اور پیسا ہوا آدھا چائے کا چمچ، گرم مصالحہ آدھا چائے کا چمچ، ہری مرچ سالم چار عدد، دہی دو کھانے کے چمچ، ہری پیاز دو سے تین کھانے کے چمچ چوں کیسا تھوڑی ہوئی۔

اجزاء: چاول آدھا کلو، تیل آدھا کپ، انڈے دو عدد، ہری پیاز تین عدد، زردہ رنگ چکنی بھر، چکن تین سو پچاس گرم گرم بون لیں، سویا سوس دو چائے کے چمچ، نمک ایک چائے کا چمچ۔
ترکیب: چاول دھو کر آدھے گھنٹے کے لیے بھگو دیں۔ پھر چاول دوپٹی رکھ کر ابال لیں۔ چکن کو ابال کر بوٹیاں الگ نکال کر ان کے ریٹے کر لیں۔ بجنی کو اتنا پکا لیں کہ ایک چوتھائی کپ رہ جائے۔ ہری پیاز باریک کاٹ لیں۔ انڈے پھینٹ کر زردہ رنگ ملا لیں اور آٹلیٹ بنا کر باریک لیے ٹکڑوں میں کاٹ لیں۔ ایک پین میں تیل گرم کر کے چکن کے ریٹے فرانی کریں۔ اس میں بجنی سویا سوس، نمک اور چاول ڈال کر مکس کریں۔ آخر میں ہری پیاز اور انڈے ڈال کر دم پر رکھ دیں۔ مزے دار ایک فرانیڈ رائس تیار ہیں۔

اجزاء: مرغی دو کلو بغیر ہڈی، موٹی اور لمبی بوٹیاں، بنا لیں، نمک چار عدد کاٹ لیں، تیل یا گھی آدھا کپ، لونگ تین عدد، بڑی الائچی آدھا کپ، لونگ تین عدد، بڑی الائچی ایک عدد، دار چینی ایک کھڑا، چھوٹی الائچی تین عدد، پیاز چھوٹی ایک عدد، باریک کاٹ لیں، سفید ذریعہ ثابت آدھا کلو، ہر ادھنیہ دو سے تین کھانے کے چمچ کٹا ہوا، اورک تین کھانے کے چمچ باریک کٹی ہوئی، چائیز نمک ایک چائے کا چمچ، سفید مرچ آدھا چائے کا چمچ، چلی پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، نمک آدھا چائے کا چمچ، زردے کا رنگ آدھا چائے کا چمچ، لہسن اورک ڈیڑھ چائے کا چمچ، ذریعہ بھنا اور پیسا ہوا آدھا چائے کا چمچ، گرم مصالحہ آدھا چائے کا چمچ، ہری مرچ سالم چار عدد، دہی دو کھانے کے چمچ، ہری پیاز دو سے تین کھانے کے چمچ چوں کیسا تھوڑی ہوئی۔



لب شیریں



شیر خما



سویاں دودھ والی

اجزاء: فریش کریم ایک پکٹ، دودھ آدھا لیٹر، کارن فلور پانچ کھانے کے چمچ، چینی ایک کپ، کیلے 2 عدد، سیب ایک عدد (باریک کاٹ لیں)، چیک ایک عدد (باریک کاٹ لیں)، جیلی (مختلف رنگوں کی) پکا کر جما لیں، بکریل نوڈلز آدھی پیالی (نوڈلز ابال لیں)۔
ترکیب: دودھ کو گرم کریں اور 10 منٹ تک پکائیں۔ ایک پیالی پانی یا دودھ لیں اور اس میں کارن فلور اور جیلی مکس کر لیں، پھر اسے دودھ میں ملا دیں اور 45 منٹ تک پکائیں، پھر چوبیسے سے اتار لیں اور ٹھنڈا کریں۔ ٹھنڈا کرنے کے بعد جیلی اور تمام پھل کاٹ کر ڈال دیں۔ اس کے بعد فریش کریم بھی لبرش کریں میں ڈال دیں۔ تمام اجزاء ڈالنے کے بعد لب شیریں کو پھر ٹھنڈا کرنے کے لیے فریج میں رکھ دیں۔
نوٹ: لب شیریں کا رنگ بدلنے کے لیے ایک یا دو چمچ اپنی پسند کے شروب بھی اس میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

اجزاء: دودھ ایک کلو، چھوڑے چھ عدد، سویاں چوتھائی کپ، خشک میوہ بادام، پستہ (بغیر پھلکے کے باریک کئے ہوئے)، چینی چوتھائی کپ، گھی دو کھانے کے چمچ۔
ترکیب: دودھ کو ہلکی آگ پر ابالنے کیلئے رکھ دیں اور چھوڑوں کو پانی میں بھگو دیں۔ جب چھوڑے نرم ہو جائیں تو پھلکے نکال کر باریک کاٹ لیں اور دودھ میں ڈال دیں۔ سویاں باریک کاٹ لیں۔ ایک کڑائی میں گھی ڈال کر گرم کر لیں اور سویاں ڈال کر سنہری قس لیں۔ جب چھوڑے نرم ہو جائے تو دودھ میں سویاں ڈال کر پیسے سے ملاتے رہیں اور چینی میں شامل کر لیں، پیسے چلاتے رہیں اور جب پیسے پانی خشک ہو جائے اور شیر خما مناسب گاڑھا ہو جائے تو اتار لیں۔ ڈش میں نکال کر اوپر سے باریک کٹا ہوا پستہ، بادام چھڑک دیں۔ بادام کا چھٹا اس طرح اتاریں کہ آدھا کپ پانی باقیں پھر بادام پستہ ڈالیں اور دودھ پھوڑ دیں اس کے بعد اس کا چھٹا اتار لیں اور باریک کاٹ لیں۔

اجزاء: کنڈینسڈ ملک آدھا ٹن، سویاں پچاس گرم، دودھ آدھا لیٹر، کشمش دو کھانے کے چمچ، بادام دو کھانے کے چمچ، الائچی دو عدد باریک پیس لیں۔
ترکیب: ایک برتن میں دودھ ابال کر اس میں کنڈینسڈ ملک، سویاں اور الائچی پاؤڈر شامل کر لیں۔ دو سے تین منٹ پکانے کے بعد اس پر کشمش اور بادام چھڑک کر گرم کر پیش کریں۔



لگانے سے چہرہ چمک اٹھے گا۔ آنکھوں کا میک اپ بھی قسم کے میک اپ میں سب سے زیادہ اہمیت کا حامل اور توجہ طلب کا سبب ہے۔ رات کے لیے کیے جانے والے پارٹی میک اپ میں ہمیشہ گہرے یا اسوئی رنگوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم دن کی تقریب میں ہلکے اور شہدے رنگوں کے آئی شیڈ استعمال کرنا چاہئیں۔ کپڑوں کی رنگت کی مناسبت سے بھی آئی شیڈ کا انتخاب کیا جاسکتا ہے۔ جو ایک رنگ یا دو رنگوں پر بھی مشتمل ہو سکتا ہے۔ آنکھوں کے پونوں پر سن چاہیڈ لگانے کے بعد کافی دیر تک بلینڈ کریں۔ اگر ایکسپلر نہ ہو تو کاشن بڈ سے آئی شیڈ لگایا جائے۔ پونوں کے نیچے حصے پر ہلکا رنگ استعمال

دستیاب ہیں، لیکن ہلکا براؤن

بازوؤں پر بھی میک اپ لگانا ضروری ہے۔ لکسیر: جن خواتین کے آنکھوں کے نیچے گہرے حلقے ہوں، وہ ہاں لازمی لکسیر لگائیں۔ چہرے چھائیوں اور داغ دھبوں کو بھی لکسیر کی مدد سے چھپایا جاسکتا ہے۔ پاؤڈر: اس کے بعد چہرے پر برش کی مدد سے لوز پاؤڈر لگائیں، اگر پاؤڈر کی رنگت شہری یا زردی مائل ہو تو چہرے کی دل کشی میں اضافہ ہوگا۔ پاؤڈر کا استعمال چہرے کی رنگت کے مطابق بھی کیا جاسکتا ہے۔ بے رنگ پاؤڈر بھی اچھا تاثر دیتا ہے۔ میک اپ پر دھبوں سے بچنے کے لیے برش کی مدد سے چہرے کا فالو پاؤڈر چھڑا دیں۔ لوز پاؤڈر لگانے کا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ میک اپ کو دیر پارکھے گا، نہیں تو نہیں پر براہ راست میک اپ کرنے سے تھوڑی دیر بعد اس کے پھٹنے کا خدشہ ہوگا۔

بلش آن: بلش آن ہمیشہ گالوں کی ہڈی سے اوپر کی طرف لگائیں۔ بہت زیادہ پھیلا کر لگانے سے چہرہ بھدا لگے گا، اس لیے اسے لگاتے ہوئے ذرا احتیاط کیجیے۔ بلش آن کا انتخاب کرتے ہوئے قدرتی رنگوں کو اہمیت دیجیے، سرخ یا تیز گلابی رنگ بہت برا تاثر دیتے ہیں۔

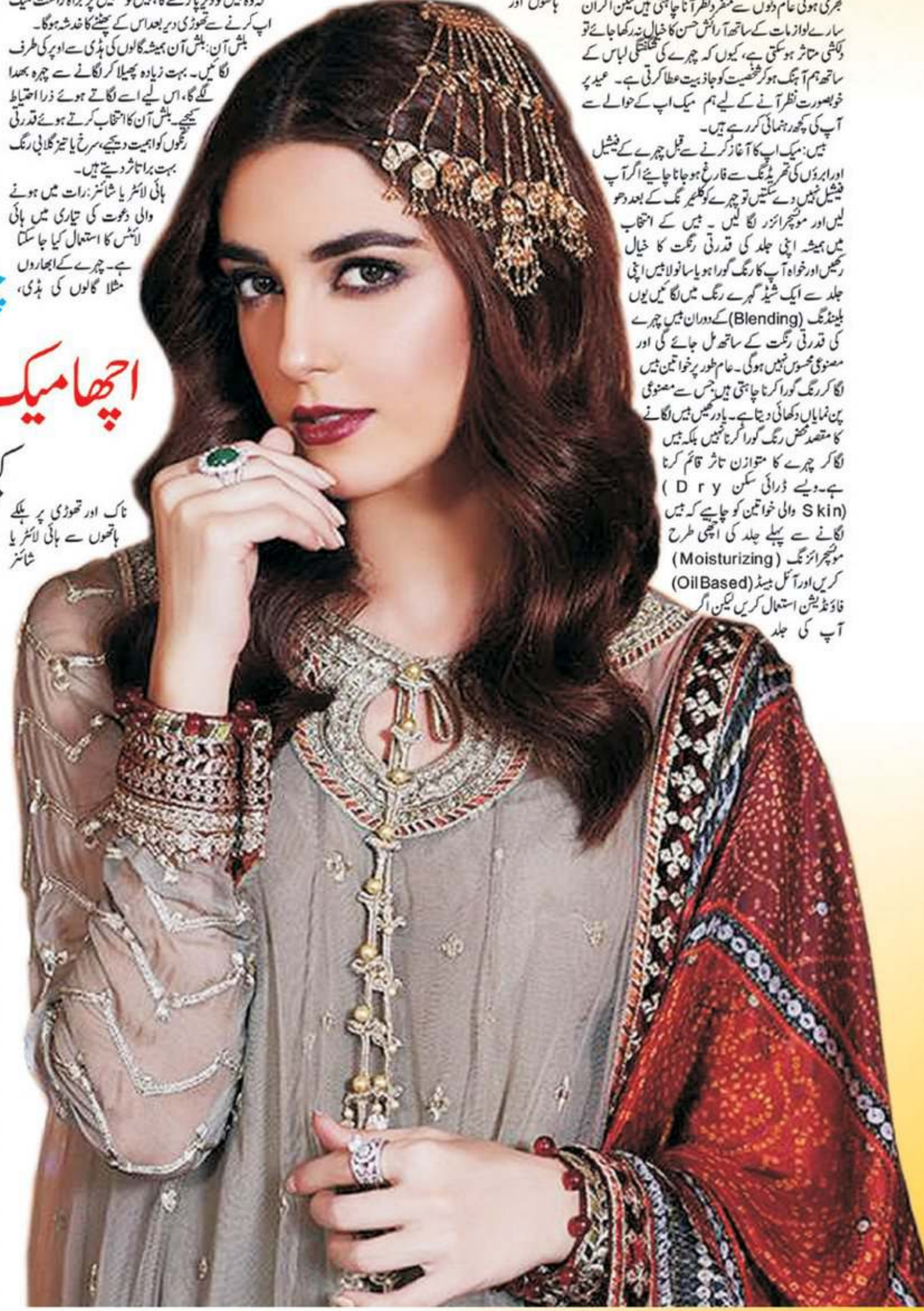
ہائی لائٹر یا شائزر: رات میں ہونے والی دعوت کی تیاری میں ہائی لائٹس کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ چہرے کے ہماروں مثلاً گالوں کی ہڈی،

آئی ہے تو آئل فری (Oil Free) فاونڈیشن بہتر ہے۔ چہرے پر میک اپ لگانے سے پہلے پرائمر (Primer) بھی لگایا جاتا ہے اور پھر برش کی مدد سے میک اپ لگائیں۔ اس کے علاوہ اگر آپ لیکوئیڈ فاونڈیشن لگانا چاہتی ہیں تو اسے خشک ہونے کے ساتھ لگا کر اچھی طرح بلینڈ کریں تاکہ جلد کی قدرتی رنگت کے ساتھ مل جائے۔ بعض اوقات میک اپ لگاتے ہوئے آنکھوں کے اوپر اور ارد گرد کے حصوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے جس سے چہرے کا تاثر یکساں نہیں رہتا ویسے بھی جب میک اپ کی بات کی جائے تو اس کا مطلب صرف چہرے کی میک اپ لیا جاتا ہے جبکہ چہرے کا قدرتی تاثر نمایاں کرنے کے لیے گردن، ہاتھوں اور

عید ہوا اور پاکستانی خواتین سچ جج کرتا رہا ہوں یہ تو ہوتی نہیں سکتا۔ ہر تہوار کی طرح، عید الفطر پر بھی خواتین خوب سے خوب تر نظر آنے کے لیے کئی کئی چیزیں کرتی ہیں۔ خوشیوں بھرے اس تہوار کے موقع پر ملنے جلنے کو ایک لازمی جزو کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ سلسلہ عید الفطر کے پہلے دن سے شروع ہو کر کم از کم تیسرے دن تک جاری رہتا ہے۔ اس دن خواتین نئے اور دلکش ملبوسات اور ان کی مناسبت سے زیورات پہنتی ہیں، ہاتھوں میں مہندی اور گلابیاں چڑھتی ہیں۔ بھری ہوئی عام دھنوں سے منفرد نظر آنا چاہتی ہیں لیکن اگر ان سارے لوازمات کے ساتھ آرائش حسن کا خیال نہ رکھا جائے تو دلکشی متاثر ہو سکتی ہے، کیوں کہ چہرے کی مختلف لہاس کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر شخصیت کو جاذبیت عطا کرتی ہے۔ عید پر خوبصورت نظر آنے کے لیے ہم میک اپ کے حوالے سے آپ کی کچھ رہنمائی کر رہے ہیں۔

میک اپ کا آغاز کرنے سے قبل چہرے کے فیشل اور برش کی تحریک سے فارغ ہو جانا چاہیے اگر آپ فیشل نہیں دے سکتیں تو چہرے کو کھیرنگ کے بعد دھو لیں اور مونچھ پر انڈر لگائیں۔ میک اپ کے انتخاب میں ہمیشہ اپنی جلد کی قدرتی رنگت کا خیال رکھیں اور خواہ آپ کا رنگ گورا ہو یا سونا لائیں اپنی جلد سے ایک شیڈ گہرے رنگ میں لگائیں یوں بلینڈنگ (Blending) کے دوران میک اپ چہرے کی قدرتی رنگت کے ساتھ مل جائے گی اور مصنوعی محسوس نہیں ہوگی۔ عام طور پر خواتین میک اپ لگا کر رنگ گورا کرنا چاہتی ہیں جس سے مصنوعی پن نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ یاد رکھیں میک اپ لگانے کا مقصد شخصیت کو گورا کرنا نہیں بلکہ میک اپ لگا کر چہرے کا متوازن تاثر قائم کرنا ہے۔ ویسے ڈرائی سکن (Dry Skin) والی خواتین کو چاہیے کہ میک اپ لگانے سے پہلے جلد کی اچھی طرح مونچھ ازنگ (Moisturizing) کریں اور آئل بیسڈ (Oil Based) فاونڈیشن استعمال کریں لیکن اگر آپ کی جلد

ناک اور تھوڑی پر ہلکے ہاتھوں سے ہائی لائٹر یا شائزر



چہرے کی شگفتگی لباس کے ساتھ ہم آہنگ ہونی چاہیے

اچھا میک اپ عید... سب کیلئے قابل دید

کپڑوں کی رنگت کی مناسبت سے آئی شیڈ کا انتخاب کریں

یا ہلکا گلابی رنگ ہمیشہ سے خواتین کا پسندیدہ رنگ رہا ہے۔ لپ اسٹک لگانے سے قبل ہونٹوں پر ہلکی سی گلیسرین لگانے سے نمی برقرار رہتی ہے، اب فاونڈیشن کی تہ لگا کر لپ بیٹسل سے آؤٹ لائن بنائیں۔ مونٹے ہونٹوں پر قدرے اندر اور پتکے ہونٹوں پر قدرے باہر کی جانب لائن بنائیں۔ اب لپ بیٹسل کے مقابلے میں تھوڑی ہلکی رنگت والی لپ اسٹک احتیاط سے لگائیں، تاکہ لائن خراب نہ ہو۔ آج کل لڑکیاں لپ بیٹسل کا استعمال کرنا پسند کرتی ہیں۔

ہمیشہ مسائل: بالوں کو اپنی پینڈ کے حساب سے سنوار لیں۔ سلیپے سے کیے جانے والے میک اپ سے شخصیت کی خوب صورتی اور دل کشی کے ساتھ وقار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ گول چہرے والی خواتین کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ مسائل اپنا میک اپ ان کا چہرہ کم کمل نظر آئے اس کیلئے انہیں چاہیے کہ وہ کھوپڑی اور سر پر بال پھولے پھولے رکھیں اس کے علاوہ چہرے کے اطراف میں اس انداز سے بال ڈالیں جس سے چہرے کی گولائی کم نظر آئے۔ لہذا چہرہ: لپے چہرے کی خواتین چہرے کی لمبائی کم کرنے کیلئے ماتھے پر بالوں کو پھیلائیں اور پھولا ہوا اونچا سٹائل نہ بنائیں۔ اسی طرح ان کا چہرہ مناسب لگے گا۔ چوکور چہرہ: چہرے کی اطراف میں بالوں کو پھیلائیں تاکہ چہرے کی چوڑائی میں کمی نظر آئے۔ بیضوی یا کٹلی چہرہ: اس پر ہر قسم کے بال اور ہر قسم کا میک اپ سچ سچ لگتا ہے۔ آپ میک اپ کر رہی ہوں یا پیئر سٹائل بنا رہی ہوں اس کیلئے ضروری ہے کہ آپ پہلے اپنے چہرے کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ آپ کیلئے کون سا طریقہ کار مناسب رہے گا اس کیلئے آپ اپنے کسے کسے کے سامنے بیٹھ جائیں بالوں کو پیچھے کی طرف کھینچ کر پونی ٹیل بنائیں اور ایک چھوٹا شیشہ لے کر اپنے چہرے کو دھو سے دیکھیں۔ آنکھیں، ناک، گال، ہونٹ، ہاتھ ہر ایک چیز کا بغور جائزہ لیں پھر دیکھیں کہ ان میں سے کس کو خوب سے خوب تر بنانے کی ضرورت ہے۔

پرفیوم: خواتین کا سیمک کے طور پر ڈھیری اشیاء استعمال کرتی ہیں اور وہ سب ان کے چہروں سے ظاہر ہوتی ہے خوشبو واحد کا سیمک ہے جو دکھائی نہیں دیتی صرف محسوس ہوتی ہے۔ پرفیوم کا مناسب استعمال نہ صرف باڈی ہونے کی علامت ہے بلکہ یہ فیشن کے ساتھ مارت اور شان و شوکت بھی بننا چاہا ہے۔

کریں، قدرتی انداز دینے کے لیے وہاں زرد اور شہری رنگت کا استعمال مناسب رہے گا۔ اب آئی لائٹر لگائیں، بازار میں کیک، لیکوئیڈ اور بیٹسل لائٹر دستیاب ہیں، کیک لائٹر پونوں کے ساتھ ساتھ برش کی مدد سے پتلی لائن کی صورت میں لگائیں۔ دن کی دعوت میں براؤن رنگ کا لائٹر لگائیں۔ چٹلی پکوں پر کاجل لگایا جاسکتا ہے۔ اسوئی آئی میک اپ: اس میں دو رنگوں کا انتخاب کیا جاتا ہے، پہلا رنگ میک اپ ہوتا ہے، جب کہ دوسرا شیڈ اس سے ہلکا ہوتا ہے۔ نمونہ کالے اور سرخی آئی شیڈ سے آنکھوں کو اسوئی بنایا جاتا ہے، ان کو کالے پونوں پر لائٹری طرح تھوڑا مونا لگائیں، اسے برش کی مدد سے نفاست سے باہر کی جانب پھیلائیں پونوں کے نیچے والی جلد پر پرائٹ گولڈن شیڈ لگائیں۔ یہ میک اپ رات کی دعوت میں بہت اچھا لگتا ہے اور آنکھوں کی تحریک پذیری بڑھاتا ہے۔

مسکارا: چلیکس خواہ مخفی ہو یا ہلکی مسکارا دونوں کیلئے ضروری ہے۔ مسکارا بھی مختلف رنگوں اور شیڈز میں ملتا ہے۔ مسکارا خریدتے وقت آپ اپنی پکوں کی رنگت کا خیال رکھیں یعنی مسکارا کا شیڈ آپ کی پکوں کے شیڈ سے ملتا جلتا ہونا چاہئے۔ شہری رنگت والی خواتین کیلئے سیاہ رنگت کا مسکارا مناسب نہیں۔ مسکارا لگاتے وقت برش کو ڈنگ ڈنگ طریقے سے پکوں پر پھیلتا چاہئے۔ نیچے کی پکوں پر مسکارا لگاتے ہوئے آنکھوں کو اوپر کی سمت رکھنا چاہئے۔ تاکہ مسکارا چہرے پر نہ لگ سکے۔ ایک بار لگا کر خشک ہونے کے بعد دوبارہ مسکارا لگائیں اس طرح چلیکس مخفی نظر آئیں گی۔

لپ اسٹک: ایک کامیاب میک اپ اور چہرے کی خوبصورتی لپ اسٹک کے بغیر ادھوری ہے۔ لپ اسٹک کا رنگ اگر آپ کے چہرے کے رنگ کے ساتھ مکمل میچ نہ ہو تو آپ کی ساری خوبصورتی اور رعنائی دھری کی دھری رہے جاتی ہے اس لیے ایک کامیاب لپ اسٹک لکھنی آپ کے حسن کو رعنائی بخشتا ہے لپ اسٹک کا رنگ اور اس کو لگانے کا طریقہ جس قدر موزوں ہوگا چہرہ اتنا ہی دلکش اور پرکشش لگتا ہے ذرا سی لغزش سے اچھا خاصا میک اپ بھدا اور بھوڑا معلوم ہونے لگتا ہے۔ لپ اسٹک کا انتخاب لباس کے رنگ کی مناسبت سے کیا جائے تو بہتر رہے گا۔ آج کل تو جیننگ کے سارے رنگ

عید سیشل 25 جون 2017ء

نہیں
سنگیزین



عید کے رنگ
کرپی پوری ہر اُمت

نام بھی لسانی
معیار بھی لسانی



www.lasaniindustries.com



وزن گھٹائیں
صحت پائیں



ہر قسم کے موٹاپے کی وجوہات کو
کم کرنے کیلئے مؤثر دوا

ای میل: lasanipharma@yahoo.com



عید آئے اور ہماری فیکر برداری نہ
سجے سوار سے ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا۔
دراصل یہی وہ لوگ ہیں جو عید جیسے خوشی
کے مواقع پر اپنے گفتگو چہروں اور دلہندہ
مسکراہٹوں سے دوسروں کے دکھ کم کر کے
ان سے اپنی خوشیاں شیئر کرتے ہیں۔

خاص طور پر ہماری ماڈلز اور اداکاراؤں
کی یہ روایت ہے چاہے عید الفطر ہو یا
عید الاضحیٰ وہ خوشی کے ان مواقع کو کبھی
ضائع نہیں کرتیں۔ آجکل تو نجی چینلوں ہی
اسنے زیادہ ہو گئے ہیں کہ کوئی نہ کوئی چینل
کسی اداکارہ کو مہمان میزبان یا انٹکر کے
طور پر ضرور بلواتا ہے۔ اس عید پر آپ
کیلئے ماڈل دانہ چودھری کیشا علی کے
ساتھ ساتھ ماڈل عمر ہاشمی اور عثمان خان
نے بھی آپ کو اپنی عید تیاریوں کے
بارے میں پیشگی ہی دکھا دیا ہے کہ وہ عید
کے دن کیلئے کس طرح سے بن سنور رہے



تحریر: اشفاق حسین / فوٹو گرافی: خاور ریاض
ملبوسات: کاردار
ماڈلز
عمر ہاشمی
عثمان خان
دانیا چودھری
کیشا علی

شرافت ہاؤس کے مکینوں میں ایک ریٹائرڈ باپ اور چار جوان بیٹیاں شامل ہیں۔ اس ”شرافت ہاؤس“ کو شرافت کے نام نہاد ٹھیکیدار کس نظر سے دیکھتے ہیں زیر نظر ناول میں یہی جواب تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

شرافت ہاؤس

ایک ریٹائرڈ شخص کا فسانہ عجب جس نے حالات سے سمجھوتہ کر لیا تھا



ندیم اسلم

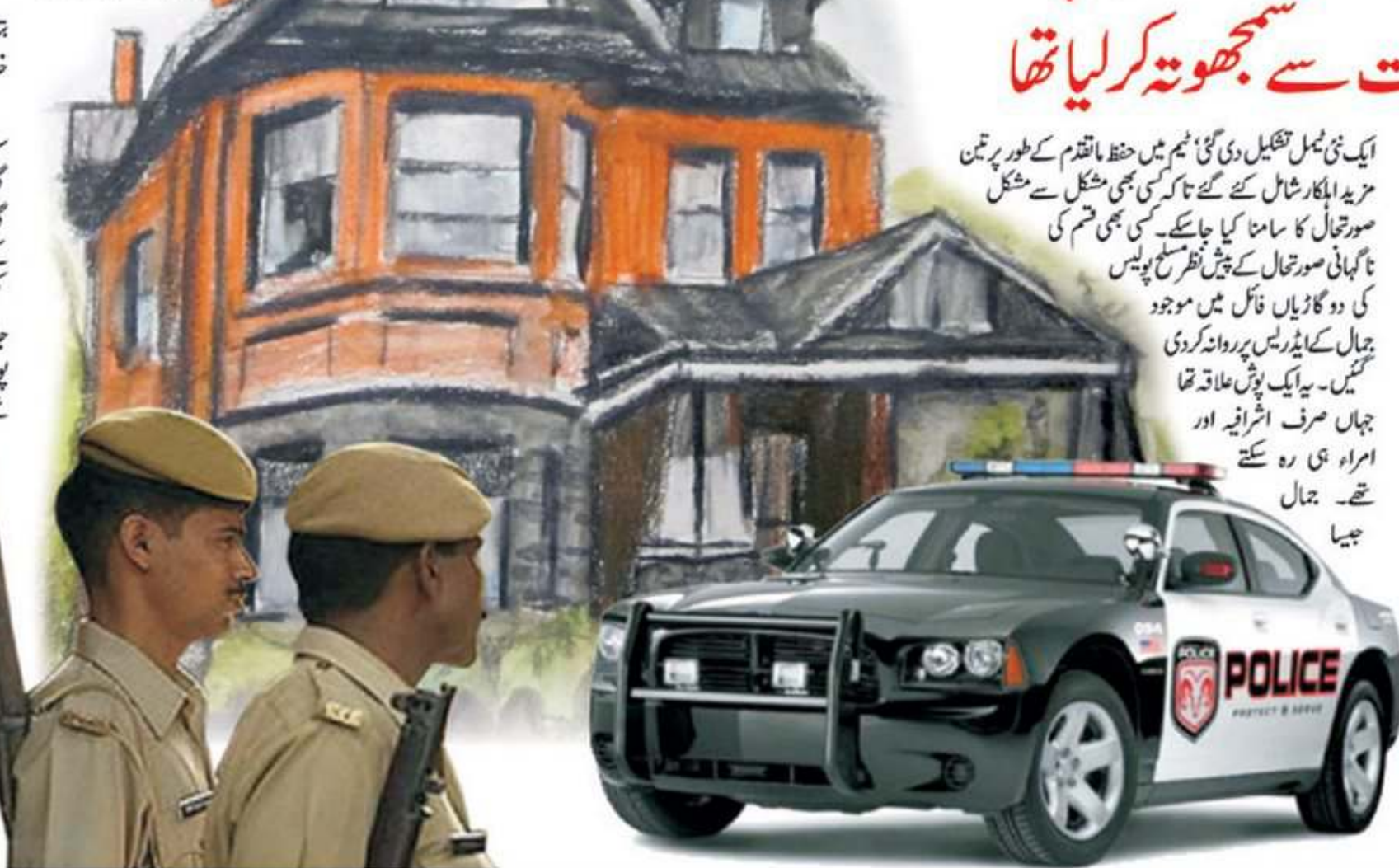
قلم نمبر 32

ایک نئی ٹیم تشکیل دی گئی، ٹیم میں حفظ مقدم کے طور پر تین مزید اہلکار شامل کئے گئے تاکہ کسی بھی مشکل سے مشکل صورتحال کا سامنا کیا جاسکے۔ کسی بھی قسم کی ناگہانی صورتحال کے پیش نظر مسلح پولیس کی دو گاڑیاں فائل میں موجود جمال کے ایڈریس پر روانہ کر دی گئیں۔ یہ ایک پوش علاقہ تھا جہاں صرف اشرافیہ اور امراء ہی رہ سکتے تھے۔ جمال جیسا

پولیس کی تفتیشی ٹیم سے دو موٹر سائیکل سوار جس طرح سے جمال کی فائل چھین کر لے گئے تھے اس سے اندازہ ہوتا تھا کہ جمال اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ بہت بڑا اور منظم گروہ ہے جو باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت سادہ لوح نو جوان لڑکیوں کو ورغلا کر غائب کر دیتا ہے۔ ان لڑکیوں کو مکمل کر دیا جاتا ہے دوسروں کے ہاتھ بچ دیا جاتا ہے یا جو بھی سلوک ہوتا ہے اب اس گروہ کا پتہ لگانا ضروری ہو گیا تھا۔ اس وقت پولیس انسپکٹر کا پہلا ٹارگٹ تو جمال اور سعدیہ کا تھوڑا لگا تھا کیونکہ جمال نے شخص ایک لڑکی کو بہلا پھلایا کر اغوا نہیں کیا تھا بلکہ گناہ جس سے اس نے شادی کر رکھی تھی وہ بھی خود کشی کر چکی تھی۔ گھر کا سربراہ شرافت بستر مرگ پر تھا اور تو اور جمال شرافت ہاؤس کی ملکیت بھی اپنے نام کروا چکا تھا اور یہ جمال کے تین ایسے گھناؤنے جرائم تھے جن کا پتہ لگانے کیلئے اس بدقماش کی گرفتاری ضروری تھی اور سعدیہ کو اس لئے ڈھونڈنا ضروری تھا تاکہ پتہ لگایا جاسکے وہ جمال کے ہمراہ اپنی مرضی سے گئی ہے یا جمال نے اس کو دافریب میں آکر کہیں پھنسا دیا ہے۔ اب جمال تک پہنچنے کیلئے ان نو جوانوں کا پکڑا جانا ضروری تھا جو تفتیشی ٹیم کے ہاتھ سے جمال کی فائل چھین کر لے گئے تھے مگر ان کی موٹر سائیکل کا نمبر جو نوٹ کر لیا گیا تھا اس کی مدد سے جمال تک پہنچا جاسکتا تھا۔

یہ تو تفتیشی ٹیم اپنے طور پر حکمت عملی طے کر رہی تھی مگر قدرت کی جو حکمت عملی ہوتی ہے وہ کسی کے گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ یہ دونوں نو جوان جو تفتیشی ٹیم سے جمال کی خاص فائل چھین کر فرار ہوئے تھے اگلے چوک میں جاکر تیز رفتاری کے باعث ان کی ٹریکسرٹرائی سے نکل ہو گئی جس کے نتیجے میں ایک موقع پر ہلاک ہو گیا اور دوسرا شدید زخمی حالت میں ہسپتال پہنچا دیا گیا، تفتیشی ٹیم کے ارکان کے لئے آسانی پیدا ہو گئی اور انہوں نے جائے حادثہ سے ملنے والی فائل اپنے قبضہ میں لے لی۔ اس فائل میں دراصل شرافت ہاؤس کی وہ ملکیت تھی جو شرافت نے جمال کے نام کر دی تھی اور اب جمال شرافت کی عزتیں خراب کئے کے بعد پورا شرافت ہاؤس ہی بچنے کے چکر میں تھا کہ تقدیر کے کھیلنے میں آگیا۔ اسی فائل میں جمال کا موجودہ ایڈریس اور بیٹوں کی فائل بھی مل گیا جس کیلئے تفتیشی ٹیم ساری جدوجہد کر رہی تھی۔ اس ایڈریس پر چھاپہ مارنے کیلئے اعلیٰ سطح پر

جمال کا نہیں ہے ”گاڑی صاف کرنے والے نے پولیس اہلکار کو بڑا صاف جواب دیا۔
تو پھر یہاں کون رہتا ہے پولیس اہلکار نے پوچھا ہمیں یہ بتانے کی اجازت نہیں ہے۔ گاڑی صاف کرنے والے نے روکھا سا جواب دیا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔
”اوائے ہیرو ذرا تیز سے بات کر پولیس والا بھی سیدھا ہو گیا“ میں سرکاری آدمی ہوں اور تمہیں پتا ہے کہ سرکار کے ساتھ کیسے بات کی جاتی ہے۔ پولیس اہلکار کی بات سن کر گاڑی صاف کرنے والا شخص جو درمیانی عمر کا پختہ جسم رکھتا تھا ذرا بھی پریشان نہ ہوا اور بڑے سٹائل سے بولا ”بھائی پولیس والے اگر تم سرکاری ہو تو میں درباری ہوں اور یہ تمہیں بھی پتا ہوگا کہ اس ملک میں درباریوں کی کتنی عزت اور کتنے اختیارات ہوتے ہیں۔ تم جمال نامی نو جوان کا رہتے تھے اس بارے میں تم چاہو تو مزید سوالات کر سکتے ہو



بالآخر شفقت بیگ اپنی بیٹی گناہ کے کو لیگ جمال سے اس کی شادی کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تاکہ اسے گھر اور اس کی جوان بیٹیوں کو تحفظ مل سکے مگر اسی دوران شفقت بیگ کی بہن زینت بیگم اس کی بڑی بیٹی گناہ کا رشتہ لے آتی ہے۔
مگر بیٹیاں اس رشتے کو مسترد کر دیتی ہیں شرافت بیگ بھی اسی بات پر آمادہ ہو جاتا ہے کہ اس کی بیٹیاں اپنی مرضی سے شادی کر سکتی ہیں مگر بڑی بیٹی گناہ کی جس لڑکے سے مقفی ہوئی ہے وہ مقفی کے بعد انکشاف کرتا ہے کہ وہ غیر شادی شدہ نہیں ہے جس پر گناہ اور اس کی باقی بیٹیوں میں غم کی تصویر بن جاتی ہیں مگر شرافت بیگ گناہ کو مجبور کر کے خود جمال سے بات کرتا ہے۔

میں اس کا جواب بھی دے سکتا ہوں مگر تم یہ سوال نہیں کرو گے کہ اس گھر میں کون رہتا ہے یا اس گھر کا مالک کون ہے۔
گاڑی صاف کرنے والے کی بے خوفی اور لہجے کا اعتماد دیکھ کر پولیس والے کے نیچے سے بھی ذرا سی زمین مل گئی اور وہ بولا اچھا اچھا تم جمال کا بڑا دوست ہو جاؤ۔
وہ صاحب کے خاص مشن پر گیا ہوا ہے گاڑی صاف کرنے والے نے مختصر جواب دیا۔
کون صاحب پولیس نے والے پوچھا میں نے تم سے ابھی کہا تھا کہ میں بتانے کی اجازت نہیں ہے۔ کیا اتنا کافی نہیں جو میں نے جمال کے بارے میں تمہیں بتا دیا ہے۔
عجب آدمی ہو پولیس والا بھی جوش میں آگیا تم ذرا صبر و محبہ تم جیسے ہالوں کا علاج کرنا آتا ہے۔ اتنا کہہ کر پولیس والا واپس دو کھڑی پولیس کی گاڑیوں کی طرف گیا جہاں ایک اعلیٰ

مگر جب چاروں بہنیں زینت بیگم کے روئے پر احتجاج کرتی ہیں تو ان کا باپ شرافت بیگ زینت بیگم کو منع کر دیتا ہے کہ وہ اس کی بیٹیوں کے معاملات میں دخل نہ دے جس پر چاروں بیٹیاں ایک طرح سے آزادی محسوس کرنے لگتی ہیں اور فیصلہ کرتی ہیں کہ اب وہ اپنے دوستوں کو گھر چائے وغیرہ پر بھی بلا لیا کریں گی اور پھر بڑی بہن گناہ کا دوست جمال سے ملنے بھی آگیا جس پر باقی تین بہنیں بھی بہت خوش ہو رہی تھیں۔
پھر ایک روز جب شرافت بیگ اور اس کی بیٹیاں سو رہی ہوئی ہیں تو اچانک گھر میں ڈاکوؤں کا حملہ آتا ہے۔ شرافت بیگ کے حواس کھم ہو جاتے ہیں اور دوسرے کمرے میں سوئی چاروں بیٹیاں چیخ و پکار کرتے ہیں۔

دائیں بائیں کے پڑوسی کوئی لفٹ کروا رہے تھے اور نہ ہی اسے بڑے گھر کے مکینوں میں سے کوئی ان گاڑیوں کے پاس آیا تھا گویا انہیں ان گاڑیوں کے کھڑے ہونے سے کسی قسم کی کوئی پریشانی یا مسئلہ نہیں تھا وہ ان گاڑیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے اپنے کاموں میں مگن تھے۔ اب تو پولیس والوں کو بھی شک ہو گیا کہ شاید وہ غلط جگہ پر آگئے ہیں یہ حسن اتفاق ہے کہ اس مکان کا نمبر بھی 410 ہے مگر جمال کا اتنا بڑا گھر چاہے دجلال اور شان و شوکت تو نہیں ہو سکتی تھی۔
آخر ایک پولیس اہلکار ہمت کر کے بنگلے کے گیٹ پر گیا اور گیارہ میں کھڑی گاڑی صاف کرنے والے کو نوکر سے مخاطب ہوا۔
”کیا یہ جمال صاحب کا گھر ہے بھائی“
جناب جمال نام کا نو جوان یہاں رہتا تو ضرور ہے مگر یہ گھر

افسر اور دوسرے اہلکار موجود تھے۔
صاحب جی اس گھر میں جمال رہتا ضرور ہے مگر یہ اس کا گھر نہیں ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ جمال یہاں ملازم ہے اور وہ اپنے صاحب کے کسی مشن پر نکلا ہوا ہے مگر جب میں نے صاحب خانہ کا نام پوچھا تو مجھے کہا گیا کہ اسے مالک کا نام سعدیہ کو اس لئے ڈھونڈنا ضروری تھا تاکہ پتہ لگایا جاسکے وہ جمال کے ہمراہ اپنی مرضی سے گئی ہے یا جمال نے اس کو دام فریب میں لا کر کہیں پھنسا دیا ہے

بتانے کی اجازت نہیں ہے رہا جمال تو وہ اس وقت صاحب کے خاص مشن پر گیا ہوا ہے۔
اپنے اہلکار کا یہ جواب سن کر گاڑی میں بیٹھا سخت گیر اور جنگ سا پولیس آفیسر ٹیس میں آگیا اس نے اہلکار کو دو چار گندی گالیوں سے نوازنے کے علاوہ نہ جانے اور کیا کچھ کہا اور پھر خود گاڑی سے نکل کر سامنے کے عایدشان بنگلے کی طرف بڑھا۔ اس کے ہاتھ میں مخصوص سنگ تھی جس سے وہ اپنے دنگ انداز میں کھیل رہا تھا باقی اہلکار بھی اپنے افسر کے ساتھ ہوئے۔ وہ یوں جارہے تھے جیسے کوئی بڑا آپریشن کرنے کا ارادہ ہو، آگے آگے پولیس آفیسر جبکہ اس کے پیچھے اس کے باجماعت ماتحت اہلکار تھے۔ وہ آدمی جس کی پولیس اہلکار سے تھوڑی دیر پہلے خاصی تکرار ہوئی تھی وہ ابھی تک کروڑوں روپے مالیت کی گاڑی کو بڑی احتیاط سے دھورہا تھا جب ایک اعلیٰ پولیس آفیسر کی قیادت میں پولیس اہلکاروں کی جماعت گیٹ کے پاس پہنچی تو گاڑی صاف کرنے والا ان کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے کام میں مصروف رہا۔
اے..... اچھا آؤ۔ پولیس انسپکٹر نے بڑے رعب اور رعونت سے گاڑی دھونے والے کو پکارا مگر وہ شخص منسلک اپنے کام میں مصروف رہا یوں لگ رہا تھا جیسے انسپکٹر کی آواز پر اس نے کان ہی نہیں دھرا۔
تم نے سنا نہیں میں نے تمہیں آواز دی ہے انسپکٹر نے کہا۔
میں جب اپنے صاحب کا کام کر رہا ہوں میں کسی کی نہیں سنتا اس شخص نے بلا خوف جواب دیا۔
تیرے صاحب کی ایسی کیسی آدمی کا جواب سن کر پولیس انسپکٹر سیدھا گھر کے اندر داخل ہوا اور ہاتھ میں پکڑی سنگ سے اس کی اچھی خاصی مرمت کر دی۔
پولیس انسپکٹر کی مار پیٹ سے جب وہ شخص چپچھنے چلانے لگا تو ایک دم ساتھ والے کمرے کا بڑا دروازہ کھلا ایک سفید بالوں سرخ سپید بارعب چہرے والا دھیر عمر شخص پبلک سوٹ میں برآمد ہوا اور آتے ہی انسپکٹر کے منہ پر ایسا طمانچہ رسید کیا کہ انسپکٹر کے چودہ بچ روشن ہو گئے جس کے ساتھ ہی وہ پولیس انسپکٹر سے مخاطب ہوا بلا اجازت شریفوں کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت تمہیں کس نے دی۔ ابھی ایک منٹ میں یہاں سے دھب ہو جاؤ ورنہ تمہارے ساتھ ساتھ تمہارے آئی جی کی بھی پٹی اترا دوں گا۔
اس شخص کی شخصیت اور آواز میں اتنا رعب اور دبدبہ تھا کہ پولیس انسپکٹر جو خود کو بڑا ہلا کو خان سمجھ رہا تھا اس کے چہرے پر خوب کی پرچھائیں صاف دکھائی دینے لگیں حتیٰ کہ اس کے ساتھ کھڑے پولیس اہلکاروں کی گردنیں بھی جھک گئیں۔ عین اس لمحے کمرے کا دروازہ دوبارہ کھلا اور ایک خوبصورت دلکش لڑکی دروازے کے درمیان کھڑی ہو کر سب تماشہ دیکھنے لگی جسے دیکھتے ہی ایک پولیس اہلکار اپنے افسر سے بے ساختہ بولا سر یہی وہ لڑکی سعدیہ ہے جسے طرم جمال شرافت بیگ کے گھر سے بھاگ کر لایا تھا۔
(باقی آئندہ)



اداکار محمد علی بھی آسودہ خاک ہیں۔ امراؤ جان کا کردار کرنے والی رانی بھی ہی سوری ہے۔ غمزدہ دلوں کا دل بہلانے والے معین اختر اور منظور ظریف کی قبریں بھی بتاتی ہیں کہ شاید یہاں بھی کوئی شاذ و نادر ہی فاتحہ کہنے آتا ہوگا۔

واہ رے زمانے وہ چہرے جن کو دیکھنے کیلئے اُن کے لاکھوں پرستار ترسا کرتے تھے آج مٹی کے گھر دندوں میں ابدی نیند سونے والے وہ چہرے اُن کی رو میں اپنے پیاروں کی فاتحہ کیلئے ترس رہی ہیں۔ اللہ

جواجر گیا وہ مزارِ ہوں کوئی فاتحہ ادھر آئے کیوں، کوئی چار پھول چڑھائے کیوں

حوالے سے دیکھیں تو قدرت اللہ شہاب، ضیف رائے، اشفاق احمد کے روشن چہرے آنکھوں کے سامنے آ جاتے ہیں۔ دلوں کو چھو جانے والی شاعری کا سوچیں تو پروین شاکر، حبیب جالب اور مظفر وارثی کی بے مثال شاعری بے چین کر دیتی ہے۔ آواز کا جادو جگانے والے جادوگروں کے بارے میں سوچیں تو ملکہ ترنم نور جہاں، مہدی حسن اور مسعود رانا کے مدھر گیت کانوں میں رس گھولنے لگتے ہیں۔ آج شہنشاہ جذبات

فاتحہ کہنے اور چار پھول چڑھانے ہی آ جاتے۔ عید کے روز تو قبرستانوں میں غیر معمولی رش ہوتا ہے اور لوگ اپنے پیاروں کی قبروں پر فاتحہ درود کیلئے آتے ہیں مگر ہمیں یقین ہے کہ جن اہم ہستیوں اور فنکاروں کا ذکر کر رہے ہیں اُن کی قبریں آج بھی اپنے پیاروں کی منتظر ہیں گے۔ اب کس کس کے نام لیں اور کس کس کا ذکر کر کے انگٹھا ہوں۔ کیسے کیسے ہیرے تھے جو آج خاک ہو چکے ہیں اگر علم و ادب کے

دانش

بہت پہلے کی بات ہے فلم انڈسٹری کے سینئر اداکار ایم اسماعیل جب زندہ تھے تو اُن کی زندگی میں ہی اُن کی موت کی خبر شائع ہو گئی تھی اور خبر پڑھ کر جب اُن کے کچھ دوست احباب اُن کے گھر تعزیت کی غرض سے گئے تھے تو گھر کا دروازہ خود ایم اسماعیل نے کھولا اور کہنے لگے یہ بڑا اچھا ہوا کہ مجھے اپنی زندگی میں پچھل گیا کہ جب میں مروں گا تو میری موت پر کتنے لوگ تعزیت کیلئے آئیں گے۔ میں آج سوچتا ہوں کہ ایم اسماعیل نے کتنی درست بات کی تھی آج نہ صرف دنیا سے فن کے بلکہ دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والی کتنی عظیم ہستیاں آسودہ خاک ہیں وہ جو کبھی شہرت کے آسمان پر ستارے بن کر چمکا کرتے تھے اور لوگ اُن کی ایک جھلک دیکھنے کو ترسا کرتے تھے آج اُن کی رو میں ترس رہی ہیں کہ اُن کا کوئی پیارا اُن کو قبر پر

توفیق دے تو روز نہ سہی مگر کبھی کبھی ایسی عظیم ہستیوں کی قبروں پر چار پھول ضرور چڑھا آیا کریں کہ ایک دن ہمیں بھی انہی کے دیس میں جانا ہے۔

☆☆☆





آباد میں تھیٹر شروع کیا اور کافی ڈراموں میں اداکاری کی۔ "نور" "چودہ اگست" اور "آئینہ میرا" سے بہت زیادہ پہچان لی۔ والدین نے بھی میرے شو بزز میں آنے کے فیصلے کو نہ صرف سپورٹ کیا بلکہ رہنمائی کی جس سے مزید آگے بڑھنے کا حوصلہ پیدا ہوا۔ تھیٹر کے بعد فلم "سیاہ" میں اداکاری کا تجربہ بھی اچھا رہا اور اب مزید کامیں کر رہی ہوں۔

انہوں نے بتایا کہ میں نے ٹی وی پر اداکاری کا آغاز ڈرامہ "سیریل" میرے ہدم میرے دوست سے کیا تھا جس کے بعد "موسم" میں اداکاری کی۔ پھر دوسری بیوی، درودل اور دیگر ڈراموں میں بھی کام کیا۔ پہلی بار کبیرے کا سامنا کرنے کے حوالے سے حریم فاروق کا کہنا ہے کہ کبیرے کے سامنے پہلی بار انسان ضرور زبرد ہوتا ہے لیکن کچھ بات ہے مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں ہوئی کیونکہ میرا آغاز تھیٹر سے تھا اور اس نے مجھے بہت خود اعتمادی دی تھی۔ سینئر نے بھی میری بہت رہنمائی کی جس سے مجھے کہنے کا موقع ملا۔ میں اپنے کسی بھی پراجیکٹ کو خاص نہیں سمجھتی بلکہ اپنے ہر پراجیکٹ پر دل سے محنت کرتی ہوں اور اجر اللہ نے دینا ہوتا ہے اور وہ دیتا بھی ہے۔ شو بزز میں اگر آپ تھکتی ہیں تو کوئی آپ کا راستہ نہیں روک سکتا اس لئے یہ تاثر غلط ہے کہ سنے لوگوں کو ہمارے پاس شو بزز میں آگے آنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ اپنی عادات کے حوالے سے حریم فاروق کہتی ہیں کہ عادات تو نہیں لیکن مجھے اپنی تربیت اچھی لگتی ہے جو والدین نے مجھے دی جہاں تک بری عادت کا تعلق ہے تو وہ کوئی نہیں ہے، ہاں میں بہت زیادہ کام کی وجہ سے بعض اوقات دوستوں کی فون کا لڑکا جواب دینا بھول جاتی ہوں جس پر مجھے شرمندگی بھی ہوتی ہے۔ جہاں تک فرصت کا تعلق ہے تو شو بزز میں آنے کے بعد یہ لحاظ دینے تو کم ہی ملتے ہیں لیکن اگر کسی دن فرصت ہو تو سب سے پہلے اپنی نیند پوری کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مطالعہ کا شوق ہے اور کتابیں پڑھتی ہوں۔ موسیقی سننے میں یا پھر گھر والوں اور دوستوں کو وقت دیتی ہوں۔ پسندیدہ ڈرامہ "سیاہ" کے حوالے سے ان کا کہنا ہے کہ انسان کو ایسا لباس پہنانا چاہئے جس میں وہ خود کو آرام دہ محسوس کرے۔ لباس پہننے سے بونے اور گرد کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ وہ ہماری مشنری اقدار سے مطابقت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ جہاں تک کپڑوں کے رنگوں کا تعلق ہے میں مجھے کھلتے ہوئے رنگ زیادہ اچھے لگتے ہیں۔ ویسے تو آج کل ہر رنگ ہی پہنا جا رہا ہے۔ مجھے ڈیزائنز تو کیا نہیں ہے۔ میرے خیال میں لباس لکھا ہونا چاہئے چاہے وہ کسی بھی ڈیزائن کا ہو۔ میں ناگواری کا اظہار خاموشی سے کرتی رہتی ہوں لیکن کبھی بھی منہ پر بول بھی پڑتی ہوں۔

☆☆☆

جس جن کے بارے میں حریم کا کہنا ہے کہ فلم کی شوٹنگ کے دوران میں نے مہرین جبار سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ مجھے جب مہرین جبار کی فلم کی پیش کش ہوئی تو میں نے فوراً ہاں کر دی کیونکہ یہ ہماری روایتی فلموں سے بالکل مختلف ہے جن میں لڑکیاں لڑکی ملتے ہیں اور ساری فلم پھر انہی کے گرد گھومتی ہے۔ حریم فاروق کا کہنا ہے کہ میں اداکاری میں تجربہ بات کرتی رہتی ہوں۔ یہی وجہ ہے میں نے ہر طرح کے کردار کئے جن میں بوڑھی عورت کا کردار بھی شامل ہے۔ ہمارے ہاں خوبصورت لڑکی کو ڈراموں میں روتے دھوتے دکھایا جاتا ہے اور وہ لڑکی ہیر وین بن جاتی ہے۔ میں نے بہت سے پروڈیوسرز اور ایکٹرز کو روئے دھونے والے کردار کرنے سے منع کر دیا ہے کیونکہ جو خواتین میرے ارد گرد ہیں وہ اس طرح سے روئے دھونے والی نہیں ہیں بلکہ وہ بہت مضبوط ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ میں اسلام آباد میں پیدا ہوئی۔ تارخ پیدائش 26 مئی ہے اور اس حساب سے میرا شمار (جوزا) بنتا ہے اور ان میں اپنے شاہکی اکثر خصوصیات پائی بھی جاتی ہیں لیکن میں ستاروں اور زچوں پر یقین نہیں کرتی۔ وہ کہتی ہیں کہ میرا صرف اللہ پر بھروسہ ہے۔ ایک سوال کے جواب میں حریم فاروق نے بتایا کہ میں نے سوشل لوجی اور جرنلزم میں بیچلر کیا تھا۔ اداکاری کا شوق انکی کچھ کھیتھیہ پر لے آیا اور نہ میں کسی سے متاثر ہو کر اس شعبے میں نہیں آئی اور نہ اس شعبے میں میرا کوئی رول ماڈل ہے، بس شوق ہی میرا استاد ہے۔ 2009ء میں اسلام

تعلیم یافتہ لوگوں سے میل جول اچھا لگتا ہے

صحافی منتے منتے اداکارہ بن گئی ماڈل و اداکارہ حریم فاروق کی دلچسپ باتیں



ایمان حسین

حریم فاروق تھیٹر، ٹی وی اور فلم کی معروف اداکارہ ہیں جو تینوں شعبوں میں اپنی صلاحیتوں کو منوا چکی ہیں۔ انہوں نے فنی سکران آغاز 2012ء میں انور مقصود کے لکھے ہوئے تھیٹر ڈرامے "پونے 14 اگست" میں فاطمہ جناح کے کردار سے کیا تھا جس کے بعد انہی کے لکھے ہوئے ایک اور ڈرامے "آئینہ میرا" میں کرن کا کردار کیا۔ اگلے برس بار فلم "سیاہ" میں نانا شا کا مرکزی کردار کر کے سلور سکرین پر کیریئر شروع کر دیا جس پر وہ کس ساٹھ اوارڈز میں بہترین اداکارہ کیلئے نامزد ہوئیں۔ بطور پروڈیوسر فلم "جانان" بنانے کیساتھ ساتھ ڈائریکٹر مہرین جبار کی دوسری فلم "دوبارہ پھر سے" میں بھی اداکاری کر رہی ہیں۔ حریم فاروق 2015ء میں ڈرامہ سیریل "موسم" پر بیسٹ ٹی وی سلیکشن کا ایوارڈ اپنے نام کر چکی ہیں۔ حریم فاروق نے گزشتہ دووں "خبریں" کیلئے انٹرویو یا جو قارئین کی نذر ہے۔

گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے حریم فاروق نے بتایا کہ میں اور میری ٹیم "جانان" کی کامیابی سے بہت خوش ہیں جس سے ہماری بہت حوصلہ افزائی ہوئی اور اب میں بہت جلد نئی فلم "پرچی" شروع کر رہی ہوں جس کے سکرپٹ پر کام جاری ہے اور جلد ہی فلم کی شوٹنگ شروع ہو جائے گی۔ مجھے اور میری ٹیم کو "جانان" کی کامیابی کا یقین تھا لیکن اس بات کا افسوس ہے کہ ریلیز سے پہلے اس فلم پر بہت سے لوگ تنقید کر رہے تھے بلکہ یوں کہا جا رہا تھا کہ یہ فلم شاید تیسرے نمبر پر آئے لیکن

پھر سب نے دیکھا کہ اس نے کتنا زیادہ بزنس کیا۔ انہوں نے کہا کہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ "جانان" نے بیرون ملک بھی بلی وڈ کی فلموں کے مقابلے میں شاندار بزنس کیا جس کی وجہ سے اب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستانی فلموں کو بین الاقوامی سطح پر بھی سراہا جا رہا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ میری ہمیشہ سے خواہش تھی کہ تھیٹر سے کیریئر شروع کروں کیونکہ تھیٹر ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے، پھر فلم میں کام کے بارے میں سوچا تو ساتھ ہی فلم بنانے کا بھی خیال آ گیا کیونکہ اچھی فلموں کی ہماری فلم انڈسٹری کو ضرورت ہے۔ بطور پروڈیوسر "جانان" بنانے کا خیال مجھے بطور اداکارہ فلم "سیاہ" کی کس بندی کے دوران آیا تھا تاکہ ہماری فلم انڈسٹری آگے بڑھے اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس کا حصہ بنیں۔ "جانان" کے بعد اب نئی فلم "پرچی" بھی بنا رہی ہوں۔ اس کامیڈی فلم کی وہ نہ صرف پروڈیوسر ہیں بلکہ اداکاری کرتی بھی دکھائی دیں گی۔ "پرچی" کے ذریعے کچھ نئے لوگ بھی سامنے آئیں گے۔ رواں سال میں ان کی فلم "دوبارہ پھر سے" ریلیز ہوگی جس کی ڈائریکٹر مہرین جبار





جاوید رازی

اس کہانی کا پس منظر کچھ اس طرح سے ہے کہ معاشرتی اونچ نیچ اور رشتوں کا تصادم اور بے راہ روی ہمیں غلامت کی دلدل میں غرق کرتی جا رہی ہے۔ شفی القلم ممانی اور بھانجے کی کہانی۔ ممانی جیل اور بھانجیا ہسپتال میں پڑا ہے۔

کہانی کچھ یوں شروع ہوتی ہے۔ میں جب تھانہ پہنچا تو لیڈی کانسٹیبل نے تھوہل میں گرفتار ہونے والی سفاک ملزمہ سے ملاقات کے لیے منع کر دیا کہ اس کیس کی تفتیش اے ایس آئی رانا ظہیر کر رہے ہیں۔ جب تک وہ گشت سے واپس نہیں آتے آپ یا سمن سے کوئی سوال وجواب نہیں کر سکتے۔

میں اس بی بی کی بات سن کر محرر رضوان کے کمرے میں آیا اور انہیں بتایا کہ میری بات رانا ظہیر صاحب سے ہو گئی تھی۔ انہوں نے ملزمہ سے ملاقات کی اجازت دے رکھی ہے۔ پہلے تو وہ سوچ میں پڑ گیا پھر اس نے پرویز بھٹی صاحب کا نمبر ڈائل کیا جو انچارج تھے تھانہ ڈونگہ بونگہ کے، میری بات ان سے کروائی۔ میں نے انہیں اپنا تعارف کروایا اور آنے کا مقصد بیان کیا جس پر فون رضوان کو واپس دینے کا جواب ملا۔ چند بل بات ہوئی پھر رضوان صاحب نے اٹھ کر مجھے ساتھ لیا اور حوالات کے پاس آ کر فی میل کانسٹیبل سے کہا کہ تم ایک طرف ہٹ جاؤ۔ ان صاحب کو بات کرنے دو ملزمہ سے۔

”جی بہتر۔“ کہتے وہ کرسی چھوڑ کر تھوڑا دور ہٹ کر

میں چاہتا ہوں کہ تم اس کارروائی کو مجھ سے شیئر کرو، ہو سکتا ہے کہ تمہاری سچ بیانی پڑھ کر اعلیٰ آفیسر تمہارے ساتھ ہمدردی کریں اور تمہیں مقدمہ میں کوئی رعایت مل جائے

جائیں۔

میں نے یا سمن کو مخاطب کیا۔ ”ہاں تو یا سمن تم نے یہ سب کیوں کیا؟“

وہ خاموش رہی۔ میرے دوبارہ سوال کرنے پر بولی۔

”آپ کون ہو؟ اور مجھ سے سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہو؟“

”یا سمن میرا تعلق اخبار سے ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم

اس کارروائی کو مجھ سے شیئر کرو، ہو سکتا ہے کہ تمہاری سچ بیانی

پڑھ کر اعلیٰ آفیسر تمہارے ساتھ ہمدردی کریں اور تمہیں مقدمہ

میں کوئی رعایت مل جائے۔

یا سمن پہلے میری طرف بے یقینی سے دیکھتی رہی پھر بڑی



تصادم رشتوں کا

راستہ بھٹک جانے والی عورت کی کہانی جواب سلاخوں کے پیچھے ہے

جاؤں گا اور میرا حق بھی ہے۔ رہا تمہارا معاملہ تو میں تمہیں بھی اپنے آپ سے الگ نہیں رکھ سکتا۔ امتیاز نے دو ٹوک میرے سامنے دل کی بات کہہ ڈالی۔ اس کے لہجہ میں خوفناک ارادہ

آہستگی سے بولی۔

منظور نے مجھے طلاق دے دی صرف اس بد بخت کی وجہ سے۔ منظور گھر سے کام کیلئے نکلتا تو اس کی غیر موجودگی میں امتیاز میرے گھر پہنچ جاتا اور طرح طرح کے خیلے بہانے بنا کر مجھ پر ڈورے ڈالتا۔ کبھی کہتا کہ میں تمہارے پیار میں پاگل ہو گیا ہوں۔ اگر تم مجھے نہ ملی تو میں خودکشی کر لوں گا۔ ٹخنوں میرے سامنے گڑا کرتا اور سر میرے پیروں پر رکھ کر آنسو بہانے لگتا۔ میری بڑی بیٹی اس صورتحال سے گھبرا کر مجھے ڈانٹی کہ میرے ابا کو بتاؤ اس کی کڑوت مگر میں اسے سمجھا بھجا کر چپ کر دیتی کیونکہ میں خود اس کی بے بسی کا شکار ہو چکی تھی۔ ایک دن میں گھر پر اکیلی تھی بچے پڑوس میں تھے کہ امتیاز اچانک اندر آ گیا۔ میں کام پینا کر لیٹی ہوئی تھی کہ اچانک امتیاز آ گیا اور ہم دونوں پر شیطان آ گیا۔ میں امتیاز میں اس قدر غم ہو گئی کہ اپنے شوہر سے طلاق لے لی۔

پہلے جو تھوڑا بہت ڈر ہوتا تھا اب وہ بھی ختم ہو گیا۔ امتیاز کھلے عام گھر میں آنے جانے لگا تھا۔

ایک دن اس نے مجھ سے کہا کہ تم میری شادی اپنی بڑی بیٹی سے کرادو۔ سارا جھگڑا ختم ہو جائے گا مگر میں نے اس کی بات رد کرتے ہوئے کہا کہ بے شک میری بیٹی رشتہ میں تمہاری کزن ہے اور رشتہ بھی ہو سکتا ہے مگر ہر کسی کو پتہ ہے تمہارے تعلق کا اس لیے لوگ کیا سمجھیں گے۔

تم چھوڑ دیا سمن لوگوں کو، ہم نے اپنی مرضی کرنی ہے اگر تم راستے میں روڑے اٹکاؤ گی تو میں اسے زبردستی اٹھا کر لے

آئندہ ادھر کا رخ نہ کرنا۔ وہ غصے میں اٹھا اور میرے بال اپنے ہاتھوں میں لیتے دو تھپڑ میرے منہ پر جڑ دینے اور منہ سے نتانج کی دھمکیاں دیتے باہر نکل گیا۔

میرے ساتھ بیٹی کچھ ہونا چاہتے تھا۔ اس کے چکر میں آ کر اپنا گھر توڑ لیا اور اب اس کی بے غیرتی میرے سر پر چڑھ کر بول رہی تھی۔ سوچ رہی تھی کہ اس سے چھٹکارہ کیسے پاؤں۔ کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ گوکہ میں نارمل تھی مگر میرے اندر امتیاز کیلئے نفرت کا سمندر موجزن تھا۔ امتیاز نے کئی دن تک مجھ سے کوئی رابطہ نہ کیا میرا خیال تھا وہ اپنے کیے پر شرمندہ ہوگا مگر اس کی طرف سے مسلسل خاموشی نے مجھے تھوڑا سا پریشان بھی کر دیا تھا۔ کچی بات تھی کہ میں خود بھی اندر سے اس کی واپسی کیلئے بہانے تلاش کر رہی تھی۔ آخر کار اس کی طرف سے فون آیا اور وہ بڑے دھیمے انداز میں معذرت خواہانہ لہجہ اختیار کرتے بولا۔ یا سمن واقعی مجھ سے غلطی ہوئی آئندہ ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا۔ اس کی بات پر یقین کرتے میں نے اسے گھر آنے کی اجازت دے دی اور زندگی پھر اسی ڈگر پر رواں ہو گئی۔

کچھ دن تو وہ شرافت کا مظاہر کرتا رہا پھر اس نے وہی حرکتیں شروع کر دیں۔ میں نے صورت حال کے پیش نظر اسے کہا کہ ہم ایسے کرتے ہیں کہ شادی کر لیں۔ اس نے فوراً میری بات کا نکتہ کہا کہ میرا مطالبہ اپنی جگہ قائم ہے۔ شادی میں تم سے نہیں تمہاری بیٹی سے کروں گا اور ساتھ میں میرا تیرا رشتہ ایسے ہی چلتا رہے گا۔ جب بھی میں امتیاز سے نکاح کی بات کرتی تو وہ اپنی ہی بات دہراتا۔ میرے اندر اس کیلئے نفرت کی جنگ شروع ہو چکی تھی بس اب یہ سوچنا تھا کہ اسے کیسے کنٹرول کروں۔

پھر جو بات میرے ذہن میں آئی وہ فیصلہ کن تھی۔ عورت کمزور ضرور ہوتی ہے مگر جب وہ دل میں کوئی بات ٹھان لے تو اسے دنیا کی کوئی قوت اپنے فیصلے سے منحرف نہیں کر سکتی۔ کئی



دن تک میں پلاننگ کرتی رہی اور آخر کار میں نے جو فیصلہ کر لیا تھا اسے ہر پہلو سے دیکھا۔ ہر بار میرے دل میں ایک ہی آواز اٹھی کہ امتیاز کی وجہ سے میرا گھر برباد ہو گیا۔ باپ کی زندگی میں میرے بچے یتیم ہو گئے اور میں اس بے غیرت کے

(بقیہ گزشتہ کہانی: قرض بہن کا)

اس دوران میاں صاحب کی بار قارم کا راؤنڈ لگانے اٹھ جاتے یا دوسرے ملازمین کے کام کا جائزہ لینے چلے جاتے تھے۔ میرے لیے رہنما نکال کر لے جاتا آسان تھا۔ آخر کار میں نے فیصلہ کرتے ڈیوٹی پر آتے سب سے پہلے رہنما کا جائزہ لیا جو میاں صاحب کی سیف کے کونے میں دیوار کے ساتھ لے بے رخ کھڑی تھی۔ میں سلام کر کے کمپیوٹر پر بیٹھ کر بظاہر کام کرنے لگا تھا مگر توجہ میری رہنما پر تھی کہ کب میاں صاحب کسی کام کیلئے اٹھیں اور میں رہنما اٹھا کر قارم سے نکل جاؤں۔

ایک ایک بل بھاری پڑ رہا تھا۔ آخر کار میاں صاحب انڈوں کی سپلائی کا کام دیکھنے اٹھے اور میں الٹ ہو گیا۔ جب مجھے یقین ہو گیا کہ وہ گودام کے اندر چلے گئے ہیں تو میں نے کمپیوٹر والی سیٹ چھوڑتے رہنما اٹھا کر میگزین چیک کی جو ایل جی کارٹوس سے مل تھی۔ میاں صاحب کی کرسی کی پشت پر پڑا تو لیا اٹھا کر رہنما اس میں لیٹی اور پچھلے قدم اٹھاتا موٹر سائیکل کے قریب آتے اسے اشارت کیا اور رہنما ٹھکی پر

ایک دن اس نے مجھ سے کہا کہ تم میری شادی اپنی بڑی بیٹی سے کرادو۔ سارا جھگڑا ختم ہو جائے

اندر سے کنڈی چڑھالی۔ جب میں واپس آئی تو امتیاز برآمدے میں لیٹا ہوا تھا۔ اسے گھر میں دیکھ کر میں گھبرا گئی۔ فوراً اپنی بیٹی کو آواز دی جس نے اندر سے کنڈی کھولی اور روٹی ہوئی مجھ سے لپٹ گئی۔ اس کی حالت دیکھ کر میں سب کچھ سمجھ گئی اور امتیاز سے کہا کہ تم ابھی نکل جاؤ میرے گھر سے اور



رحم و کرم پر ہو گئی۔ گھر میں سبزی بنانے والی مٹھری کو میں نے پتھر پر گڑا کر تانہیز کر لیا تھا کہ وہ کاغذ بھی آسانی سے کاٹ دیتی تھی۔

پھر فیصلہ کن اقدام کے تحت میں نے امتیاز کو فون کیا جو اپنے گھر موٹو تنائی والا میں موجود تھا۔ اسے کھراج پورہ بلوایا اور پہلے سے انتظام کے مطابق میڈیکل سٹور سے حاصل کی ہوئیں نشہ کی گولیاں شربت میں پہلے سے ملا کر رکھ چھوڑی

وہ غصے میں اٹھا اور میرے بال اپنے ہاتھوں میں لیتے دو تھپڑ میرے منہ پر جڑ دینے اور منہ سے نتانج کی دھمکیاں دیتے باہر نکل گیا

تھیں۔ جب وہ گھر آیا تو میں بڑے تپاک سے ٹلی اور اسے ادھر ادھر کی باتوں میں لگاتے شربت والا بجک اٹھالائی دو گلاس بھرے ایک اسے اور دوسرا اپنے آگے رکھتے باتیں کرنے لگی میرے اندر خوف کی لہر بھی سراٹھا رہی تھی۔ اس نے گلاس سے دو گھونٹ شربت کے بھر اور مجھے اپنے بازوؤں میں لینے کی کوشش کی۔ میں نے چھٹ سے اپنا گلاس اٹھا کر ہونٹوں کے ساتھ لگایا میرا انداز ایسا تھا جسے میں شربت پی رہی ہوں مگر میں نے گھونٹ بھرا ضرور تھا جو دوبارہ گلاس میں اگلے اسے شربت ختم کرنے کا کہتے۔ جگ وغیرہ سیٹ کر اٹھتے کہا کہ یہ رکھ آؤں۔ اپنا گلاس پھر میں نے دکھا دے کیلئے منہ کھلایا۔ گلاس اگر شیشے کے ہوتے تو شانندہ میرا بھرا گلاس دیکھ لیتا مگر میں گھونٹ بھرتی فوراً دوبارہ منہ سے گلاس میں اگل دیتی۔

اپنا شربت میں نے سینک میں گراتے بتایا شربت بھی گرا دیا۔ بچوں کو میں نے پہلے ہی پڑوس میں بھیج دیا تھا۔ میں اب اس کے پاس آ گئی تھی وہ سارے معاملے سے بے خبر میرے پہلو میں بیٹھا تھا مگر اسے یہ نہیں پتا تھا کہ اس کے پہلو میں موت بیٹھی ہوئی ہے اور پھر میں نے اس پر ایسا وار کیا اور ایسی کامیابی سے کیا کہ وہ دوبارہ کسی کی عزت پر حملہ کرنے کے قابل ہی نہ رہا۔

میں نے دل پر قابو پاتے مٹھری والا ہاتھ بڑھایا تو کمرے میں اس کی دلخراش چیخ گونج کر رہ گئی۔

پولیس نے میرے گھر سے اُسے اٹھاتے ہسپتال میں پہنچا یا۔ بعد ازاں پولیس نے میرے خلاف دفعہ 324 ت 34 کے تحت 13-06-2017 کو مقدمہ درج کرتے مجھے گرفتار کر لیا۔“ بتا کر یا سمن خاموش ہو گئی۔

☆☆☆

جمائے فارم کے گیٹ سے باہر نکل گیا۔ میرا ٹریک سینک کے گھر کی جانب تھا۔ گھر سے کچھ فاصلے پر میں نے موٹر سائیکل روکتے اُسے بند کیا اور تویہ جس میں رہنما بھی بغل میں لیا اور پیدل بڑے بڑے ڈگ بھرتا مکان کے دروازے پر پہنچ گیا۔ مجھے پتہ تھا کہ دستک دینے پر سینک ہی اندر سے دروازہ کھولے گی۔ اچھی طرح اپنے حواس پر قابو کرتے میں نے دستک تھی۔

چند بل انتظار کے بعد اندر سے سینک نے دروازہ کھولا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی میں نے اُسے دھکا دے کر اندر پھینک دیا۔ وہ اس اچانک حملہ کیلئے تیار نہیں تھی۔ مجھ پر نظر پڑتے وہ سنبھلتی ہی حالت میں آ گئی۔ میں نے تویہ ہٹا کر رہنما نکالی اور سنبھلتی سنبھلتی گھر گر کر گر دیا۔ یکے بعد دیگرے گولیوں کی بوچھاڑ نے اس کے پرچے اڑا دیے اور وہ تپ تپ کر ٹھنڈی ہو گئی۔ اس کوئل کرنے کے بعد جیسے میرے پورے وجود پر گہر برس پڑی ہو۔“ بتاتے ہوئے اس کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

☆☆☆



معظم خان

اورز میں سلورن ریٹ ہی ہماری شکست کی وجہ بنتا۔ اگر ہماری اوپننگ اچھا آغاز نہ دے پاتی تو شعیب ملک، محمد حفیظ، عماد وسیم اور سرفراز احمد پر پوری طرح بھروسہ نہیں کیا جاسکتا تھا۔ میرے خیال میں سرفراز احمد کا عماد وسیم کو خود سے پہلے بھیجنے کا فیصلہ ٹھیک نہیں تھا، کیونکہ ٹیم کے کپتان خود ایک ٹیسٹ میں بھی ہیں، پھر بھی ایک آل راؤنڈر کو اتنے بڑے بیچ میں فوجیت دینا ایک بہت بڑی غلطی بھی ثابت ہو سکتی تھی۔

عماد وسیم کی آخری اوورز میں غیر ذمہ دارانہ بیٹنگ اور غلط شاس نے اس چیز کو ثابت بھی کیا۔ دوسری جانب ہندوستان کے آل راؤنڈر ہارڈک پانڈیا کو دیکھا جائے تو انہوں نے اتنے پریشور میں بھی بہت ہی گیندوں پر فنیٹ اسکوری اور محض

بلاشبہ پاکستان کرکٹ ٹیم کی فتح بہت بڑی فتح ہے مگر اس شاندار کامیابی کے سائے میں اپنی تمام خامیوں اور کمزوریوں پر بھی نظر رکھنا ہوگی

دو اوورز میں رن ریٹ کافی بہتر بنا دیا۔ اسی طرح نوجوان کھلاڑی حسن علی اس ٹورنامنٹ میں گولڈن بال کے حقدار تو بنے مگر ابھی بھی ان کو اپنے آپ کو ٹاپ ٹین بالر کی صف میں لانے کے لیے خاصی محنت درکار ہوگی۔ بلاشبہ محمد عامر ایک اچھا بالر ہے مگر پچاس اوورز کے بیچ میں اس کے حصے میں محض دس اوورز آتے ہیں۔ جنید خان کی اس ٹورنامنٹ

اس سے بڑی خوشی کی بات اور بھلا کیا ہو سکتی ہے کہ پاکستان کرکٹ ٹیم نے اوول کے میدان میں اپنے اڑلی دھن کو ڈھیر کر دیا اور لنڈن کی فضاؤں میں پاکستانی پرچموں کی بہار آگئی جس طرح حکومت اور دوسرے اداروں کی طرف سے اس کامیابی پر شاہینوں کو کروڑوں کی نقدی اور پیش قیمت تحائف مل رہے ہیں اسی طرح ان کھلاڑیوں نے بھی قوم کو عید کے موقع پر فتح کی ٹرافی دے کر ان کی عید کی خوشیوں کو دو بالا کر دیا ہے۔ بھارتی ٹیم کی بہت مذمت ہو چکی ان کے کارٹون بن گئے مگر اب ذرا ہمیں آگے بھی دیکھنا ہے۔ ہاکی بانی چلا کی کرکٹ بانی جاس و والا فارمولا تو چل گیا لیکن اگر ہم اس فتح پر قناعت کر کے بیٹھ گئے تو آنے والے چیلنجوں کا سامنا مشکل ہو جائے گا۔

جو ٹیم کچھ دن پہلے تک آئی سی سی چیمپیئنز ٹرافی میں کوالیفائی کرنے کے لیے جدوجہد کر رہی تھی، آج کپ اٹھائے اپنے وطن واپس لوٹی ہے۔ اس شاندار جیت نے ایک بار پھر یہ بات ثابت کر دی ہے کہ پاکستان ایک ناقابل یقین ٹیم ہے جو کہیں

شاہینوں کی طرف سے قوم کو عید پر جیت کا تحفہ مبارک

فتوحات کا آگے سفر جاری رکھنے کیلئے ہمیں اپنی کمزوریوں پر بھی نظر رکھنا ہوگی

میں کارکردگی تو اچھی رہی ہے مگر ماضی میں فٹنس مسائل اور خراب کارکردگی کی وجہ سے وہ ایک طویل عرصہ ٹیم سے باہر بھی رہے ہیں۔ پاکستان کرکٹ ٹیم کی فتح بہت بڑی فتح ہے مگر اس فتح کے سائے میں ہمیں ان تمام خامیوں پر بھی نظر رکھنا ہوگی۔ اس

بھی کسی بھی وقت سب کو سر پرانز کر سکتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ جیت بہت سی خامیوں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔ بعض لوگوں کی رائے میں اس جیت کو محض پاکستان کی اچھی قسمت کہا جاسکتا ہے کیونکہ پہلے بیچ میں ہندوستان سے شکست کے بعد جنوبی افریقہ سے جیت میں بارش کا بہت بڑا ہاتھ تھا اور دوسری لڑاکے خلاف ہماری بالنگ میں بہتری تو نظر آئی مگر ہماری بیٹنگ لائن اپ ان کے عام سے بالنگ ایک کے سامنے بھی کافی مشکلات کا شکار نظر آئی۔ یہ قبل از وقت ہوگا کہ ابھی سے پاکستانی نوجوان کھلاڑیوں کو انگلینڈ یا ہندوستان کے کھلاڑیوں کے ہم پلہ سمجھا جائے۔ نوجوان اوپنر فخر زمان ایک اچھے اور پر اعتماد ٹیسٹ میں کی حیثیت سے ٹیم میں تو شامل ہوئے ہیں، مگر ہندوستان کے ٹاپ آرڈر ٹیسٹ میں تجربے اور تکنیک میں ابھی بھی ان سے کہیں اوپر ہیں۔ ہندوستان کو بڑے بیچ میں ہرانے کے بعد بھی ہندوستانی ٹیم کو کسی طور پر بھی ہلکا نہیں لیا جاسکتا، ان کے بلے باز کسی بھی بیچ کو اپنے حق میں کرنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس جیت کے بعد بھی اگر دیکھا جائے تو ہمارا مل آرڈر اس طرح سے مع نہیں ہے جس طرح ہونا چاہیے۔ آئے دن مل آرڈر میں تہدیلیاں اس بات کی واضح مثال ہے۔ خدا نخواستہ اس فائنل میں اگر ہندوستان کی بیٹنگ چل جاتی تو پہلی اننگ کے آخری



جیت کے بعد سب سے بڑا چیلنج اس تسلسل کو برقرار رکھنا ہے۔ اگر پاکستان کے موجودہ پلیئنگ الیون کو دیکھا جائے جس نے کئی بعد دیگرے اپنی ٹیم کو فتوحات دلوائی ہیں، تو یہ ایک ایسی ٹیم نظر آئے گی جس میں ہر شعبے میں بھرپور توجہ سے لوہا منوانے کی صلاحیت موجود ہے، مگر اسے بھرپور توجہ کی اشد ضرورت ہے اور ابھی بھی ایک لمبا سفر طے کرنا باقی ہے۔ اب یہ کہا جاسکتا ہے کہ کرکٹ بورڈ کی قومی ٹیم کے لیے گیارہ کھلاڑیوں کی تلاش ختم ہو گئی ہے۔ یہ سب کریڈٹ پی ایس ایل اور ملک میں ہونے والے ڈومیسٹک کرکٹ ٹورنامنٹس کو بھی جاتا ہے جہاں سے یہ نوجوان کھلاڑی ابھر کر آئے۔

ایسے تمام نوجوان کھلاڑیوں نے پرفارم کر کے دکھایا ہے جن کی کرکٹ کا آغاز ہی ابھی ہوا ہے، جو کم از کم دو یا تین ورلڈ کپ کھیل سکتے ہیں۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کی اب ذمہ داری بنتی ہے کہ ان نوجوان کھلاڑیوں پر پوری طرح سے بھروسہ کرے اور ان کی کھیل میں

مضبوط ایک سمجھا جا رہا ہے تو اس کو مزید مٹھ اور زیادہ عرصہ لے کر چلنے کے لیے فٹنس انتہائی اہم ہے۔ ٹیم کے کسی اہم کھلاڑی کو معمولی کر دہ کی بنیاد پر محض ایک بیچ کے لیے آرام دینا بظاہر بہت معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے جیسے ہم نے انگلینڈ

میں پاکستان کے کسی فائنل میں عامر کو دیکھا، مگر بعض اوقات ایسے اقدام پورے بیچ اور پورے ٹورنامنٹ میں کارکردگی کا رخ موڑ سکتے ہیں۔ اسی لیے ہمیں فٹنس کو اپنی ترجیح بنانی ہوگی اسی کے ذریعے فیلڈنگ کے میدان میں بھی اپنے آپ کو مضبوط بنایا جاسکتا ہے جس میں پاکستان ٹیم ہمیشہ سے کمزور نظر آئی ہے۔

دوسری انتہائی اہم بات یہ ہے کہ ان کھلاڑیوں کو اب متحدہ عرب امارات کی صحرائی پچوں سے جس قدر ممکن ہو سکے دور رکھا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنے میدانوں پر بین الاقوامی کرکٹ نہ ہونے کی وجہ سے ہوم سیریز ان ممالک میں کروانا مجبوری ہے، مگر ایسے اقدامات کرنا بھی مشکل نہیں جن کے ذریعے ان میدانوں کو آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ جیسے میدانوں اور پچوں کے معیار کے مطابق تیار کیا جاسکے۔ ڈومیسٹک کرکٹ کے

مہارت کو مزید نکھارنے کے ساتھ ساتھ ان کے کردار اور فٹنس پر خصوصی توجہ دی جائے۔ کاکول اکیڈمی میں آرمی سپروائزرز کی نگرانی میں فٹنس کے مسائل کو کافی حد تک کم کیا جاسکتا ہے جیسا آپ نے ماضی میں کیا۔ اگر پاکستان کا باؤلنگ ایک ایک

ساتھ ساتھ انٹرنیشنل لیگز اور کانٹی کرکٹ میں بھی کھلاڑیوں کو بھرپور سپورٹ کیا جائے تاکہ ان میں خود اعتمادی آئے اور بڑے کھلاڑیوں کے ساتھ کھیل کر سیکھنے کا موقع ملے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ اتنے نوجوان کھلاڑی ایک ہی وقت میں پاکستان ٹیم کا حصہ بنے ہیں اور مٹھ ثابت ہو رہے ہیں۔ کرکٹ بورڈ کے لیے ضروری ہے کہ ان کو کسی بھی قسم کی دھڑا بندی سے دور رکھا جائے۔ اگر ان تمام شعبوں پر ایک ایک کر کے مسلسل توجہ دی جائے، ٹیم کا فٹنس انٹرکٹر اپنے آپ کو ٹیم کے کپتان جتنا ذمہ دار سمجھے، ٹیم کے کوچ اور کرکٹ بورڈ کی نظر میں سب کھلاڑی برابر ہوں تو وہ دن دور نہیں کہ جب دنیا میں ناقابل یقین ٹیم کے نام سے پہچانے جانی والی ٹیم قابل بھروسہ بھی ثابت ہو اور دنیا کی نظر میں ایک مضبوط ٹیم بن کر ابھرے گی۔ ☆☆☆

☆ ☆ ☆



☆ ☆ ☆

اشوک مہادیاوان

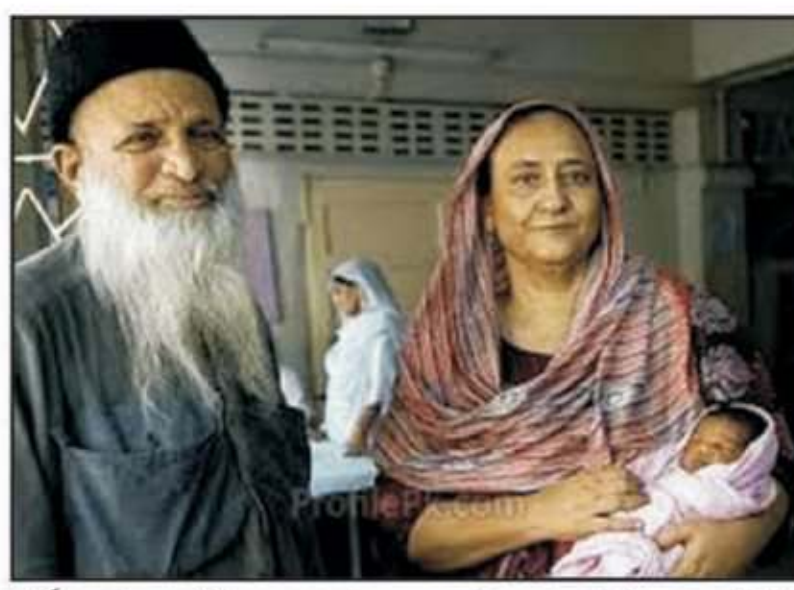
رات کے ساڑھے گیارہ بجے کا وقت ہے اور عبدالستار ایڈمی پرائے کراچی کے مرکزی نگران آباد علاقے میں اپنے پر شور دفتر میں بیٹھے ہیں۔ انہوں نے ایک لمبی جمائی لی۔ اس صبح وہ صوبائی وزیر اعلیٰ خٹڑ علی قاضی کے ملے تھے اور شہر میں نسلی تشدد سے ختم جانے والے امن کی بحالی پر بات چیت کی۔ وہ سہ پہر اور شام کا زیادہ تر وقت، دارالیتامی (یتیموں کا اقامت خانہ)، بے گھر خواتین کی پناہ گاہ اور دینی مریضوں اور نشتے بازوں کے ہسپتال میں گزارتے ہیں۔ اب گھر سے ہلکا سا ڈنکر کے ایڈمی دفتر امور نپنارہے ہیں۔

اسی دوران انہیں پتہ چلا کہ کراچی کے سول ہسپتال نے ایک مرد کی ناقابل شناخت لاش بھیجی ہے۔ ایڈمی ایک چھوٹے سے حجرے میں گئے اور لاش کو احیاء سے نکل دیا۔ ”اسلام تقاضا کرتا ہے کہ ہم ہر فرد کو دفن کرنے سے پہلے پہچانیں“ انہوں نے وضاحت کی۔ ”کوئی دوسرا اس غریب سانحہ کو نہلانے پر تیار

عبدالستار ایڈمی نے ضیاء الحق کو کورا جواب دیا

اپنے ڈالر پاس رکھو یہ لوگوں کا کام ہے وہی کریں گے

عبدالستار ایڈمی کی سماجی خدمات کے حوالے سے خصوصی تحریر



تنظیم، امدادی ایجنسی یا حکومت سے امداد نہیں لیتے۔ آٹھ سال پہلے ضیاء الحق نے انہیں 33200 ڈالر کا چیک بھیجا تھا۔ ایڈمی نے فخر کے ساتھ یہ کہہ کر واپس کر دیا تھا کہ ”یہ کام لوگوں کیلئے ہے۔“ ایڈمی نے کہا ”چنانچہ لوگوں کو ہی مدد کرنی چاہیے۔“

چھڑاتے ہوئے ایڈمی نے کہا ”یہ عمل خوفزدہ کر دیتا ہے۔ مجھے خطرہ ہے کہ میں خود کو کینسر (درد نیش) نہ سمجھنا شروع کر دوں“ لیکن یہ خطرہ کم ہی نظر آتا ہے کہ خاص طور پر ان کی بیوی کے ہوتے ہوئے 4 سالہ سرگرم بلیٹیس ایڈمی اور اس کے خاندان کے مابین مساوی، گہرا اور پیار بھری چھپر چھڑ سے بھر پور تعلق ہے۔ بلیٹیس ایڈمی مجھے بتا رہی تھی کہ ایک دفعہ ایڈمی کیسے میٹرک کے امتحان میں نکل ہو گئے تھے۔ ایڈمی نے یہ بات سن لی۔ ”اگر میں اب کوشش کروں؟“ وہ بولے ”تمہارے خیال میں پاس نہیں ہو سکتا۔“

اپ خریدی اور اسے ایک خام سی ایس بیوٹنس بنا دیا۔ آج وہ اکیلی ایس بیوٹنس 245 گاڑیوں کے بیڑے کی شکل اختیار کر چکی ہے اور پاکستان کی سب سے بڑی اور بہترین ایس بیوٹنس سروس بن چکی ہے۔ کراچی اور دوسرے شہروں اور شاہراہوں کے نزدیک ہنگامی حالات میں ایڈمی کی گاڑیاں سب سے پہلے موقع پر پہنچتی ہیں۔ ہماری ساتھ فیصد ایس بیوٹنس شاہراہ کے دونوں طرف سہولتیں مہیا کرتی ہیں۔ ”ایڈمی کے پرانے کارکن انوار کاظمی نے کہا ”حال ہی میں جب ہم نسلی فسادات کے شکار ہوئے والوں کی مدد کر رہے تھے تو ہم نے یہ محسوس کیا کہ ہم سب کے اوپر خدا ہے اور زمین پر ایڈمی کی ایس بیوٹنس۔“

ڈھائی سال قبل کراچی ایئر پورٹ پر جب ہائی جنیکروں نے پین ایم کے طیارے کو پکڑ رکھا تھا تو حکام نے ایڈمی سب مدد طلب کی۔ پورا دن ہائی جنیکروں اور حکومت کے درمیان مذاکرات ہوتے رہے ایڈمی اور اس کے آڈی 5 ایس بیوٹنس لے کر کھڑے رہے۔ بعد ازاں اسی شام جب ہائی جنیکروں نے مسافروں کو ہلاک کرنا شروع کر دیا اور پاکستانی کمانڈوز نے طیارے پر حملہ کر دیا تو ایس بیوٹنس گولیوں کو جھکا کر دے کر زمینوں اور لاشوں کو اٹھاتی رہیں، ایڈمی نے خود بھاری ایئر ہوشنس نیرجا کی لاش اٹھائی تھی۔

1950ء کے درمیانی سالوں میں ایڈمی کے پاس صرف ایک ایس بیوٹنس تھی، جب متعدد زکام پورے کراچی میں پھیل گیا کوس نے اور اس کے کارکنوں نے اس بحران کے دوران اتنا کام کیا کہ شکر گزار شہریوں نے انہیں 2400 ڈالر عطیہ دیا۔ ایڈمی نے یہ رقم ایک مفت پچھتر اور نرسنگ سکول بنانے پر استعمال کی۔ 1960ء کے درمیانی سالوں میں میٹرنی ہوم میں ایک ٹین ایئر نو جوان نرس بلیٹیس تھی، ایڈمی کی طرح اس کا تعلق بھی بانوہ سے تھا، اس سے پندرہ برس بڑا ہونے کے باوجود ایڈمی نے اسے پر پوز کیا۔

”یہ ایک حساس مسئلہ ہے، بلیٹیس نے ہنستے ہوئے کہا۔ ”مجھ سے پہلے وہ چھ نرسوں کو شادی کے بارے میں پوچھ چکا تھا۔ لیکن سب نے انکار کر دیا اس جیسے دیوانے آدمی سے شادی کرنا کون پسند کرے گا، جو ہمیشہ گھر



پاکستانی ہر سال تقریباً 2 ملین نقد جبکہ 406 ملین مختلف اشیاء کی صورت میں عطیات دیتے ہیں۔ ”میں جانتا ہوں کہ جو کچھ میں دو لگاؤ دھک دھک استعمال ہوگا۔“ ایک نو جوان سرمایہ دار نے مجھے بتایا۔ جب وہ 3300 ڈالر کا چیک لکھ رہا تھا ایک سو ڈالر کا نوٹ پیش کرتے ہوئے اسی سالہ اسماعیل نجی نے سادگی سے کہا ”میں ایڈمی پر اپنی زندگی کا بھروسہ کر سکتا ہوں۔“

عبدالستار ایڈمی جنہوں نے اپنی بیوی بلیٹیس ایڈمی کے ساتھ عوامی خدمت کے سلسلے میں 1986ء کا رام میکسی ایوارڈ حاصل کیا تھا۔ درحقیقت وہ پاکستان کا سب سے قابل عزت ہے۔ کراچی ڈسٹرکٹ انتظامیہ کے ڈائریکٹر جنرل زبیر اعظمی نے کہا ”جو کچھ وہ کر رہا ہے وہ کسی مجاز سے کم نہیں“ حتیٰ کہ کراچی کے جرائم پیشہ افراد کا بھی ان کے بارے میں یہی خیال ہے، حال ہی میں پتہ چلا کہ شہر کے مضافات میں پولیس اور ڈاکوؤں کے ایک گروہ میں مسلح مقابلہ ہو رہا تھا۔ ایڈمی ایک ایس بیوٹنس میں موقع پر گیا، جب وہ وہاں پہنچا تو ڈاکوؤں نے فائرنگ روک دی اور ایڈمی ایک مردہ سب انسپکٹر کی لاش کو گاڑی میں ڈال کر لانے میں کامیاب ہوئے، پھر ڈاکوؤں نے بے تابی کے ساتھ ایڈمی کے ہٹے کا انتظار کیا اور جونہی وہ وہاں سے نکلے ڈاکوؤں نے دوبارہ پولیس پر فائرنگ شروع کر دی۔

عبدالستار ایڈمی، ایک مضبوط، میانہ رو، پچاس سالہ بارش اور مسکراہٹ والے آدمی کا نام ہے۔ وہ اپنی مستقل تعریف و توصیف سے نالاں ہیں۔ ایک سہ پہر جب وہ ایک فلاحی مرکز سے نکل رہے تھے، ایک بوڑھا آدمی انکی طرف جھپٹا اور ایڈمی کے ہاتھوں کو چومنا انہیں اپنی آنکھوں سے لگایا اور انہیں اپنے سر پر رکھا، اپنا ہاتھ

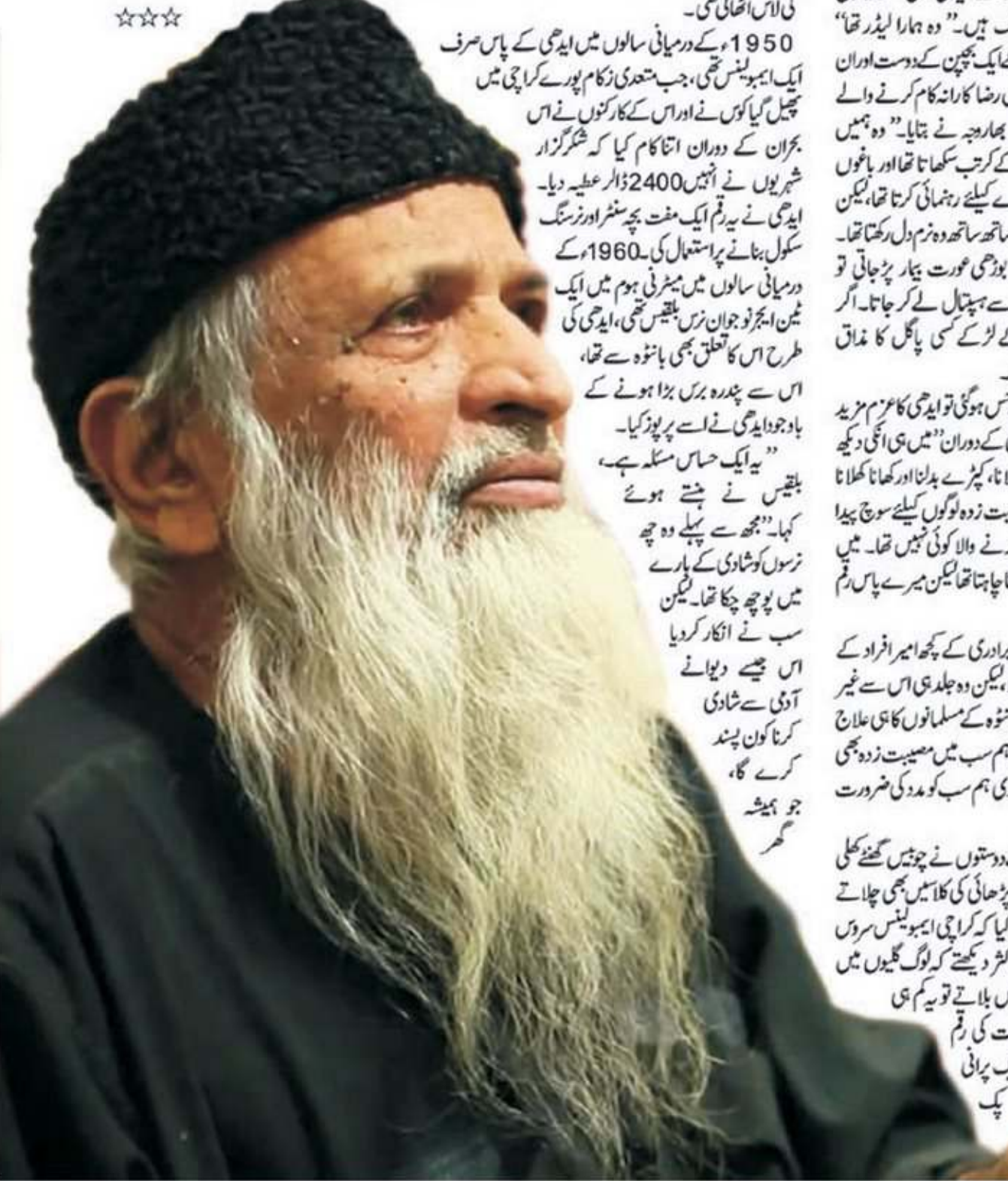
”نہیں۔“ دفتر میں واپسی پر وہ ایک نو جوان لڑکی بیٹھی ہے جو کسی گلی میں خون کو پین سے زخمی کرتے ہوئے ملی تھی۔ ”مجھے تمہارا نام کیا ہے“ ایڈمی نے شائستگی سے پوچھا۔ ”میں نہیں جانتی۔“ اس نے سرگوشی کی۔ ”مجھے تم کہاں رہتے ہو؟“ ”میں نہیں جانتی۔“

”کیا تم یہاں رہنا پسند کرو گی؟“ آخر میں انہوں نے پوچھا ”ہاں“ وہ ہنسنا پھری۔ لڑکی کا مسئلہ حل ہونے پر ایک مددگار نے انہیں کراچی کے ایک نجی کھانا پکڑایا جس میں ان سے کہا گیا تھا کہ وہ کراچی سنٹرل جیل کے ایک قیدی اور ایڈمی کے دارالیتامی میں موجود اس کے دو بیٹوں کی ملاقات کا انتظام کریں۔ ”آدمی پر اپنی بیوی کو گول کرنے کا الزام ہے۔“

ایڈمی نے مجھے بتایا پھر اپنے کارکن کی طرف مڑتے ہوئے کہا ”ٹھیک ہے کل لڑکوں کے لیے جائے اس وقت رات کا تقریباً ایک بجنا تھا۔ ایڈمی اپنے دفتر سے ملحق چھوٹے سے بیڑہ رومٹ میں داخل ہوئے وہ رات میں ہی دفعہ جاتے ہیں۔

عبدالستار ایڈمی، ایک مافوق الفطرت کا رکن جس نے پچھلے 39 برسوں میں اپنے سماجی پاکستانیوں کی ضروریات کا بندوبست کرتے ہوئے بہت سی بے خواب راتیں گزار دی ہیں۔ چاہے قحط سالی کی وجہ سے بھوک کا شکار کسان ہو، کوڑے کے ڈھیر پر پھینکے گئے بچے ہوں یا علاج نہ کروا سکے والے غریب مریض ہوں ایڈمی کی رحمہ کی سب تک پہنچتی ہے۔ ”میں لوگوں کی مدد کرنا پسند کرتا ہوں“ ایڈمی سادگی سے کہتے ہیں۔ ”یہ کل وقتی کام ہے۔“

عبدالستار ایڈمی اور ان کی بیوی بلیٹیس ایڈمی نے گزشتہ 20 برس سے سماجی فلاح، بہبود کا ایک غیر معمولی ڈھانچہ تشکیل دیا ہے جو ہر روز ہزاروں پاکستانیوں کی مدد کرتا ہے۔ انہوں نے ڈیپنسریاں بنائی ہیں۔ ایس بیوٹنس سروس، میٹرنی ہوم، بلڈ بینک لیبارٹریاں، اسکرس، کلینک، ایک نرسنگ سکول، یتیموں کیلئے پناہ گاہ، جسمانی اور دینی طور پر معذور، گھر سے بھاگنے والی خواتین، نشتے بازوں اور بوڑھوں کیلئے پناہ گاہیں بنائی ہیں، اگرچہ ان میں سے زیادہ تر مراکز کراچی میں ہیں لیکن پاکستان کے انہیں دوسرے شہروں اور قصبوں میں بھی ان کی شاخیں کام کر رہی ہیں، ایڈمی کی کامیابی اس وجہ سے مزید اہم ہو جاتی ہے کہ وہ کسی مذہبی



☆☆☆

بھی دکھوں کا کس ملتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ وہ لکھتے ہیں۔ سوچتا ہوں تو کوئی پاس ہی بیٹھا ہے میرے دیکھتا ہوں تو کڑی دھوپ میں سایہ ہی نہیں سمر آند ہوں تیرا مجھے محسوس تو کر فخر و میل نہیں ہجر کا نوحہ بھی نہیں

جیسا کہ خود ان کے یہ اشعار ان کی شاعری کا عکس پیش کر رہے ہیں۔ رات کے چمکنے سنائے ہیں کوئی زنجیر بلا فریادی سید شب میں ہزاروں گھاؤ

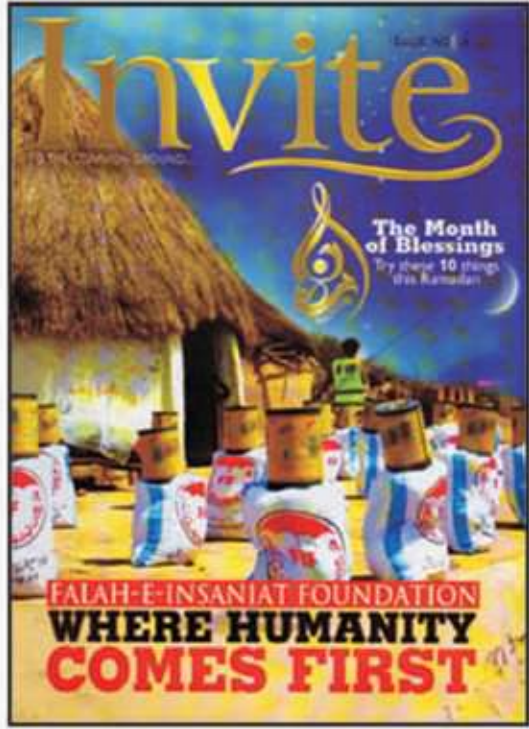
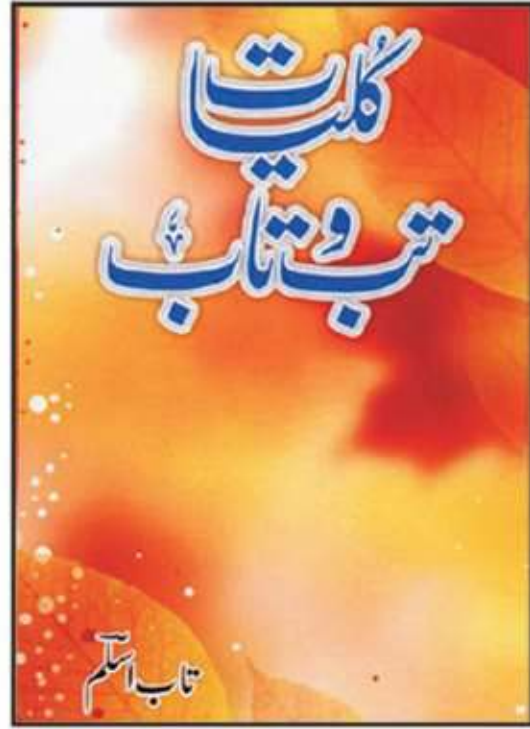
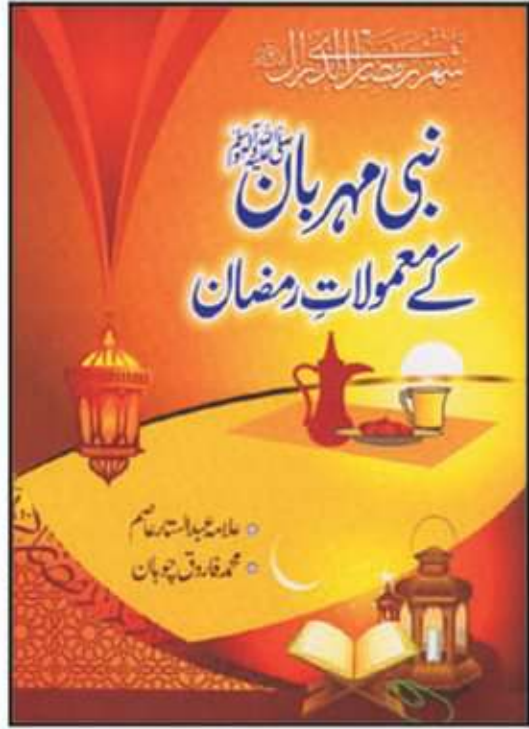
ہے اس پر یقیناً وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ نام کتاب: کلیات بیت و تاب شعری (مجموعہ) شاعر: قاتل اسلم ترتیب و تدوین: علامہ عبدالستار عاصم

شاف والٹن روڈ لاہور کیٹ زیر نظر کتاب اس حوالے سے خاص اہمیت کی حامل ہے جس میں سرکار دو عالم کے معمولات رمضان کے علاوہ دین اسلام کے دوسرے اہم فضائل اور مسائل پر روشنی ڈالی گئی۔

فلاح انسانیت فاؤنڈیشن کے تحت شائع ہونے والا میگزین (Invite) اگر دیکھا جائے تو وہ ایک طرح سے نیکی کے کاموں کی انسانی خدمت اور سخاوت کی ترغیب ہے جو لوگوں کو بھی ایسے کاموں کی طرف مائل کرتا ہے۔ اس کا زیر نظر سلسلہ نمبر 4 پر اگر ایک نظر ڈالی جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ اس کا صرف ایک ماٹو نظر آتا ہے ”میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے“۔ اگر اس میں شائع ہونے والے متعدد مضامین دیکھیں تو ان سے بھی قومی و بین الاقوامی امور کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ اسلام دشمن قوتوں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ خاص طور پر حال ہی میں وجود آنے والے اسلامی فوجی اتحاد کو سمجھ سکتے ہیں ایک قدم قرار دیا گیا ہے کیونکہ اس وقت صیہونی قوتیں اسلام کو کمزور کرنے کی ہر ممکن کوششوں میں مصروف ہیں۔ اسی طرح کشمیر کی جدوجہد آزادی بارے بھی اس میں معلومات افزا اور رہنما اثر و پوز اور تحریریں موجود ہیں۔

اسی میگزین میں فلاح انسانیت فاؤنڈیشن اپنے کارکنوں کے ذریعے دور دراز کے علاقے میں رہنے والوں کی داسے درے قدمے سختے الغرض ہر طریقے سے جو مدد اور خدمت کرتی ہے (Invite) میں اس کی جھلکیاں بھی دکھائی دیتی ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ کبھی انسانیت کی خدمت کے حوالے سے (Invite) کی صورت میں اتنی موثر آواز پہلے نہیں سنی گئی۔ اس پر پے کو مرتب کرنے میں ایڈیٹر محمد عثمان جو کاوشیں کر رہے ہیں وہ یقیناً قابل قدر اور قابل ستائش ہیں۔

نام کتاب: نبی مہربان کے معمولات رمضان مرتبین: علامہ عبدالستار عاصم محمد فاروق چوہان قیمت 50 روپے قلم کا پتہ: قلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل ٹریڈ کالونی بینک



صبح نو آبلہ پافریادی تاب اسلم کی شاعری کی پہچان یہ ہے کہ وہ غزل کے طویل سفر میں ایک لمحے کیلئے بھی ذات سے جدا کی اختیار نہیں کرتا۔ ایسا لگتا ہے کہ اس کی غزل ایک آئینہ خانہ ہے جس میں ہر زوایے سے اس کا اپنا عکس جھلکتا دکھائی دیتا ہے تاہم جہاں انہوں نے جذبات کے اظہار کا اسلوب اپنایا ہے۔ اس میں

قیمت: 4500 ملے کا پتہ: قلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل ٹریڈ کالونی بینک شاپ والٹن روڈ لاہور تاب اسلم کو زخم و فکا شاعر بھی کہا جاتا ہے اور ان کی شاعری پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ زندگی میں انہوں نے جو غم کھائے ہیں یہ شاعری انہی زخموں کا بیان ہے۔

مثلاً رمضان اور قرآن کی مشترک خاصیتیں قرآن پڑھنے والوں کا مقام قرآن سننے کے فضائل تراویح میں قرآن پڑھنا اور سننا۔ اسی طرح احکامات رمضان شب قدر کے معنی شب قدر کی خصوصی دعا اور دیگر دینی معلومات کا خزانہ اس کتاب میں محفوظ ہے۔ علامہ عبدالستار عاصم اور محمد فاروق چوہان نے جس محنت اور عرق ریزی سے یہ کتاب مرتب کی

دنیا کے مشہور صوفی عثمان ربانی جن کے عملیات سے دنیا کے ہر کونے میں لوگ ایک اچھی زندگی گزار رہے ہیں ایک رات کے عمل سے تازہ زندگی سکون ہر مسئلے کا حل قرآنی آیات کی روشنی سے کیا جاتا ہے

صوفی عثمان ربانی

جو ہم کرتے ہیں اللہ کے حکم سے: نہیں کسی اور کے بس کا کام، دل کی تمنا پوری ہوگی اللہ کے حکم سے میں ہر کام ڈھائی سیکنڈ، ڈھائی منٹ، ڈھائی گھنٹے اور ڈھائی دن میں کرتا ہوں، ہر کام آپ کے دیئے ہوئے وقت پر کیا جائے گا، کامیابی آپ سے اتنی دور ہے جتنی دور آپ سے ہم، اصلی کام کرنے والوں کی یہی پہچان ہے۔ آئیے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ چلے کاٹنے کے لئے کن چیزوں کا ہونا ضروری ہے ہمارا یہ خاندانی کام ہے مجھ سے پہلے یہ کام میرے والد حضور کرتے تھے۔ جن کے آج بھی ہزاروں کی تعداد میں مرید ہیں۔ یہ عملیات کا کام ہے۔ ہم سے پوچھئے کہ ہم نے ان کاموں میں کتنی اذیت سہی، میں اس وقت یہ اذیت بھول جاتا ہوں جب کوئی انسان روتا ہوا آتا ہے اور ہنستا ہوا جاتا ہے۔ آپ بھی آج کے آج آزمائیں، جو چاہیں سوچائیں، ناممکن کو ممکن بنائیں

ان تمام دکھی ماؤں، بہنوں اور بھائیوں کو میری دعوت عام ہے کہ آئیں مسئلہ چاہے کچھ بھی ہو پہلی فرصت میں کامیابی حاصل کریں

ہر کام ڈھائی سیکنڈ 2 1/2 منٹ 2 1/2 گھنٹے 2 1/2 دن میں حل کروائیں انعامی چاقس شوہر یا بیوی کو راہ راست پر لانا طلاق کا مسئلہ فوری حل محبوب کو اپنا بیٹا بنا اور زیر کرنا من پسند شادی کاروباری بندش گھریلو ناچاقی جادو ٹوٹے بیماری سفر میں رکاوٹ بد لے کی آگ

من پسند شادی کرنے والے رابطہ کریں جو لوگ سوچتے رہتے ہیں وہ ہمیشہ دکھی رہتے ہیں پہلا ہی تعویذ گارنٹی شدہ ہر پریشانی کا حل نیا کام شروع کرنے سے پہلے استخارہ ضرور کروائیں

گھر بیٹھے ہر مسئلے کا حل اور ہر کام اپنے دیئے ہوئے وقت پر حاصل کریں انشاء اللہ وہ کام ہوگا جو آپ ہر حال میں کروانا چاہتے ہیں ہمارا علم سات سمندر پار بھی اثر کرتا ہے تمام عالموں نجومیوں سے مایوس مائیں ہمیں ایک بار ضرور آزمائیں انشاء اللہ مایوسی نہیں خوشی ہوگی یہ سچ ہے کہ کلام برحق ہے لیکن چلتا تب ہی ہے اگر کوئی چلانے والا ہو اور جو تعویذ آپ کے اوپر چلے ہوئے ہوں اپنی آنکھوں سے نکلتے دیکھیں

0300-5267672 0346-0243786 0333-3644831 رابطہ خوشاب

ہر کام ڈھائی سیکنڈ ڈھائی منٹ ڈھائی گھنٹے اور ڈھائی دن میں حل کروائیں کوئیک سروس کاورلڈ ریکارڈ صرف ایک فون پر آپ کی دلی مراد پوری ہوگی

صائمہ الیاس

بھارتی اداکارہ شرمیلا ٹیگور کے صاحبزادے سیف علی نے شکوہ کیا ہے کہ وہ اپنی بیٹی سارہ کو فلموں میں نہیں دیکھنا چاہتے تھے، مگر ان کی خواہش تھی کہ سارہ کسی اور فیلڈ میں جائے، سیف علی کو جس طرح اپنی بیٹی کے بات نہ ماننے پر شکوہ ہے اسی طرح کبھی ان کے باپ نواب پندوی نے

نگہ راجپوت مرکزی کردار میں نظر آئیں گے، تاہم سارہ کے والد سیف علی خان اپنی بیٹی کے اداکارہ بننے پر خوش نہیں ہیں۔ ایک انٹرویو کے دوران سیف علی خان نے کہا کہ سارہ نے آکسفورڈ جیسے بہترین ادارے سے تعلیم حاصل کی، وہ نیویارک میں رہ کر ایک ایسے پیشے کا انتخاب کر سکتی تھی لیکن پیہ نہیں کیوں اس نے اداکاری کا انتخاب کیا۔ سیف علی خان نے اداکاری کو غیر مستحکم قرار دیتے ہوئے کہا کہ شوہز انڈسٹری میں قدم رکھنے کے بعد اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہوتی کہ

غور سے دیکھ رہی تھی، وہ بھی اسٹیج پر ہمارے ساتھ پر فارم کرنے کی خواہشمند تھی۔ پالی ووڈ اداکار نے مزید کہا کہ سارہ اپنی پہلی فلم کا انتخاب کر چکی

سے گردش کر رہا تھا کہ بھارتی فلم انڈسٹری کے چھوٹے نواب سیف علی خان کی بیٹی سارہ علی خان کی پہلی فلم میں ان کا ہیرو کون بنے گا کئی دنوں سے بالی ووڈ میں یہ موضوع زیر بحث ہے لیکن



سیف علی نے باپ کی خواہش کو ٹھکرایا تھا

سارہ باپ کے سامنے ڈٹ گئی

ادا کار سیف علی کی بیٹی مخالفت کے باوجود بڑی سکریں پراگئی

آخر کار اب سارہ کا ہیرو سامنے آئی گیا۔ ایک بھارتی اخبار میں شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق سارہ خان بالی ووڈ کے نامور ہدایت کار ابھیشیک کپور کے ساتھ پہلی فلم کیدار ناتھ کرنے جارہی ہیں اس فلم میں وہ اداکار سہاسن سنگھ

سیف علی کا کہنا ہے شوہز میں قدم رکھنا اس بات کی ضمانت نہیں کہ آپ کامیاب بھی ہوں گے

راجپوت کے ساتھ رومانوی کردار ادا کرتی نظر آئیں گی۔ سارہ علی اپنی بڑی ہونے کے باوجود ابھی تک محسوس ہی ہے، اس نے آکسفورڈ کے بہترین ادارے سے تعلیم حاصل کی ہے، وہ اگر چاہتی تو کسی اعلیٰ سول یا سرکاری افسر کے عہدے پر فائز ہو سکتی تھی مگر اداکاری اس کے خون میں رچی بسی تھی، اس کی دادی بھی اپنے وقت کی اداکارہ تھی اور باپ تو اب بھی اداکار ہے جبکہ گھر میں جو بھائی آئی وہ بھی اداکار ہے، پھر اس ماحول کا سارہ پر بھلا کیوں اثر نہ ہوتا، یہی وجہ ہے کہ اس نے اداکاری کو ترجیح دی اور اب وہ

سہاسن سنگھ کے ساتھ کام کرنے جارہی ہے، قابل ذکر بات یہ ہے کہ فلم میں آنے سے پہلے ہی ان کے لاکھوں مداح بن چکے ہیں۔ فلمی جوشیوں کا کہنا ہے کہ سارہ بڑی سکریں پراگنے باپ بھائی اور اپنی دادی کو بھی پیچھے چھوڑ جائے گی۔ ☆☆☆

ہے لیکن اس نے اپنے پروجیکٹ کے بارے میں مجھ سے بالکل بھی مشورہ نہیں کیا، یہ خالصتاً اس کی والدہ امریتا سنگھ کا فیصلہ تھا کہ سارہ فلموں میں آئے، تاہم اب اس نے فلم سائن کر لی ہے لہذا اس بارے میں وہ مجھ سے کچھ بھی پوچھنا چاہے تو پوچھ سکتی ہے، ہم بالکل ویسے ہی بات کریں گے جیسے دیگر معاملوں پر اظہار خیال کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ فلموں میں انٹری سے قبل ہی سارہ علی خان کے لاکھوں مداح موجود ہیں جو ان کی پہلی فلم کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں، اب دیکھنا یہ کہ سارہ، عالیہ بھٹ اور شردھا کپور کی طرح کامیابی سے ہمکنار ہو پاتی ہیں یا نہیں۔ سارہ علی خان کی پہلی فلم میں ہیرو کون؟ یہ سوال کافی دنوں

آپ کامیاب ہوں گے یا ناکام، انہوں نے سارہ کے مستقبل کے خوابوں کے بارے میں انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ میری بیٹی ہمیشہ سے اداکارہ بننا چاہتی تھی، مجھے یاد ہے ایک بار میں سلمان خان اور دیگر اداکاروں کے ساتھ اسٹیج پر فارم کر رہا تھا اور سارہ اسٹیج کے پیچھے پردہ کھڑی ہمیں بہت

سارہ نے آکسفورڈ کے بہترین ادارے سے تعلیم حاصل کی وہ چاہتی تو نیویارک میں رہ کر بہتر پیشے کا انتخاب کر سکتی تھی



خواہش کی تھی کہ سیف علی کرکٹر بنے مگر انہوں نے باپ کی بات نہ مانی اور نہ صرف اداکار بن گئے بلکہ کپور خاندان کی بیٹی کترینہ کپور سے شادی بھی کر لی، اب موصوف کو شکوہ ہے کہ سارہ ایکٹرس کیوں بنی اب اگر سیف علی کو بیٹی کے اداکارہ بننے سے خوشی نہیں ہوتی تو اسے سوچنا چاہئے کہ اس کا باپ بھی بات نہ ماننے پر اتنا ہی افسردہ ہوا تھا اور ایک طویل عرصہ تک نواب آف پندوی نے سیف علی سے بات تک نہ کی تھی۔ اب اطلاعات یہ ہیں کہ سارہ علی خان بہت جلد ہدایت کار ابھیشیک کپور کی فلم کیدار ناتھ کے ذریعے بالی ووڈ میں انٹری دینے والی ہیں، اس فلم میں ان کے ساتھ اداکار سہاسن



چین کی لگژری عمارتوں کا پول کھل گیا زیر زمین رہائشی کمرے اور کرایہ دار نکل آئے اب چینی باشندے بھی پاکستان میں قانونی طور پر جائیداد کی خرید و فروخت کر سکیں گے

کے نیچے تہ خانوں میں بھی میٹرو ڈور کی طرف سے مکان بنا دیئے جائیں گے گویا چینی زمین انہوں نے پیسے دے کر خریدی ہوئی ہے، اتنی ہی زمین پر یعنی زیر زمین وہ خفیہ بستیاں بسا دیں گے، جہاں ممکن ہے دھشکر اور انڈر ورڈ کے لوگ اپنے خفیہ ٹھکانے بنالیں۔ چین میں تو پھر بھی طریقے سلیطے سے پراپرٹی کی کرپشن کی گئی ہوگی مگر پاکستان میں ایسا کوئی سلسلہ چل نکلا پھر اخبارات میں اس طرح کے اشتہارات آیا کرینگے، ہماری ہاؤسنگ سوسائٹی کے تہ خانے میں آباد ہوکر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے گوشہ عافیت میں آجائیں تو قلع چینی چاہئے کہ اس سلسلے میں چین میں ایسے گھر بنانے والے چینی ماہرین تعمیر سے مدد لی جائے، ایسا اس لئے ممکن ہے کہ پہلے دنوں پاکستانی اخبارات میں یہ خبر بھی آچکی ہے کہ چین باشندوں کو پاکستان کے اندر زمین اور دیگر پراپرٹی کی خرید و فروخت کی اجازت ہوگی۔

سے یکسر مختلف تھا۔ یہ واضح نہیں ہے کہ زیر زمین گھر قانونی تھے یا نہیں لیکن حکام سپریم طور پر تفتیش کر رہے ہیں۔ چائیکھٹل ریڈیو کا کہنا ہے کہ زیر زمین جگہ مقامی حکومت کی ملکیت ہے لیکن اس کو ممکنہ طور پر سب لیز کیا گیا تھا۔ حکام کی جانب سے ایسی جگہوں کو رہائشی و دیگر مقاصد کے لیے استعمال کرنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی رہی لیکن حالیہ برسوں میں ایسی جگہوں کے خلاف کارروائی ہوئی ہے اور ان کو حفاظتی خدشات کی بنا پر مٹ دینے سے روکا گیا ہے۔ سنہ 2015 میں حکام نے ایسی ہی ایک کارروائی کرتے ہوئے سیکورٹی وجوہات کی بنا پر ایک لاکھ 20 ہزار شوز وافر کو بے دخل کیا تھا۔ ہمیں امید ہے کہ یہ مضمون پڑھنے کے بعد ہمارے ہاں کا لینڈ مافیا اس سے بھی دو ہاتھ آگے نکل جائے گا، چینی نئی نئی ہاؤسنگ سکیمیں بن رہی ہیں وہاں بننے والے بڑے گھروں

رہائشیوں کے لیے مشہور ہے۔ ان زیر زمین کمروں کے کرایے دار ان دس لاکھ لوگوں میں شامل ہیں جو شوز وافر چائیکھٹل کے نام سے جانے جاتے ہیں اور بیجنگ میں 1970 اور 1980 کی دہائی میں تعمیر کیے جانے والے ہمشیلز اور بکرز میں رہتے ہیں۔ چائیکھٹل ریڈیو کی چینی زبان میں نشر ہونے والی رپورٹ میں بتایا گیا کہ جو لوگ گارڈنز میں رہنے مانگان کو اس وقت شک گزرا جب انھوں نے کپلیکس میں انہی چروں کو دیکھنا شروع کیا۔ جس کے بعد یہ انکشاف ہوا کہ کپلیکس کے ایک عمارت کی قیمت میں خفیہ کمرے ہیں۔ زیر زمین جگہ کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں سونے کی جگہیں، کچن اور مسکریٹ نوشی کا کمرہ، بھی شامل تھا۔ یہاں رہنے والے کرایے داروں میں تارکین وطن مزدور تھے اور ان کا طرز زندگی جو لوگ گارڈنز کے دیگر رہائشیوں

ہجرتی آباد قرار دے کر وہاں قابض ہو جاتے ہیں، حتیٰ کہ بستیاں بسانے والے تو دریاؤں کی راہ گزار پر بڑے بڑے گھر اس خیال سے بنالیتے ہیں کہ شاید اب بھی دریا کا پانی اوپر سے نہیں گزرے گا مگر یہ دیکھا گیا ہے کہ جب راتوں رات سیلاب آتے ہیں تو سیلابی ریلے پوری بستیاں اپنے ساتھ بہا کر لے جاتے ہیں اور پھر کہا جاتا ہے کہ حکومت نے سیلابی موسم سے پہلے دریاؤں کے گرد پٹے باندھنے کیلئے کچھ نہیں کیا (مجاہد یہ تو ہمارے ملک کے کچری بات تھی جسے لینڈ مافیا کچر بھی کہا جاسکتا ہے مگر دوسرے ممالک میں بھی کام کس طریقے سلیطے سے ہو رہے ہیں وہ ہم سے بھی کہیں آگے ہیں چین کے دارالحکومت بیجنگ میں ایک ہفتے رہائشی کپلیکس میں زیر زمین رہائشی کمرے منظر عام پر آئے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق شہر کے شمال مشرقی حصے میں واقع جو لوگ گارڈنز کے زیر زمین کھڑکیوں کے بغیر کمرے ہیں اور باہر نکلے کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔ یہ رہائشی کپلیکس امیر

اعظم احمد

بات صرف پاکستان کی نہیں لینڈ مافیا دنیا کے کسی بھی کونے میں ہے کرپشن کی کوئی نہ کوئی تدبیر کر لیتا ہے، پاکستان میں تو خیر بات ہی کچھ اور ہے یہاں تو قبرستانوں یعنی مردوں کی بستیوں میں بھی زندہ لوگ ہاؤسنگ سکیمیں اور گھر بنا کر رہنے لگتے ہیں جبکہ یہ جنگل جو کبھی درندوں اور چرندوں پرندوں کا مسکن ہوا کرتے تھے، وہاں بھی اب جنگل میں منگل کا منظر دکھائی دیتا ہے، یہاں کی الگ دنیا الگ نظام ہے اور دنیا کی ہر نعمت ایسی ہیجٹی بستیوں میں مل جاتی ہے یہ الگ بات ہے کہ وہاں گھر بسانے کیلئے پیسہ آسان سے برے تو ایسا ممکن ہو سکتا ہے، مگر نہ صرف خواب میں دیکھے جاسکتے ہیں، ہمارے ملک میں جہاں کہیں بھی بے آباد جگہ ہو وہاں قبضہ گروپ پہلے قدم کے طور پر خانہ بدوشوں کو بٹھالیتے ہیں اور رفتہ رفتہ اسی جگہ کو

مجھ کو بھی دکھا دے اب یہ عید نہ گزرے
غزل
دیکھ لو کوئی غم پاس نہیں ہے
پھر بھی کوئی خوشی راس نہیں ہے
کیا کروں گی بنا ترے تنہا
زندگی بھی مجھے راس نہیں ہے
ایک ٹو ہے جو گھرا ہے خوشیوں میں
ایک میں ہوں کہ سکھ پاس نہیں ہے
مطلبی لوگ ہیں، اکتا سی گئی ہوں
کوئی بھی اب مرا خاص نہیں ہے
درد ماری عروج سے پوچھو ناں
درد کا بھی وہ احساس نہیں ہے
صائمہ عروج (دوئی)

☆☆☆
غزل

کبھی خیال آئے تو اپنے دل سے پوچھنا جی
وہ خوش مزاج سی لڑکی کیوں اُداس ہے جی
وہ بچھڑ کر بھی نہیں بچھڑا مجھ سے
اب بھی نہیں کہیں، میرے آس پاس ہے جی
چاند، تارے، تنہائی، سبھی سے ہے دوستی اپنی
ہاں تیرا غم بھی مجھے بہت راس ہے جی
تیرے عام سے ملنے والوں میں بھی نہیں شامل وہ
آپ جسے کہتے تھی یہ لڑکی بہت خاص ہے جی
پہلو میں کون ہے، یہ بات اب دوسری ٹھہری
تجھ کو خبر نہ تھی، تیری آخری تکمیل اور آس ہے جی
☆☆☆☆☆

پر دیس کی عید
کیا سائیں کس حال میں آتی ہے پردیس کی عید
نکل آتے ہیں آنسو جب یاد آتی ہے دیس کی عید
رہیں وہ خوش و خرم گھر میں اپنے
جن کیلئے رلاتی ہے ہم کو پردیس کی عید
آتے ہیں جب یاد وہ پھول سے چہرے
اس لیے ہم کو کتنا ترپاتی ہے پردیس کی عید
کس سے گلے ملیں گے کہیں گے اپنا ہم
بس یوں ہی تنہائی میں گزر جاتی ہے پردیس کی عید
اگلے سال پھر آجاتی ہے پردیس کی عید
(زاہد شان)

عید کا دن ہے

گلے شکوے منا کر مسکراؤ عید کا دن ہے
پرانی رنجشوں کو بھول جاؤ عید کا دن ہے
وہ جن کو بے سبب ٹھکرا دیا دنیا والوں نے
گلے ان بے سہاروں کو لگاؤ، عید کا دن ہے
اخت بھائی چارہ دوستی اخلاص پھیلاؤ
محبت کے دیئے گھر گھر جلاؤ عید کا دن ہے
وہ جن بچوں کا بچپن کارخانے میں بچپن لیتے ہیں
وہ بچپن پھر انہیں واپس دلاؤ عید کا دن ہے
کسی کے واسطے نفرت نہ رکھو اپنے سینے میں
جو روئے ہیں انہیں چل کر مٹاؤ عید کا دن ہے
کم از کم آج کے دن خوشی پر اک چہرے پر
بس مل کر دعا کو ہاتھ اٹھاؤ عید کا دن ہے
بن دیکھ اسے یا رب یہ عید نہ گزرے
کر پیدا کوئی سبب یہ عید نہ گزرے
دنیا کو دکھایا ہے اک چاند جو تو نے

موسم اپنے رنگ میں فیض کا معرہ تھا
دعا کیلئے آوار دلو ہی لہووں میں
وہ لہو بس کتنا دلکش لہو تھا
ہاتھ اٹھا کر جب آنکھوں ہی آنکھوں میں
اس نے مجھ کو اپنے رب سے مانگا تھا

وہ چانچا
مگر چاندی سے قفل کا
ایک نرم لہو
ٹھہر گیا ہے
مری تھیلی کی پشت پر



زندگی میں
پہلی کا چاند بن کر

پھر میرے۔ چہرے کو ہاتھوں میں لیکر
کتے پیار سے میرا ماتھا چوما تھا
ہوا کچھ آج کی شب کا بھی احوال سنا
کیا وہ اپنی چھت پر آج اکیلا تھا
یا کوئی میرے جیسی ساتھ تھی اور اسی نے
چاند کو دیکھو کے اس کا چہرہ دیکھا تھا
پر دین شاہ

میرے برس کی عید کا دن کیا اچھا تھا
چاند کو دیکھ کے اس کا چہرہ دیکھا تھا
فضا میں کشش کے لہجے کی زماہیت

شاید تم آؤ میں نے اسی انتظار میں
اب کے برس کی عید بھی تنہا گزاری
سلیم اختر ملک
اس عید پر بھی بس ساتھ میں میرے
پردیس تنہائی اور میں تیری یادیں
لے چکے نہ دکھ زندگی میں
پھول کی طرح مجھے خدا کرے
زندہ رہے نام اب تک تیرا
عید کی خوشیاں تمہیں مبارک خدا کرے
بن تیرے جاننا قیامت ہے چاند رات
مت پوچھ مجھ سے کسی مصیبت ہے چاند رات
ہوگی پر تیرے واسطے راحت کی ابتدا
میرے لیے تو سخت اذیت ہے چاند رات
عید کے چاند کو کوئی نہ دیکھے میرے سوا
انکے دیدار کو اک سال گزارا میں نے
لے چکے نہ دکھ زندگی میں
پھول کی طرح مجھے خدا کرے
زندہ رہے نام اب تک تیرا
عید کی خوشیاں تجھے مبارک خدا کرے
اٹھا دو دوستو اس دشنی کو محفل سے
شکایتوں کو ہلانے کو عید آئی ہے
کہا تھا عید کو خوشیاں جہاں میں ہائیں گے
اس غلب کے نبھانے کو عید آئی ہے
خط میں لکھا تھا عید کب ہوگی
ہم کو تاریخ لکھ کر بھجوائیں
چونکہ جھگڑا تھا اس لیے ہم نے
لکھ دیا "آپ جب بھی آجائیں"

نہ ہو۔ آپ کے شرابی یا ورثاتی امور خاصی
اہمیت اختیار کر جائیں گے۔ آپ کی مالی
پوزیشن کی بہتری کیساتھ ساتھ گھریلو مسائل بھی
حل کر سکیں گے۔ آپ کی اولاد راحت کا باعث
ہوگی جبکہ کوئی انعام یا پرائز باطل نہ ہوگا۔
ملازمت سے متعلق معاملات احسن طور پر حل
کریں گے اور عزیز واقارب کے قرب کی قربت
بھی حاصل رہے گی۔ آپ کے ہمسائے آپ سے تعاون کریں گے لیکن سیر و سیاحت
کارخانہ غالب رہے گا۔ دوست احباب کا تعاون حاصل رہے گا۔



برج حمل Aries

بامی بھٹ و بھار سے گریز کریں اور اپنے
جذبات پر قابو رکھیں۔ پریشانیوں اور مسائل
میں اضافہ کا اندیشہ ہے۔ دوسروں کے ساتھ
غیر مناسب رویہ سے اجتناب کریں۔ خواہ مخواہ
کے مسائل اور پریشانیوں پیش آسکتی ہیں۔
آپ کے محبت بھرے معاملات میں الجھاؤ کی
کفایت پیدا ہو سکتی ہے۔ بیرون ملک سفر کے حصول میں درپیش رکاوٹیں دور
ہو سکیں گی۔ سچائی کی بنیاد پر حق کیلئے آواز اٹھا سکتے ہیں جس سے آپ کی ایمانی
قوت مزید مضبوط ہو سکتی ہے۔



برج جدو Pisces

آپ کی صحت متاثر ہو سکتی ہے لہذا احتیاط
رہیں۔ عشق و محبت کے امور حساس رہیں
گے۔ آرٹ کے شعبہ میں دلچسپی بڑھ سکتی
ہے۔ بہتر اور مستحکم فیصلے کر سکیں گے۔ آپ کے
موجودہ تعلقات میں بہتری آنے کے
علاوہ آپ کا نصیب یاوری کر سکے گا جبکہ
آپ کے کاروباری مسائل حل ہو سکیں گے۔ آپ خود کو پہلے سے بہتر محسوس
کریں گے اور حاسدین کی نظر بد سے بچیں رہیں گے۔ آپ کے قریبی
لوگوں میں کسی حاسد کے سبب باہمی تعلقات میں کشیدگی آ سکتی ہے اس لیے
احتیاط برتیں۔



گے۔ دوسروں کو اپنی مقناطیسی شخصیت سے
متاثر کر سکیں گے۔ ذاتی امور پر تبادلہ خیال
ہو سکے گا لیکن کسی معاملے میں غلط فہمی کا فکار
بھی ہو سکتے ہیں۔ کسی چھوٹی بات کو بڑھانے
کی کوشش نہ کریں۔ بے احتیاطی کی پریشانی کا
باعث بن سکتے ہیں لہذا احتیاط برتیں۔ امور
میں شرکت کریں۔ دوستوں کے ساتھ اچھا



برج عقرب Scorpio

کسی معاملے میں سچ کلامی کا اندیشہ ہے لہذا
احتیاط کریں۔ آپ کی کام کرنے کی صلاحیت
بڑھے گی جبکہ ترقی کا عنصر غالب رہے گا۔ نئی
امور کی تکمیل میں کوشاں رہیں گے۔ کسی غلط
دوست کا تعاون اندھیرے میں روشنی ثابت
ہوگا جس سے اچھے برے دوستوں کی پہچان
ہو سکے گی۔ سنے معاہدے عمل میں آسکیں گے جن پر عملدرآمد مفید رہے گا۔ آرٹ،
ادب، فن کے شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد فائدے میں رہیں گے۔ آپ کو اپنی
صلاحیتیں آمانے کا موقع ملے گا۔



برج قوس Sagittarius

سفر راحت کا باعث بن سکے گا۔ آپ بہتر اور
ثبت فیصلے کر سکیں گے لیکن پھر بھی نئی
خواہشات جنم لے سکیں گی۔ اجتماعی کاموں
میں شرکت کر سکیں گے۔ محنت و کوشش کی ترقی کا
پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ بچوں کے ساتھ ان
کے معاملات کے بارے میں دوستانہ ماحول
میں بات کرنے کی کوشش کریں۔ مالی امور
کے متعلق اہم فیصلے کر سکیں گے۔ گھر کی مرمت، عزیز واقارب سے ملنا جلنا اور
دوسرے معاملات میں ذہنی صلاحیتوں سے کام کر سکیں گے۔



برج جدو Capricorn

کاروباری اور مالی امور طے کرتے وقت خاص احتیاط برتیں تاکہ بعد بچھڑتا

برج سرطان Cancer
آپ اپنے کام بہتر انداز میں مکمل کر سکیں
گے۔ گھر کی تزئین و آرائش میں دلچسپی پیدا
ہو سکے گی۔ مالی پوزیشن کی بہتری کیساتھ ساتھ
گھریلو مسائل بھی حل کر سکیں گے۔ آپ کی
اولاد راحت کا باعث بن سکے گی۔ کوئی انعام یا
پرائز باطل نہ ہوگا۔ ملازمت سے متعلق
معاملات احسن طور پر حل ہو سکیں گے جبکہ عزیز واقارب کی قربت حاصل رہے
گی۔ آپ کے ہمسائے تعاون کریں گے۔

انہیں نظر انداز کریں۔



برج اسد Leo

آپ کے گھریلو معاملات آپ کی خاص توجہ
کے تحت ہوں گے۔ شرابی کا منافع بخش رہیں
گے۔ طویل المدتی سرمایہ کاری کرتے وقت
اچھی طرح سوچ بچار کر سکیں تاکہ بعد میں
پچھتاوا نہ ہو۔ آپ کے دوست مددگار رہیں
گے جس سے آپ کی خود اعتمادی میں اضافہ
ہو سکے گا۔ آپ کی صحت بہتر ہو سکے گی۔ اپنے طے شدہ مقاصد کے حصول میں
کامیابی حاصل کر سکیں گے۔ کسی تقریب کا اہتمام ہو سکتا ہے۔



برج سنبلہ Virgo

کچھ نئی خواہشات جنم لے سکتی ہیں۔ آپ کی
صحت بہتر رہے گی۔ اپنے جذبات اور غصے پر
قابو پانے کی کوشش کریں۔ دوسروں سے بحث
و بھار سے گریز کریں۔ لڑائی کی صورت پیش
آ سکتی ہے۔ موجودہ مسائل اور پریشانی میں
اضافہ کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ عزیز و
اقارب اور بہن بھائیوں کے تعاون سے گھریلو خانگی مسائل کا حل کافی حد تک
ممکن ہو سکیں گے۔



برج میزان Libra

مالی امور میں ذمہ داریاں بڑھیں گی جبکہ گھریلو امور بہتر انداز سے طے پائیں

برج حمل Aries
ڈرائیونگ کرتے وقت محتاط رہیں کیونکہ کام
کی زیادتی ذہنی دباؤ کا شکار بنا سکتی ہے۔
ملازمتی امور میں عدم توجہی نہ برتیں ورنہ
جاری کام بھی ادھورے رہ جائیں گے۔ ہر
طرح کے فیصلے کرتے وقت محتاط رہیں۔
اصولوں کے مطابق کام کر سکیں کوشش کریں۔
عزیز واقارب کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں ہر کسی کو اسکے رتبے کے
مطابق عزت دیں۔ منافع کارخانہ ہوگا۔ خواہش کی بجائے حقیقی زندگی میں رہنے
کی کوشش کریں اور فضول خرچی سے گریز کریں۔



برج ثور Taurus

آپ کی شخصیت پر وقار ہونے سے آپ کی
ذہنی و تخلیقی صلاحیتیں اجاگر ہو سکیں گی۔ اپنے
جذبات کی بہتر انداز میں عکاسی کر سکیں گے۔
بچوں کے مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے کیلئے
مخلص احباب سے مشورہ مفید رہے گا۔ روزمرہ
کے معمولات میں مصروف رہیں گے۔
ترقیاتی سکیموں میں رجحان رہنے کے علاوہ کوئی مقامی سفر بھی پیش آ سکتا ہے۔ کسی
تقریب پر گرام سے لطف اندوز ہو سکیں گے۔ صحت، ملازمت اور سفر سے متعلق
امور توجہ طلب ہوں گے۔



برج جوزا Gemini

صحت کے متعلق مختلف معلومات حاصل
ہو سکیں گی۔ معاملات بہتر انداز میں حل
ہو سکیں گے جبکہ شریک حیات کا تعاون حاصل
رہے گا۔ اخراجات بتدریج اضافہ کا امکان
ہے لہذا احتیاط رہیں۔ مطالعہ و تفریح کا رجحان
ہوگا لیکن عملی کامیابی کیلئے انفرادی کوششیں
کر سکیں گے۔ ملازمتی اور مالی لحاظ سے آپ کی پوزیشن بہتر ہوگی۔ کاروبار میں
ترقی کا رجحان ہوگا لیکن اس دوران ہم پیشہ افراد کی مدد کی ضرورت پیش آ سکے
گی۔ اہم امور میں غفلت برتیں اور نہ ہی دوسروں پر زیادہ انحصار کرتے ہوئے



نام بھی لاشیٰ معیار بھی لاشیٰ



www.lasaniindustries.com

ٹانسلز کے آپریشن
سے پہلے ایک بار ضرور آزمائیں۔

صرف توت سیاہ نہیں بلکہ
+ ملٹھی

توت سیاہ
+
ملٹھی

سیرپ پر اصرار کریں



- درد میں افاقہ کرتا ہے۔
- گلے کی سوزش دور کرتا ہے۔
- آواز بیٹھ جانے میں مفید ہے۔
- گلے کی خرابی کی وجہ سے ہونے والی حرارت کو ٹھیک کرتا ہے۔

Copy Right No. 24432 Trade Mark No. 277568

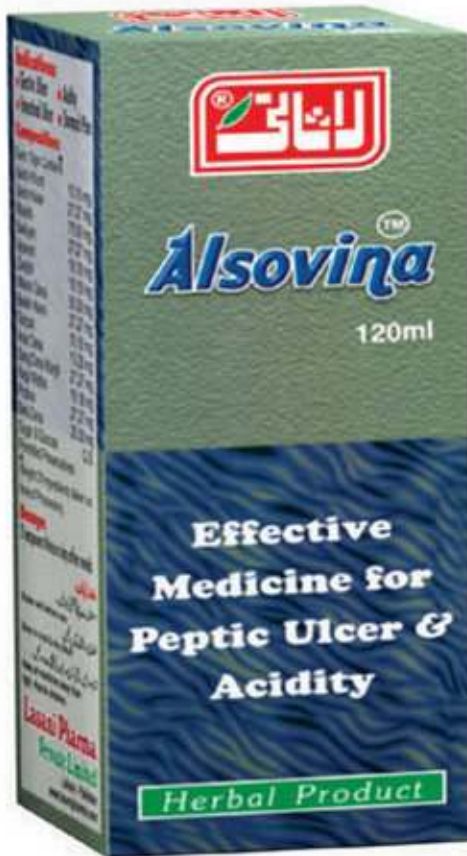
قدرتی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ السر کیلئے لاشیٰ کی ریسرچ پراڈکٹ

سفوف
اور
سیرپ

المسوویناTM

السر کیلئے موثر ترین دوا

- معدہ کے السر، تیزابیت اور درد کو ختم کرتا ہے۔
- مستقل بڑھی ہوئی تیزابیت کو معمول پر لاتا ہے۔
- نظام ہضم کی سوزش اور ورم کو ختم کرتا ہے۔
- فاسٹ فوڈ اور تیز مریج مصالحہ سے متاثر معدہ کی اصلاح کرتا ہے۔



Copy Right No. 29907 Trade Mark No. 205741

بہتر اور فوری نتائج کیلئے لاشیٰ عرق سونف میں ملا کر استعمال کریں

تمام درمیں بچوں کی تلخی سے دور رکھیں طبیعت زیادہ خراب ہو تو معالج سے رجوع کریں۔

lasanipharma@yahoo.com
info@lasanipharma.com

Ph: 042-37188844-37188855
Fax: 042-37188866

پرائیویٹ
لیمیٹڈ لاشیٰ فارما

دفاتر

طبی ہیلپ لائن
0302-8447784

0300-0724021
091-2612374

پشاور

0300-0724140
0300-0724166
021-36375040

کراچی

0300-0724199
0300-0724117
041-8849199

فیصل آباد

0300-0724123
051-5533530

راولپنڈی

0300-0724132
0300-0724102
081-2826614

کوئٹہ

0300-0724142
0300-6373271
061-4574413

ملتان

0300-0724143
0300-4517175

شیخوپورہ